Posted on Kitab Nagri

کتاب نگری
www.kitabnagri.com
عشق
نے سنوارا ہے
رمشا&ماہ نور
EDITED NIMRA NOOR

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

عشق نے سنوارا ہے

رمشاء نور

حیا! حیا بیٹا اٹھ جاؤ کب تک سونا ہے آپ نے حیا صاحبہ عائشہ بیگم نے حیا سے کہا سونے بھی دیں نا ماما سنڈے (Sunday) کو بھی سونے نہیں دیتی آپ مجھے حیا بیٹا آپ نے ہی تو بولا تھا کے مجھے صبح جلدی اٹھا دینا آپ کو ہی کہی جانا تھا□♀▒ اوہ نو(oh no) مانا آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں جگایا کب سے تو جگا رہی ہوں لیکن آپ ہیں کے اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی۔۔

خیر ماما مجھے شاپنگ پر جانا ہے آپ مجھے بازار لے جائیں حیا نے عائشہ بیگم کی طرف دیکھ کر کہا

نہیں بیٹا میں آپ کے ساتھ نہیں چل سکتی آپ کے بابا نے آج رات کو آنا ہے (عائشہ بیگم نے ملک صاحب کا ذکر کیا جو شہر سے باہر کسی کام کے سلسلے میں گئے ہیں) تو مجھے گھر پر بہت کام ہیں آپ ایسا کریں نور کے ساتھ چلی

جائیں نور حیا کی بیسٹ فرینڈ ہے یہ دونوں سکول کے زمانے سے ایک دوسرے کے ساتھ ہیں اور ان دونوں میں ایک دوسرے کی جان بستی ہے ❤ یہ دونوں ہی ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں

ٹھیک ہے ماما میں نور کو کال کرتی ہوں اگر وہ فری (free) ہے تو میں اس کے ساتھ چلی جاتی ہوں عائشہ بیگم ٹھیک ہے بول کے باورچی خانے کی طرف چلی گئیں جہاں وہ خانسامہ کو ناشتا بنانے کا کہہ کر آئی تھی

حیا نے نور کو کال کی نور نے فون اٹھانے پر سلام کیا اور کہا کے خیریت آج جناب کو میری یاد کیسے آگئی 🤭😂حیا نے سلام کا جواب دیا اور کہا ہم تو ہر وقت آپ کی یادوں میں کھوئے رہتے ہیں اور آپ اس طرح کہہ کر ہماری محبت کی توہین کر رہی ہیں نور اس کی بات پر مسکرائی 😁اور بولی چلو اب اپنی بکواس بند کرو اور بتاؤ فون کس لیے کیا اگر تم فری (free) ہو تو میرے گھر آجاؤ شام کو شاپنگ پر جانا ہے نور نے سوچتے ہوئے جواب دیا ٹھیک ہے میں آجاؤ گی

عائشہ بیگم اور ملک صاحب کی دو بیٹیاں جیا اور حیا ہیں ملک صاحب کا شمار شہر کے جانے مانے بزنس مینس (Buisness Men's) میں ہوتا ہے اور عائشہ بیگم ہاؤس وائف (houSe wife) ہیں۔

جبکہ صدیقی صاحب کہ دو بچے نور اور فرہاد ہیں۔

حیا اور جیا دونوں سکول ٹائم سے ساتھ ہیں اور ان کے خاندانوں کے آپس میں بہت گہرے تعلقات ہیں

حیا اور نور کالج جبکہ جیا اور فرہاد سکول کے طلبہ ہیں

حیا تیار ہو کر اپنے کمرے سے باہر نکلی سیڑھیاں اترتے ہی اسے نور گھر میں آتی دکھائی دی اور وہ دونوں خوشی سے چیختی چلاتی ہوئی ایک دوسرے سے ملی

حیا نے کالے رنگ کی کیپری اور شرٹ پہن رکھی تھی گلے میں دوپٹا بال کھولے ہوئے تھے جو پورے پشت پر بکھرے ہوئے تھے لائٹ میک اپ اور ہاتھ میں سیل فون اور کانوں میں ائیر فون لگائے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی وہ شروع سے ہی میک اپ کے معاملے میں بہت سیریس (serious) تھی جبکہ نور نے وائٹ فراک کے ساتھ لال رنگ کا دوپٹہ سر پر اوڑھ رکھا تھا اور گلے میں چادر لپیٹی ہوئی تھی وہ دونوں ہی بہت پیاری لگ رہیں تھیں

□❤□❤□❤□❤□❤□❤□❤□❤□❤□❤□❤□❤

وہ دونوں گاڑی میں شاپنگ مال کی طرف جا رہے تھے شاہ زین پلیز آہستہ گاڑی چلاؤ نہیں تو آئندہ میں تمہارے ساتھ نہیں آؤں گا شاہ میر نے کہا اوہ کم اون برو جسٹ چل (oh come on bro just chill) کچھ نہیں ہوتا آپ ریلیکس (relax) دو اور سونگ (song) سنو شاہ زین تمہیں پتا ہے کہ مجھے یہ سب نہیں پسند شاہ میر نے کہا۔

آج کل کے زمانے میں ایسا کون سا لڑکا ہو گا بھائی آپ بھی نا عجیب ہو □♂▩

شاہ میر اور شاہ زین داؤد خان اور سکینہ بیگم کے دو بیٹے ہیں شاہ میر اپنے والد کے ساتھ بزنس سنبھالتا ہے جبکہ شاہ زین یونیورسٹی کا سٹوڈنٹ (student) ہے دونوں بھائی ایک دوسرے کے بالکل متبادل ہیں دونوں بھائیوں کا آپس میں پیار بھی بہت ہے۔

اوہ ohhhhhh یار نور میں اپنا موبائل شاپ (shop) میں بھول گئی ہوں وہ لے کر آتی ہوں جیا نے نور سے کہا

ٹھیک ہے تم جاؤ میں باہر انتظار کر رہی ہوں

نور کے ایک ہاتھ میں شاپنگ بیگز اور دوسرے ہاتھ میں جوس جو وہ پیتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ رہی تھی تبھی وہ کسی سے ٹکرائی اور اس کے ہاتھ سے شاپنگ بیگز گر گئے اور جوس بھی سامنے والے پر سارا گر گیا

😱

تم پاگل اندھی ہو کیا دیکھ کے نہیں چل سکتی میری ساری شرٹ خراب کر دی آنکھیں ہیں یا بٹن وہ اس کی بیستی کیے جا رہا تھا نور نے ایک نظر اسے دیکھا اور کہا اوہ لسن مسٹر (oh listen Mr) ساری غلطی آپ کی ہے آپ کا ہی سارا دیہان فون کی طرف تھا اور آپ مجھی بلیم کر رہے ہیں اور رہی بات پاگل یا اندھی ہونے کی تو آپ کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے شاہ زین تو بس نور کی طرف دیکھتا ہی جا رہا تھا جو اسے باتیں سناتی چلی جا رہی تھی اوہ ہیلو آنکھیں پھاڑ کے کیوں دیکھے جا رہے ہوں کبھی لڑکی نہیں دیکھی کیا نور غصے میں تھی اتنے میں حیا بھی وہاں آئی اور نور سے پوچھا کیا ہوا نور اسے بتانے لگی تو شاہ میر بھی وہاں آیا اور شاہ زین کو دیکھا جو کسی اور دنیا میں گم تھا جب شاہ میر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ اپنی دنیا میں واپس آیا اور بولا آپ نے مجھ سے کچھ کہا بھائی شاہ میر نے کہا جی کیا کر رہے تمہیں میں نے بابا کے لیے گفٹ سلیکٹ کرنے بھیجا تھا اور ایک پاگل مجھ سے ٹکرا گئی جب نور نے سنا تو کہا کے پاگل آپ ہیں اور میں نہیں آپ مجھ سے ٹکرائے ہیں اور وہ دونوں پھر سے لڑنے لگے

شاہ میر نے نور سے کہا میں اس کی طرف سے آپ سے معذرت خواہ ہوں زین بولا بھائی شاہ میر نے کہا تم چپ رہو میں بات کر رہا ہو نا

حیا کی نظر جیسے ہی شاہ میر ہر پڑی تو اسے اپنا دل شاہ میر کی نیلی آنکھوں میں ڈوبتا ہوا محسوس ہوا اور اس نے اس خیال کو دل سے نکالا اور وہ دونوں (حیا اور شاہ میر) ان دونوں کو بہت مشکل سے ایک دوسرے سے چھڑواتے ہوئے دور لے گئے

بھائی رکشہ روکیں جلدی کریں نور نے واپسی پر گھر کی طرف جاتے ہوئے رکشہ ڈرائیور سے کہا۔ اب کیا ہو گیا ہے نور ایک تو پہلے تم نے اتنا تماشا کیا ہے اور اب پھر رکنے کا بول رہی ہو کیا مسئلہ ہے حیا چڑ کر بولی تو نور نے معصومیت سے آنکھیں گھماتے ہوئے بولا حیا وہ دیکھو سامنے گول گپے والا بچہ کتنا کیوٹ ہے (cute) مجھے وہاں سے گول گپے کھانے ہیں

نور تم بچی تو نہیں ہو جو اس طرح کی حرکتیں کر رہی ہو چپ کر کے گھر چلو پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے نور کے بہت ذد کرنے پر حیا مان گئی تھی اور پھر نور نے اسے کہا تھا کے دیکھو حیا رات کا وقت ہے اس نے بھی تو گھر جانا ہو گا اور اس سے کوئی کچھ نہیں خرید رہا وہ کافی مایوس بھی دکھ رہا اور ویسے بھی گول گپے کھائے بنا میں کہیں نہیں جانے والی وہ جو کہتی تھی وہ کرتی تھی تو حیا چپ کر کے اس کے ساتھ چلی گئی نور اور حیا دونوں نے گول گپے کھائے نور نے بچے سے بہت سی باتیں بھی کیں اور وہ دونوں واپس رکشہ میں آگئیں اور ڈرائیور کو چلنے کا کہا رکشہ

میں بیٹھے نور کو خیال آیا کے اگر اس کے پاس بہت سارے پیسے ہوتے تو وہ اس بچے اور اس کے جیسے بہت سے بچوں کے لیے بہت کچھ کرتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہم بڑے بڑے ریسٹورنٹس میں تو بہت جاتے ہیں مگر ہم نے ایسے لوگوں کا کبھی نہیں سوچا خواہشیں تو سب کی ہوتی ہیں امیر ہو یا غریب ایسے لوگوں سے ضرور کچھ نا کچھ لیں جو وقت اور حالات سے مجبور ہوں کیونکہ یہ لوگ بھیک نہیں مانگتے

□❤□❤□❤□❤□❤□❤□❤

خان ولاز (Khan Villas) میں آج سکینہ بیگم اور خان صاحب کی شادی کی سالگرہ کی تقریب اپنے عروج پر تھی اور سارے انتظامات بہت شاندار کروائے گئے تھے جو کہ شاہ میر نے اپنی زیر نگرانی کروائے تھے شاہ میر اور شاہ زین دونوں ہی اپنے ماں باپ سے بہت پیار کرتے بڑا بھائی ہونے کی وجہ سے گھر کی زیادہ تر زمہ داریاں شاہ میر ہی سنبھالتا تھا اور وہ کافی سمجھدار بھی تھا جبکہ شاہ زین اپنا زیادہ تر وقت دوستوں اور اس قسم کی آیاشیوں میں وقف کر دیتا سکینہ بیگم جو کہ خود ملک کے بہترین ڈیزائنرز میں سے ایک ہیں انہوں نے اپنا ڈیزائن کردہ لباس زیب تن کر رکھا تھا وہ بہت قیمتی تھا جس پر سے دیکھنے والوں کی نظریں نہیں ہٹ رہی تھی

کیک کاٹتے وقت سب ساتھ تھے 😍

ماما بابا Happy Anniversary شاہ میر اور زین دونوں نے کہا اور اپنے والدین کو بہت سی دعائیں بھی دی

شاہ زین نے اپنی ماما کی تعریف کرنے میں کوئی کثر نا چھوڑی تھی اور مسکے لگانے میں تو وہ ویسے بھی ماہر تھا اس نے وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیک جینز پہن رکھی تھی جبکہ شاہ میر نے وائٹ کلر کا کرتا پاجامہ اور دونوں بھائی بہت ہی ہینڈسم لگ رہے تھے بہت سے لوگوں نے ان کی تعریف بھی کی جن میں لڑکیاں بھی شامل تھیں

ابھی وہ سب باتوں میں مصروف تھے کے شاہ زین کے فون پر کسی کی کال آنے لگی اور وہ کال سنتے ہوئے سائیڈ پر گیا فون کسی لڑکی کا تھا

یس بے بی (Yes baby) تمہیں کہا تو تھا کے آج نہیں آ سکتا مصروف ہوں ماما بابا کی wedding Anniversary میں اور پھر اس سے تھوڑی دیر بات کرنے کے باد اس نے کال کاٹ دی اس کی بہت سی گرل فرینڈز تھی ہر روز کوئی نہ کوئی ناراز ہو جاتی😂😂 اور کتنی لڑکیوں سے تو وہ شادی کے وعدے بھی کر چکا تھا ابھی کال سن کر واپس مڑا ہے تھا کہ اس کی ویٹر کے ساتھ زوردار ٹکر ہوئی اور ساری ڈرنکس اس کے کپڑوں پر گر گئی اور وہ ویٹر پر بری طرح سے چلانے لگا اور ایک تھپڑ بھی اسے لگا دیا ویٹر بیچارا اسے جواباً سوری بولتا رہا اس نے نہ سنی اور اسے باتیں سنانے لگا جس سے بہت سے لوگ ان کی طرف متوجہ ہو گئے جن میں سے ایک ملک صاحب بھی تھے۔ شاہ میر صاحب بھی وہاں آیا تو سب دیکھ کر ویٹر کو وہاں سے جانے کا بولا اور شاہ زین کو سمجھاتے ہوئے بولا تمہیں کتنی بار سمجھایا ہے اپنے غصے کو کنٹرول میں رکھا کرو آرام سے بھی تو بات کر سکتے تھے تم اگر وہ تمہارے لیے کام کرتے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں تم ان کے ساتھ ایسا سلوک کرو گے

-----------

واقعی امیری غریبی تو اللہ کے ہاتھ میں ہے آج ہمارا وقت اچھا تو کل برا بھی آ سکتا ہے وہ جسے چاہے دے جسے نہ دے کل کو ہم بھی اس مقام پر ہو سکتے جہاں وہ ویٹر ہے اپنے سے کم تر لوگوں کو بھی اپنے جیسا سمجھے انہیں یہ احساس نہ دلائیں کے وہ کسی صورت آپ سے کم ہیں کیونکہ وقت کا کس کو پتہ کے کب بدل جائے ❤❤

غریبوں کا بہت خیال رکھیں کیونکہ۔۔۔۔۔ غریب کو امیر ہوتے ہوئے زمانے لگ جاتے ہیں لیکن۔۔۔۔۔ امیر کو غریب ہونے میں دیر نہیں لگتی............

شاہ زین غصے میں اپنے کمرے کی طرف آ گیا اور سوچنے لگا آج کا دن ہی خراب ہے پہلے وہ پاگل لڑکی اور اب یہ ویٹر پھر لڑکی سے اس کے ذہن میں خیال آیا کے وہ اس کو کتنا کچھ بول گئی اور وہ نا جانے کیوں چپ رہا

حیا اور نور دونوں آج کل اپنے امتحانات کی تیاری میں مصروف تھیں۔۔۔۔۔۔ فرہاد پلیز جاؤ یہ نوٹس کاپی (Notes Copy) کروا کے لے آؤ پھر چاہے جو مرضی کرتے رہنا میں نے پیپر کی تیاری کرنی ہے نور نے فرہاد سے کہا جو کب سے موبائل پر گیم کھیلنے میں مصروف تھا یار نور پلیز تنگ نہ کرو مجھے گیم کھیلنے دو فرہاد نے کہا ۔۔۔۔۔۔۔ ماما دیکھیں نا یہ کب سے مجھے تنگ کر رہا ہے اگر اب فرہاد تم نہ گئے تو میں خود چلی جاؤں گی اور پھر بابا تمہیں بتائے گے نور نے خفگی سے کہا۔۔۔ اچھا اب زیادہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں خود چلی جاؤں گی آئی بڑی 😂😂😂😂

پیسے لاؤ اور زیادہ لانا میں فری میں نہیں جا رہا وہ نور کو چڑاتے ہوئے بولا ٹھیک ہے کہتے ہوئے نور اپنے کمرے سے نوٹس اور پیسے لانے چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔

حیا آپی یار آپ کہیں جا رہی ہیں جیا نے حیا سے معصومیت سے پوچھا تو حیا نے کہا کے مجھے نور کے گھر جانا ہے پیپر کی تیاری میں وہ ایک تو میرے نوٹس بھی لے گئی ہے اب میں نوٹس کے بغیر گھر پہ پڑھ بھی نہیں سکتی اسے کہا بھی تھا کے بھجوا دے پر اسے کہا یاد رہتا ہے نور کی بچی 😢 حیا نے غصے سے کہا۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے حیا آپی میں بھی چلوں گی ساتھ ویسے بھی میں گھر پر بہت بور ہو رہی ہوں جیا تمہارا کیا کام وہاں آپی پلیز لے چلیں نا ٹھیک ہے تم تیار ہو جاؤ پھر چلتے ہیں ماما سے ھی پوچھ لو۔۔۔۔ ماما! ماما کہاں ہیں آپ جیا عائشہ بیگم کو آوازیں دیتی ہوئی لاؤنج میں داخل ہوئی جہاں وہ بیٹھی ہوئیں تھیں کیا ہوا بیٹا کیوں شور مچایا ہوا ہے ماما میں حیا آپی کے ساتھ نور آپی کے گھر جا رہی ہوں۔۔۔۔ تم وہاں جا کہ کیا کرو گی بیٹا گھر بیٹھو اپنی پڑھائی پر دھیان دو دن بدن نکمی ہوتی جا رہی ہو پلیز پلیز ماما جانے دیں جیا کے بہت التجا کرنے پر عائشہ بیگم رضامند ہو گئیں اور اس کو حیا کے ساتھ جانے کی اجازت دے دی

شاہ میر نہ سکینہ بیگم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ماما میں آج رات تھوڑا لیٹ گھر آؤں گا فرینڈز (Friends) کے ساتھ باہر ڈنر (Dinner) کا پلان ہے سکینہ بیگم بولی اوکے بیٹا (ok beta) جاؤ (Enjoy ur Dinner N take care of yourself) اوکے ماما اللہ حافظ شاہ میر بولا اور باہر کو جانب چل دیا

جیا اور حیا نور کے گھر پہنچی تو حیات بیگم ان کو ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے ٹی وی دیکھتے ہوئے نظر آئیں دونوں نے ان کو سلام کیا ان سے کچھ باتیں کی اور نور کے بارے میں پوچھا تو حیات بیگم نے بتایا کے وہ اوپر اپنے کمرے میں میں پڑھ رہی ہے تو وہ دونوں سیڑھیاں چڑھتے ہوئے نور کے کمرے کی طرف جانے لگیں ♥♥♥♥♥

اسلام علیکم !نور نے جیا اور حیا دونوں کو دیکھتے ہوئے بولا اور اٹھ کر حیا کے گلے لگ گئی اور جیا سے بھی خوش دلی سے ملی اتنی دیر میں ملازمہ چائے کے ساتھ لوازمات لیے نور کے کمرے میں داخل ہوئی اور ان کو پیش کیے ۔۔۔۔۔۔۔ فرہاد جب کمرے میں داخل ہوا تو حیا اور جیا کو دیکھ کر اسے ایک عجیب سی خوشی ہوئی اس نے دونوں کو سلام کیا اور نور کو اس کے نوٹس دیئے

جیا جو کہ اپنے منہ میں بسکٹ ڈالنے ہی لگی تھی کے فرہاد نے اس کے ہاتھ سے بسکٹ اچک لیا اور خود کھانے لگا جس کی وجہ سے جیا کو بہت عرصہ آیا اور وہ دونو لڑنے لگے۔۔۔۔۔۔۔ حیا اور جیا نور ان دونوں کو دیکھتے ہوئے مسکرانے لگیں اور پھر اپنی پڑھائی میں مصروف ہو گئیں۔۔۔۔۔۔ رات کے کھانے کے بعد جب حیا نے گھر جانے کا بولا تو فرہاد اور نور انہیں گاڑی میں گھر چھوڑنے کے لیے چلے گئے ابھی وہ لوگ راستے میں تھے کہ جیا نے آئس کریم کھانے کی ذد شروع کر دی جس پر حیا بولی ابھی تو اتنا کچھ کھایا ہے اب گھر چلو جیا ذد کرنے لگی تو نور بھی جیا کے ساتھ مل گئی اور فرہاد جو کب سے ان کی باتیں سن رہا تھا آخر اس کو گاڑی آئس کریم پارلر کی طرف لے جانی پڑی 😂😂😂😂

جیا جو کے سب سے آخر میں اندر کی جانب بڑھ رہی تھی تو کچھ آوارہ لڑکے اس کے لباس جو کے بلیک جینز کے ساتھ پیلے رنگ کی سلیولیس شرٹ پہنے او بال کھولے ہوئے تھے کو دیکھ کر آوازیں کسنے لگے اور بے ہودا جملے

بولنے لگے حیا ان کو اگنور کرتی آگے بڑھنے لگی ہی تھی کہ ان میں سے ایک نے اس کی کلائی تھام لی اور اپنی جانب کھینچا حیا نے جو نہی اسے مارنے کے لیے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اس لڑکے نے اس کا وہ ہاتھ بھی تھام لیا اور اس کے ساتھ بدتمیزی کرنے لگا شاہ میر جو کہ اپنے دوستوں کے ساتھ وہاں آیا تھا اور گاڑی پارک کر کے واپس آنے لگا تو اس نے حیا کو ان لڑکوں کے ساتھ الجھتے دیکھا تو اپنے اور حیا کا ہاتھ لڑکے سے چھڑوا کر اسے مارنے لگا جس کی وجہ سے باقی لڑکے ڈر کر بھاگ گئے تو شاہ میر حیا کی طرف متوجہ ہوا جو ایک طرف کھڑی سب دیکھ رہی تھی شاہ میر حیا سے مخاطب ہوا اور بولا کہ اگر آپ کو اپنی عزت کا خیال نہیں ہے تو کم از کم اپنے ماں باپ کی عزت کا ہی خیال کر لیں اگر آپ سڑکوں پر اکیلے اس طرح کے کپڑے پہن کر نکلیں گی تو لوگ ایسے گندے لوگ تو ایسا ہی کریں گے۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ نے مجھے ان لڑکوں سے بچایا اس کے لیے آپ کا شکریہ اور رہی بات میری ڈریسنگ کا(Dressing) تو آپ کو کوئی حق نہیں کہ آپ اس پر تبصرے کریں اور اپنی یہ چیپ (cheap) سوچ اپنے تک محدود رکھیں یہ کہہ کر وہ اندر کی طرف بڑھ گئی

شاہ میر سوچنے لگا کے ایسی بھی لڑکیاں ہوتی ہیں جن کو اپنی عزت کی ذرا پرواہ نہیں اللہ ہدایت دے آمین ثم آمین اس نے دل میں کہا۔۔

ہر لڑکی ہر عورت اپنی حفاظت کی زمہ دار خود ہے آج کچھ مرد، مرد نہیں رہے عورت کو خود کو چھپا کر اس شخص کے لیے رکھنا چاہیے جس کی وہ امانت ہے بہنوں بات یہ ہے کے آپ کا پردہ لازمی ہے میری کوئی آپ کے حقوق دبانے کی کوشش نہیں کر رہی مگر آپ کا حق نہیں ہے کے آپ ے پردہ گھومیں اور بات جاتی ہے کے دل میں پردہ ہونا چاہیے تو ایک بات حضرت فاطمتہ الزہرہ R.A سے تو آپ کی نظریں اور دل پاک نہیں

کم از کم ہمیں اتنا پردہ تو کرنا چاہیے کے ہمارا جسم نمایا نا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اللہ ہر بہن، ماں، بیٹی بیوی کی حفاظت کرے آمین ثم آمین □❤□❤□❤□❤

اب بات آتی ہے مردوں کی تو انہیں چاہیے کہ عورت کی عزت کریں اسے عزت کی نگاہ سے دیکھیں آج وہ کسی کی بہن بیٹی کی عزت کریں گے تو کل کو ان کی بہن بیٹی بھی محفوظ ہو گی اگر آج ہم کسی کی بہن بیٹی بیوی ماں کو گندی نظر سے دیکھیں گے تو کل کو کوئی ہمارے بہن بیٹی ماں بیوی کے ساتھ بھی وہی کرے گا کیونکہ یہ دنیا مکافات عمل ہے

اللہ ہر لڑکی کو محفوظ رکھے اور ہم سب کو ہدایت کے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

نور اور حیا پچھلے کچھ دنوں سے اپنے امتحانات کی تیاری میں مصروف تھی دونوں نے ہی محنت تو بہت کی تھی

آج ان کا آخری پیپر تھا امتحان ختم ہو چکے تھے

امتحانات کے بعد کافی دنوں سے وہ ایک دوسرے سے نہیں ملی تھی نور بیٹھ کر یہی سوچ رہی تھی کہ اس کا فون بجنے لگا اس نے فون اٹھایا اور مسکراتے ہوئے کال اٹھائی آج تو بڑے بڑے لوگوں کا فون آیا ہے کیسے یاد کر لیا ہم غریبوں کو نور نے کہا تو حیا بولی کے تمہیں تو پتا ہے پیپرز کی وجہ سے کتنا برا حال تھا میرا جب سے ختم ہوئے ہیں میں تو مزے سے سوتی ہوں خوب نیندیں پوری کی میں نے تم بتاؤ نور تم کہاں گم ہو

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں نے کوکنگ سیکھی ان دنوں میں ماما سے۔۔۔۔۔۔ارے واہ بھئی پھر تو ہمیں بھی کچھ بنا کے کھلاؤ

ضرور نور نے کہا تم آج شام کو آجاؤ گھر۔۔۔۔۔۔۔ہاں میں ویسے بھی آ ہی رہی تھی تو تمہیں بتانے کے لیے فون کیا تھا شام کو کہی چلتے ہیں ڈنر پر جیا نے بھی ذد کی ہوئی ہے

اوکے تم آجاؤ تو پھر دیکھتے ہیں

نور حیا اور جیا نور کے کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔نور آپی جب سے پیپرز ختم ہوئے آپ لوگوں کے تب سے حیا آپی سے ٹریٹ لینے کا سوچ رہی اور آپ سے بھی۔۔۔۔۔

ٹریٹ(treat) کس خوشی میں وہ دونوں ایک ساتھ بولیں تو جیا نے کہا پیپرز ختم ہونے کی خوشی😂😂😂😂😂😂

نور نے کہا تم دعا کرو ہمارے اچھے نمبرز آئے تو ضرور ٹریٹ ملے گی مجھے ابھی چاہیے جیا نے ذد کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔جانا تو انہوں نے ویسے ہی تھا ڈنر پہ تو جیا کی ذد پر مان گئیں اور کہا کے ٹھیک ہے بھئی چلتے ہیں کہی جیا بہت خوش ہوئی اور دونوں کو دعائیں دی کہ آپ کے مارکس بہت اچھے آئیں

وہ دونوں اسے دیکھ کر ہنسنے لگی😊😊😊😊😊😊😊

حیات بیگم فرہاد کے ساتھ اپنے کسی رشتہ دار کے گھر گئی ہوئی تھیں جس کی وجہ سے گھر میں گاڑی نہ تھی اور دوسری گاڑی صدیقی صاحب کے گئے تھے

اب وہ لوگ ٹیکسی پر گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ شہر کے کسی اچھے ریسٹورنٹ میں بیٹھ کے کھانا کھانے میں مصروف تھے۔۔۔

نور نے کالے رنگ کی قمیض کے ساتھ سفید شلوار اور سفید دوپٹا سر پر اور گلے میں کالی چادر پہن رکھی تھی حیا نے بلیک جینز کے ساتھ مہرون رنگ کا نیٹ کا شارٹ فراک پہن رکھا تھا حیا دودھیا رنگت کی حامل تھی جیا بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

شاہ زین جو کہ کب سے نور کو گھورے جا رہا تھا نور اس بات سے ناواقف تھی

تبھی سکینہ بیگم کی نظر حیا پر پڑی اور وہ اپنی ٹیبل سے اٹھ کر حیا کے پاس گئی اور اسے مخاطب کیا حیا انہیں دیکھ کر خوش ہوئی اور ان سے کہا کہ آپ یہاں تو انہوں نے بتایا کہ وہ اپنی فیملی کے ساتھ یہاں آئیں ہیں حیا اپنے کپڑے انہی سے ڈیزائن کرواتی تھی اور انہیں وہ اچھے سے جانتی تھی وہ ایک اچھی عورت تھیں

نور اور جیا بھی ان سے ملی

شاہ زین جو کب سے انہیں ہی دیکھ رہا تھا یہ سب دیکھ کر حیران تھا سکینہ بیگم نے حیا سے کہا آؤ میں تمہیں اپنی فیملی سے ملواتی ہوں ساتھ ڈنر کرتے ہیں حیا نہ کہا کے ڈنر تو ہم کر چکے ہیں پر آپ کی فیملی سے ضرور ملیں گے

وہ سب ان کے ساتھ ان کی ٹیبل کی طرف گئے جہاں خان صاحب اور شاہ میر دونوں باتوں میں مصروف تھے جبکہ شاہ زین ان کو آتا دیکھ اپنے موبائل میں لگ گیا تھا

حیا یہ شاہ میر اور شاہ زین ہیں میرے بیٹے ہیں اور میں ان کا شوہر خان صاحب نے کہا تو وہ ہنسنے لگیں حیا نے سب کو سلام کیا نور اور جیا نے بھی جبکہ حیا اور نور دونوں ہی ان کو دیکھ کر حیران ضرور ہوئیں مگر ظاہر نہ ہونے دیا

شاہ زین جو نور کو گھورے جا رہا تھا جس پر نور کو بہت غصہ آ رہا تھا جبکہ شاہ میر کو بھی حیا کو دیکھ کر شدید غصہ آیا مگر اس نے نظر انداز کیا حیا جو کہ سکینہ بیگم سے باتوں میں مصروف تھی جب نور سے برداشت نہ ہوا تو اس نے حیا کو کہا

حیا میرے خیال سے ہمیں کافی دیر ہو چکی ہے اب ہمیں گھر چلنا چاہیے ہمارے پاس گاڑی بھی نہیں ہے

------------------

تو سکینہ بیگم بولی کوئی بات نہیں شاہ زین یا شاہ میر میں سے کوئی آپ کو چھوڑ دے گا۔۔۔ نور نے جو کہ پہلے ہی شاہ زین پر بہت غصہ تھی کہا کہ ہم ٹیکسی میں چلے جائے گے آنٹی کوئی مسلہ نہیں تو خان صاحب بولے کے رات کو آپ لوگوں کا ایسے اکیلے جانا ٹھیک نہیں تبھی شاہ میر وہاں سے اٹھ کر باہر کی جانب جانے لگا یہ کہہ کر کے اس نے کسی کو امپورٹنٹ کال کرنی ہے حیا نے ایک نظر اسے دیکھا اس کی نظر شاہ میر سے ملی اور وہ باہر کی جانب چلا گیا سکینہ بیگم اور خان صاحب کو خدا حافظ بول کر وہ سب باہر کی جانب بڑھ دیے۔۔۔

شاہ زین جو کے گاڑی میں ان کا انتظار کر رہا تھا

حیا تم کہہ نہیں سکتی تھی کہ ہم خود چلے جائیں گے اب اس پاگل کے ساتھ جانا پڑے گا کب سے گھور رہا تھا جیسے پہلے کبھی لڑکی نہ دیکھی ہو میرا تو دل کر رہا تھا سنا دوں پھر تمہیں دیکھ کر چپ رہی اب آگے گاڑی میں بھی اس کو جھیلنا پڑے گا\-\-\-\-\-\-\-\-\-

جیا جو ان کی باتیں سن کر حیران تھی اور اسے نیند بھی بہت آئی تھی اس بیچاری کو تو ٹریٹ مہنگی پڑ گئی تھی 😂😂😂😂😂

جیا آگے شاہ زین کے ساتھ بیٹھی تھی جبکہ حیا اور نور پیچھے

کونسی کلاس میں ہو شاہ نے جیا سے پوچھا اس نے بتایا اور اس طرح وہ دونوں باتیں کرنے لگے

نور اور حیا دونوں سارا راستہ خاموش رہیں حیا تو راستہ میں نا چاہتے ہوئے بھی شاہ زین کو سوچنے لگی

کہ کیسا لڑکا ہے نور نے اس دن اسے اتنی سنائی تھی پھر بھی اسے گھور رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج ان دونوں کا Result تھا اور حیا بھی نور کے گھر پر آئی ہوئی تھی وہ دونوں ہی اپنے لیے دعاؤں میں مصروف تھیں نور تو پتا نہیں کون کون سی دعائیں پڑھ رہی تھی

اور فرہاد نور کو چڑا رہا تھا کے اب کچھ نہیں ہونے والا تم دونوں نے پہلے پڑھ لیا ہوتا تو آج اتنی دعاؤں کی ضرورت نا پڑتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں ہی اچھے نمبروں سے پاس ہوئی تھی اور بہت خوش بھی تھیں

کچھ دنوں بعد دونوں نے ایک ہی University میں ایڈمیشن لیا تھا

آج ان کا پہلا دن تھا University میں نور نے کہا تھا کے وہ فرہاد کے کے ساتھ جائے گی اور جاتے ہوئے حیا کو بھی لے لیں گے

نور بہت ConfuSe تھے جبکہ اس کے برعکس حیا بہت ایکسائیٹڈ Excited تھی

وہ دونوں یونی کے گیٹ سے اندر داخل ہو رہی تھی کے نور کو سامنے شاہ زین نظر آیا جو اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑا باتوں میں مصروف تھا

نور نے حیا کو کہا یہ بھی یہاں ہے حیا دیکھوں ایک تو یہ پاگل پیچھے ہی پڑ گیا ہے جہاں جاؤ وہی نظر آتا ہے اگر مجھے پتا ہوتا تو میں یہاں ایڈمیشن نا لیتی

نور ہم نے پڑھنا ہے یہاں اور اس نے بھی اور اب تم compromise کرو پلیز اور اسے اگنور کرو

نور اور حیا ایک ہی کلاس میں تھیں اور اب ان کے اور دوست بھی بن گئیں تھیں

وہ کینٹین پر بیٹھے باتوں میں مصروف تھے جس میں ان کی دو نئی دوستیں حرا اور آئزہ بھی تھیں

وہ چاروں باتوں میں مصروف تھیں تبھی نور کے فون پر کال آئی اور وہ کال سننے کے لیے سائیڈ پر گئی ابھی وہ فون پہ کسی سے باتوں میں مصروف تھی کے شاہ زین کی نظر اس پر پڑی اس نے اس کو دیکھتے ہی کہا کہ یہ یہاں کیسے نا چاہتے ہوئے بھی

وہ نور کے پاس آیا اور ذور سے بولا ہیلو جس پر نور ڈر گئی اور اسے کہاں تم تم پاگل ہو کیا جہاں جاتی ہوں وہاں آ جاتے ہو

اوہ ہیلو زیادہ اوور ہونے کی ضرورت نہیں میں یہاں پہلے سے پڑھتا ہوں تم آئی ہو یہاں یہ میری یونی ہے ــــــــــــــــــــکیوں تم نے بنوائی تھی کیا نور نے کہا اب جاؤ یہاں سے

تبھی شاہ زین نے اس کی کلائی پکڑی اور کہنے لگا سمجھتی کیا ہو خود کو تم جو سناؤ گی میں سنتا رہوں گا

نور جس کو اس کی اس حرکت پہ شدید غصہ تھا

اس نے ایک نظر شاہ زین کو دیکھا اور اس کے منہ پر ایک ذوردار تھپڑ لگایا جس کو ارد گرد موجود کچھ لوگوں نے بھی دیکھا تھا۔-------- تمہاری ہمت کیسے ہوئی تم نے میرا ہاتھ پکڑا آئندہ کے بعد تم میرے ارد گرد نظر نہ آؤ ورنہ میرا رویہ اس سے بھی برا ہوگا نور کی آنکھیں نم تھیں وہ رونے لگی اور وہاں سے چلی گئی

شاہ زین چپ تھا آج پھر وہ اسے بہت کچھ سنا گئی تھی اور تو اور تھپڑ بھی

جو کبھی کسی کی نا سنتا تھا آج یہ سب کیسے

وہ غصے میں گاڑی میں گھر کی جانب لیے جا رہا تھا

بدلہ تو میں تم سے ضرور لوں گا اس تھپڑ کا نا جانے وہ کیا سوچ رہا تھا اب

-------------------- کب سے روئے جا رہی ہو کیا ہوا ہے کچھ بتاؤں گی بھی حیا جو کے نور کو دیکھ کر کافی پریشان تھی اور نور بھی بس روئے جا رہی تھی مجھے گھر جانا ہے حیا گھر چلو پلیز

نور لیکن ہمیں تو فرہاد لینے آئے گا لیکن ویکن کچھ نہیں بس اب تم گھر چلو ہم ٹیکسی کروا لیتے ہیں

حرا اور آئزہ بھی حیران تھی کہ اچانک اسے کیا ہو گیا ہے آئزہ نے کہا نور ٹھیک کہہ رہی ہے تم لوگ چلے جاؤ گھر

وہ دونوں ٹیکسی میں گھر کی طرف روانہ تھیں نور نے حیا کو سب بتایا اور وہ حیران ہوئی

تھپڑ بھی لگا آئی ہو اور رو بھی رہی نور تم بھی یار

حیا اس نے میرا ہاتھ کیسے پکڑا

نور تو ابھی وہی سوچ سوچ کے ہلکان ہوئے جا رہی تھی اس کو اس طرح کسی لڑکے کا اس کا ہاتھ پکڑنا بلکل اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نور یار ہاتھ ہی پکڑا تھا کھا تھوڑی نہ گیا تھا تمہیں اچھا اب ریلیکس

وہ دونوں گھر پہنچ چکی تھی لنچ کرنے کے حیا کو بھی فرہاد اس کے گھر چھوڑ آیا تھا

مغرب کی نماز پڑھ کے وہ بیٹھی تھی نور نماز نہیں چھوڑتی تھی اور قرآن بھی پڑھتی تھی حیا کو بھی وہ اکثر کہتی تھی کے نماز پڑھا کرو وہ جوابا اسے کہتی تھی کے پڑھ لوں گی نور ابھی پوری زندگی پڑی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے فون پر کسی Unkown Number سے میسج آیا Sorry

نور نے جواب نہ دیا تو کچھ دیر بعد پھر میسج آیا

اور پھر کال آئی نور نے کال اٹھائی تو سلام کرنے کے بعد پوچھا کون؟

شاہ زین!----------------

نور تو اس کا نام سنتے ہی حیران ہوئی

نور پلیز کال مت کاٹنا میں تم سے معافی مانگتا ہوں سوری یار میں جانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا مجھے اس طرح تمہارا ہاتھ نہیں پکڑنا چاہیے تھا

نور نے اس کی بات سن کر کال کاٹ دی

تھوڑی دیر کچھ سوچنے کے بعد اس نے شاہ زین کو It's Okay لکھ کر بھیجا اور فون رکھ کر نیچے چلی گئی

آج نور اور حیا کا یونی ورسٹی میں دوسرا دن تھا وہ دونوں لیکچر لے کر ابھی گراؤنڈ میں آ کر بیٹھیں تھیں کہ انہیں شاہ زین اپنی طرف آتا ہوا دکھائی دیا

نور نے اسے دیکھ کر برا سا منہ بنایا

Hy girlS what's up

حیانے جواب دیا کچھ نہیں جبکہ نور چپ رہی تو شاہ زین بولا کے ابھی تک ناراض ہو مجھ سے نور پلیز یار سوری میں شرمندہ ہوں میں نے جان بوجھ کر تمہارا ہاتھ نہیں پکڑا تھا تو نور بولی نہیں میں آپ سے ناراض نہیں ہوں ۔۔۔۔۔۔۔۔ میں کیسے یقین کرلوں کے تم ناراض نہیں ہاں اگر تم مجھ سے دوستی کرلو تو مجھے آجائے گا یقین۔۔۔۔۔ نور اس کی طرف دیکھنے لگی اور بولی کے میں لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی میں نے آپ کو معاف کردیا ہے اس کا مطلب یہ نہیں کے میں آپ سے دوستی کرلوں آپ کو یقین کرنا ہے کریں نہیں کرنا نا کریں یہ کہتے ہوئے نور وہاں سے اٹھ کر چلی گئی جبکہ حیانہ شاہ زین کو نور کی طرف سے سوری بولا اور پھر تھوری باتیں کرنے کے بعد وہ بھی نور کے پاس چلی گئی ▩♀□ ▩♀□ ▩♀□

آج حیا خود گاڑی ڈرائیو کرکے یونی ورسٹی آئی تھی گاڑی چلانا وہ فرہاد سے سیکھی تھی

نور فرہاد کے ساتھ یونی آئی تھی اور واپس اس نے حیا کے ساتھ جانا تھا

وہ لوگ راستے میں تھے کے ان کی گاڑی خراب ہوگئی

اوہ شٹ یار اب اس کو کیا ہو گیا ہے حیا چڑ کر بولی جبکہ نور گاڑی خراب ہونے کی وجہ سے بہت پریشان ہوگئی

حیا تم ہمیشہ خراب چیزیں ہی کیوں چلاتی ہوں یہ لو فون میرا اور تم فرہاد کو کال کرو میں تب تک باہر دیکھتی ہوں شاید کوئی مدد مل جائے نور گاڑری سے باہر روڈ پہ کھڑے ادھر اودھر دیکھ رہی تھی

حیا جو کہ گاڑی میں بیٹھے فرہاد کو کال کر رہی تھی فرہاد کا نمبر بسی جا رہا تھا

نور کو وہاں کھڑے پندرہ منٹ ہو گئے تھے تبھی ایک گاڑی اس کے قریب آ کر رکی جو کہ شاہ میر کی تھی شاہ میر نے گاڑی کا شیشہ نیچے کیا اور اندر بیٹھے ہی ہوچھا Any problem Miss

تو نور نے کہاں ارے شاہ میر صاحب آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو شاہ میر نے کہا کہ ہاں میں یہاں کسی کام سے آیا تھا راستہ میں آپ کو یہاں یوں کھڑا دیکھا تو رک گیا۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ہم یونی سے گھر جا رہے تھے کے گاڑی خراب ہو گئی۔۔۔۔ شاہ میر گاڑی سے باہر نکلا اور ان کی گاڑی چیک کرنے لگا۔۔۔۔۔۔ حیا گاڑی میں بیٹھے سب دیکھ رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ نور کی بچی کو بھی یہی ملا تھا ہیلپ کے لیے۔۔۔۔۔۔۔ پانچ منٹ بعد شاہ میر بولا کے مجھے لگتا ہے یہ مکینک سے ٹھیک ہو گی آپ گاڑی لاک کر دیں اور اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں نور سوچنے لگی اور پھر شاہ میر کے ساتھ چلنے میں راضی ہو گئی کیونکہ اس وقت اسے آس پاس گھر جانے کا کوئی دوسرا راستہ نہیں دکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔ آپ یہاں رکیں میں اپنی دوست کو بھی لے آؤں۔۔۔ اوکے ٹھیک ہے میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔ حیا جو کب سے اپنے فون میں لگی شاہ میر کو اگنور کر رہی تھی اور نور کو غصے بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ نور اس کے پاس آئی اور اسے سب بتایا

یار نور تم پاگل ہو جو ایسے ہی کسی راہ چلتے کے ساتھ جانے کو تیار ہو گئی ہو

حیا پاگل میں نہیں تم ہو گئی ہو وہ تمہاری ان ڈیزائنر آنٹی کا بیٹا ہے اور شکل سے بھی شریف لگ رہا ہے تمہاری فیملی تو جانتی ہے ان لوگوں کو اور ویسے بھی انکے بابا بھی تمہارے بابا کے اچھے دوست ہیں اب تم چپ کر کے چلو ورنا سارا دن یہی بیٹھی رہو نور کا لیکچر سن کر حیا اس کے ساتھ چل دی

وہ دونوں جا کر پیچھلی سیٹ پر بیٹھ گئیں شاہ میر نے ایک نظر حیا کو دیکھا اور ڈرائیو کرنے لگا حیا نے آج بھی ٹائٹ جینز کے ساتھ سلیولیس شرٹ پہن رکھی تھی۔۔۔۔۔۔ شاہ میر اس کے کپڑوں کو دیکھ کر دل میں سوچنے لگا کے ایسی لڑکیوں کو سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں اپنے جسم کی نمائش کرنے کو یہ فیشن کا نام دیتی ہیں جبکہ نور کو دل ہی دل میں سے سراہا تھا جس نے ہمیشہ کی طرح شلوار قمیض کے ساتھ دوپٹا او گلے میں ہمیشہ کی چادر لپیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔ شاہ میر نے نور سے راستہ پوچھا تو وہ راستہ بتانے لگی جبکہ حیا باہر دوڑتے مناظر کو دیکھنے لگی گاڑی نور کے گھر کے سامنے آرکی تو حیا جلدی سے اپنا سامان سنبھالتے ہوئے اندر کی جانب چلی گئی جبکہ نور نے شاہ میر کا شکریہ ادا کیا اور اس کو اندر آکر چائے پینے کی پیشکش کی جو کہ شاہ میر نے پھر کبھی آنے کا کہہ کر ٹال دی اور گاڑی زن سے بھگا کر لے گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نور نے اندر آکر حیا کو خوب سنائی اور کہا کے حیا ایسے کرتے ہیں اس نے ہماری اتنی مدد کی اور تم نے اس کا شکریہ تک ادا کرنا مناسب نہیں سمجھا

میں نے اس سے مدد کرنے کا نہیں کہا تھا تم نے کہا تھا اور شکریہ بھی تم نے ادا کر دیا

مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے ایسے لوگوں کے منہ لگنے کی۔۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے جو مرضی کرو میری بلا سے

نور اس کے اس رویہ پر حیران تھی

تھوڑی دیر بعد حیا کو فرہاد گھر چھوڑ آیا تھا فرہاد جیسے نور کا بھائی تھا ویسے ہی حیا کا بھی اس نے کبھی حیا کو اپنی بہن سے کم نہیں سمجھا تھا□❤□❤□❤□❤□❤□❤□❤□❤□❤

شاہ میر خان صاحب اور سکینہ بیگم رات کا کھانا کھا رہے تھے تبھی شاہ زین ہوا اور اپنے کمرے کی طرف جانے لگا خان صاحب نے اس کو اپنی طرف بلایا

جی ڈیڈ شاہ میر نے کہا

آج کل تم بہت آوارہ ہوتے جا رہے ہو کہاں ہوتے ہو آجکل گھر پر تو نظر ہی نہیں آتے

دوستوں کے ساتھ تھا ڈیڈ

اپنی یہ دوستیاں کم کر دو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا ہو گیا ہے آپ کو خان صاحب اسے کھانا تو کھانے دیں ابھی تھکا ہوا باہر سے آیا ہے اور آپ ہیں کے اس پہ شروع ہی ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آؤ بیٹا ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

ماما ڈنر میں فرینڈز کے ساتھ کر چکا ہوں آپ میرے کمرے میں ایک کپ کافی کا بھجوا دیں پلیز یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

کمرے میں جا کر اس نے نور کو میسج کیا اور پھر کچھ سوچنے لگا

نور اپنے کمرے میں بیٹھی تھی کے اس کے فون بجنے لگا میسج کا جواب جب نا آیا تو شاہ زین نے اسے کال کر دی

اس نے فون اٹھایا

بولو کیا مسئلہ ہے کیوں کرتے ہو کالز اور میسجز

نور میں تم سے معافی مانگ چکا ہوں اور بس تم سے دوستی کرنا چاہتا ہوں اگر تم مجھ سے دوستی کر لو تو میں تمہیں یوں تنگ نہیں کروں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اوکے ٹھیک ہے نور نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا

اور پھر یہ کہہ کر کال کاٹ دی کے میری نماز کا وقت ہو رہا ہے آپ بھی پڑھ لیں

شاہ زین سوچنے لگا کے نماز تو میں پڑھتا ہی نہیں ہوں

حیا بہت تھکی ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہ یونی سے آ کہ سو گئی تھی اور جب وہ اٹھی تو نو بج چکے تھے

وہ عائشہ بیگم کو آوازیں دیتی ہوئی نیچے آئی

ماما کہاں ہیں آپ

عائشہ بیگم کیچن سے باہر آئی اور بولی کیا ہو گیا ہے حیا چلا کیوں رہی ہو۔۔۔۔۔

ماما مجھے بہت بھوک لگی ہے آپ نے ڈنر میں کیا بنایا ہے

کریلے گوشت عائشہ بیگم بولیں

حیا نے برا سا منہ بنایا اور بولی آپ کو پتا ہے کہ میں کریلے نہں کھاتی پھر آپ نے کیوں بنائے ☺

جیا کی فرمائش پہ بنائے ہیں تمہارے بابا کو بھی بہت پسند ہیں

میں تمہارے لیے کچھ اور بنا دیتی ہوں

نہیں ماما آپ رہنے دیں میں باہر جا رہی ہوں وہی سے کچھ کھا لوں گی

تم اکیلی جاؤں گی حیا اس وقت۔۔۔۔۔

ماما کیا ہو گیا ہے آپ کو ابھی نو ہی بجے ہیں میں آجاؤں گی جلدی واپس آپ فکر مت کریں

اوکے دیہان سے جانا اور جلدی گھر آجانا فضول میں ادھر اودھر گھومنے کی ضروت نہیں

حیا گاڑی میں Restaurant کے لیے روانہ ہوئی اس نے وہاں جا کر کھانا کھایا اور کھانا کھانے کے بعد وہاں سے روانہ ہوئی اب وہ بے وجہ گاڑی سڑکوں پر گھومتی رہی

ابھی وہ گھر کی طرف جا رہی تھی کی گاڑی کسی تیز رفتار گاڑی کے ساتھ لگی

اور اس کا سر بری طرح سٹئیرنگ کے ساتھ لگا جس کی وجہ سے اس کے سر پر گہری چوٹ آئی اور وہ نیم بے ہوشی کی حالت میں چلی گئی

شاہ میر جو کہ دوسری گاڑی میں تھا اس کو بھی کچھ چوٹیں آئیں تھیں وہ ان کو نظر انداز کر کے

دوسری گاڑی کے پاس آیا جس میں حیا تھی

اوہ مائی گاڈ اس کا تو بہت خون بہہ رہا ہے اور جلدی سے حیا کو اپنی بانہوں میں اٹھا کر اپنی گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بٹھایا اور اس کی گاڑی کو لاک کر کے

اپنی گاڑی ہاسپٹل کی جانب بڑھا دی اور گاہے بگاہے حیا پر بھی نظر ڈالتا رہا

شاہ میر نے حیا کا منہ تھپتھپایا اور کہا اور کہا حیا اٹھو آنکھیں کھولو پلیز حیا نو آواز سن کر آنکھیں کھول کر شاہ میر کو دیکھا اور آنکھیں بند کر لیں شاہ میر رش ڈرائیونگ کر کے ہاسپٹل پہنچا

اور حیا کو اٹھا کر ہاسپٹل کے اندر داخل ہوا اور ڈاکٹرز کو اس کا چیک اپ کرنے کو کہا

حیا کو بہت گہری چوٹ آئی تھی اور ڈاکٹرز نے اسے ایڈمیٹ کرنے کا بولا تھا

شاہ میر حیا کے پاس روم میں بیٹھا ہوا تھا

ملک صاحب آپ کچھ کریں میری بچی کب سے گئی ہے ابھی تک گھر واپس نہیں آئی پتہ نہیں وہ کہاں ہو گی کس حال میں ہو گی مجھے اس کی بہت فکر ہو رہی ہے

نور کے گھر پہ بھی نہیں ہے وہ

عائشہ بیگم آپ نے اسے اکیلا کیوں باہر جانے دیا اس کے ساتھ ڈرائیور کو یا جیا کو بھیج دیا ہوتا

اب آپ پریشان نہ ہوں وہ ٹھیک ہو گی انشاللہ میں کچھ کرتا ہوں یہ کہتے ہوئے وہ باہر کی جانب بڑھ گئے جبکہ جیا اپنی ماں کے گلے لگ کر رونے لگی اور کہنے لگی کے ماما حیا آپی ٹھیک ہو نگی نا تو تو عائشہ بیگم نے اسے تسلی دی اور وہ دونوں ملک صاحب کا انتظار کرنے لگیں

شاہ میر نہ سکینہ بیگم کو فون کیا اور سب بتایا جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان ہو گئیں اور شاہ میر کو ملک صاحب کا نمبر دیا (ملک صاحب اور خان صاحب ایک دوسرے کو بیسنیس کے تعلقات کی وجہ سے جانتے تھے) شاہ میر نے خان صاحب کو فون کر کے سب بتایا اور انہیں تسلی دی کہ حیا اب پہلے سے بہتر ہے آپ ہاسپٹل آجائیں

وہ کمرے میں بیٹھا ان کا انتظار کرنے لگا

اتنے میں شاہ میر کو حیا کے کراہنے کی آواز آئی جب شاہ میر نے سنا اور وہ اس کے قریب گیا تو حیا نے اس سے پانی مانگا شاہ میر نے گلاس میں پانی ڈالا اور حیا نے اور حیا کو اپنے بازوؤں کے سہارے اٹھا کر اپنے ساتھ لگایا اور اس کو پانی پلا کر لٹا دیا

جبکہ حیا کو شاہ میر کے اتنے قریب آنے پر دل کی دھڑکن تیز ہوتے ہوئے محسوس ہوئی اور اپنا دل اسے اس کی نیلی آنکھوں میں ڈوبتا ہوا محسوس ہوا اس نے خود کو نارمل کرنے کے لیے آنکھیں موند لیں

تھوڑی ہی دیر میں حیا کے والدین وہاں آ گئے شاہ میر ان کے پاس تھوڑی ہی دیر وہاں رکنے کے بعد گھر چلا گیا

جبکہ عائشہ بیگم اور جیا تھوڑی دیر وہاں رکے اور رات زیادہ ہونے کے باعث انہیں بھی ملک صاحب نے گھر بھجوا دیا

اب ملک صاحب حیا کے پاس ہاسپٹل ٹھہرے تھے

جیا نے صبح فون کر کے نور کو بھی حیا کے ایکسیڈنٹ کے بارے میں بتا دیا تھا تو نور سے رہا نہ گیا اور وہ حیات بیگم کے ساتھ عائشہ بیگم کے گھر آ گئی

اب وہ سب اکھٹے ہاسپٹل پہنچے تھے

عائشہ بیگم آ کے حیا سے ملی اس کا حال پوچھا کیسی طبعیت ہے اب بیٹا وہ فکر مندی سے بولیں تو حیا نے جواب دیا کے ماما کے ماما آپ پریشان نہ ہوں آئی ایم او کے

میں بلکل ٹھیک ہوں اس طرح باقی سب نے بھی حیا کا حال پوچھا

نور نے حیا سے باتیں بھی کی تھیں جبکہ حیا کی نظریں بار بار دروازے کی طرف اٹھ رہی تھی کے شاید اب وہ دشمن جان آجائے جس کے انتظار میں وہ صبح سے تڑپ رہی تھی

تھوڑی ہی دیر میں حیا کو ہاسپٹل سے ڈسچارج کر دیا گیا اور وہ لوگ گھر کی طرف روانہ ہو گئے

حیا کافی مایوس تھی

آج نور اکیلے ہی یونیورسٹی آئی تھی حیا کو ابھی عائشہ بیگم نے یونیورسٹی جانے سے منع کیا تھا اور ریسٹ کرنے کا کہا تھا تاکہ وہ جلدی سے ٹھیک ہو سکے

نور ابھی لیکچر لے کر کینٹین کی طرف جا رہی تھی حرا اور آئزہ آج یونی نہیں آئی تھی نور ابھی ٹیبل پر بیٹھی کولڈ رنک اور سموسوں سے انصاف کر رہی تھے کہ اس کی ٹیبل پر کوئی اور بھی اس کے ساتھ آکر بیٹھا نور نے گھبرا کر سامنے دیکھا تو وہ شاہ زین تھا

نور نے کہا کے تمہیں ذرا بھی تمیز نہیں ہے تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا

ہاہاہا تم بچی ہو جو ڈر گئی اور آج وہ تمہاری دوست کہاں ہے تم اکیلی کیوں ہو

حیا کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے تمہارے ہی بھائی کی گاڑی سے اور تمہیں پتا ہی نہیں

شاہ زین نے کچھ سوچتے ہوئے کہا کہ بھائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اچھا تم مجھے اس کا نمبر دو تا کہ میں حیا کی عیادت کر لو ویسے بھی دوست ہے میری وہ

نور نے شاہزین کو نمبر دیا

یار نور ویسے تم کتنی بدتمیز ہو نا کب سے اکیلے اکیلے کھائی جا رہی ہو یہ نا کے بندہ کسی سے پوچھ ہی لے

تو تمہارے پاس پیسے تو ہونگے ہی جاؤ جا کے کینٹین سے لے لو

ویسے بھی مجھے Sharing پسند نہیں اور کھانے کے معاملے میں تو بلکل بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوہ اچھا اس کا مطلب تم بہت بھوکی ہو

ایسا نہیں ہے نور چڑ کر بولی

تم کب سے میرے سموسے پر نظر رکھے ہوئے ہوں کہی میرے پیٹ میں درد ہی نہ ہو جائے

نہیں میں تمہارے سموسے پر نہیں تم پر نظر رکھے ہوئے ہوں اور میری ان محبت بھری نظروں سے کچھ نہیں ہونے والا تمہیں

نور نے حیران ہوتے ہوئے اس کو دیکھا اور بولی کیا مطلب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کچھ نہیں شاہ زین بولا اور نور کی پلیٹ سے سموسا اٹھا کر کھانے لگا نور حیران ہوتے ہوئے اسے دیکھے جا رہی تھی

شاہ زین اس طرح کھاتے ہوئے اسے اچھا لگ رہا تھا پتہ نہیں کیوں لیکن نور کے دل سے شاہ زین کے لیے نفرت کم ہوتی جا رہی تھی

کھانے کے بعد اس نے نور سے پوچھا گھر کس کے ساتھ جاؤ گی نور جو کہی اور ہی گم تھی اس کے جواب نہ دینے پر شاہ زین نے اسے ذور سے پکارا۔۔۔۔۔۔ نووووور۔۔۔۔۔۔ نور نے اسے چونک کر دیکھا اور پوچھا کیا ہوا

میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں کس کے خیالوں میں گم ہوں

کس کے ساتھ گھر جاؤ گی۔۔۔۔۔۔ فرہاد کے ساتھ۔۔۔۔۔ فرہاد کا نام سن کر شاہ زین حیران ہوتے ہوئے ہو چھا کے وہ کون ہے۔۔۔۔ میرا بھائی۔۔۔ اتنے میں نور کو کسی کی کال آئی جو فرہاد کی تھی وہ اسے لینے آ چکا تھا

نور شاہ زین کو اللہ حافظ بول کر وہاں سے چلی گئی

سکینہ بیگم تیار ہو کر لاؤنچ سے گزر رہی تھی تو شاہ میر نے ان سے پوچھا کے ماما آپ کہاں جا رہی ہیں

تو سکینہ بیگم بولیں کے حیا کے گھر

میں بھی چلتا ہوں آپ کے ساتھ

اس کی گاڑی میری گاڑی سے ٹکرائی تھی اور میں گیا ہی نہیں عیادت کے لیے

وہ دونوں ساتھ ہی حیا کے گھر کی طرف روانہ ہوئے

حیا جو اپنے کمرے میں لیٹی مسلسل شاہ میر کو ہی سوچ رہی تھی اور اپنی حالت پر چڑ چڑی ہو گئی تھی کے یہ اسے کیا ہو گیا ہے

تو اس کے دل نے جواب دیا کہ اس کو شاہ میر سے محبت ہو گئی ہے

اس نے لاکھ اس بات کی نفی کی مگر اس کو آخر کار اپنے دل کے آگے ہار ماننی ہی پڑی

ابھی وہ شاہ میر کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی کے عائشہ بیگم نے اس کو سکینہ بیگم کے آنے کی اطلاع دی اور نیچے آنے کو بولا

تو حیا بھی اپنا حلیہ درست کر کے نیچے چلی گئی وہ بے دھیانی میں ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی تو سکینہ بیگم کے ساتھ شاہ میر کو دیکھ کر اس کو اپنی دھڑکنیں تیز ہوتی ہوئی محسوس ہوئی

سکینہ بیگم حیا سے اس کا حال پوچھا تو وہ بولی کے آنٹی اب پہلے سے بہتر ہوں

جبکہ شاہ میر

اس نے حیا سے اس کا حال پوچھا اور بولا کہ میں شرمندہ ہوں میری وجہ سے تمہیں اتنی تکلیف ہوئی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کوئی بات نہیں میں اب بہتر ہوں پہلے سے اور غلطی میری بھی تھی

وہ لوگ وہاں تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد جا چکے تھے

دن اپنی رفتار سے گزر رہے تھے نور اور شاہ زین میں کافی دوستی ہو گئی تھی اور ان دونوں کا آپس میں فون پر رابطہ بھی رہتا تھا

اور حیا بھی اب ٹھیک ہو گئی تھی اور اس نے یونیورسٹی جانا شروع کر دیا تھا

جبکہ دل میں ہر لمحہ شاہ میر کی محبت بڑھتی جا رہی تھے

اس بات کا ذکر اس نے نور کے علاوہ کسی سے نہ کیا تھا

نور ہمیشہ اس کے لیے یہی دعا کرتی تھی کے جسے وہ چاہتی ہے وہ اس کے حق میں بہتر ہو اور اس کی محبت اسے مل جائے

شاہ زین اپنے کمرے میں بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا کہ اس نے نور کو کال کی

ہیلو کیسی ہوں کل آؤ گی حیا کی برتھ ڈے پارٹی پر شاہ زین بولا تو نور نے کہا کیسی باتیں کرتے ہو میری دوست کو برتھ ڈے ہے اور میں نا جاؤں نا ممکن ہے جاؤں گی بھئی

ہاہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔ تمہیں فری میں کیک جو ملے گا شاہ زین بولا تو نور نے کہا میں بند کر رہی ہو فون اور کال کاٹ دی

پاگل شاہ زین نے فون کو دیکھ کر کہا اور ہنسنے لگا

آج حیا کی سالگرہ کی تقریب تھی جو اس کے گھر میں رکھی گئی تھی

نور بھی حیا کے گھر ہی تھی وہ پہلے ہی آگئی تھی حیا کہ کہنے پر حیا بہت خوش تھی اس نے سوچ لیا تھا کے آج وہ شاہ میر کو اپنے جذبات سے آگاہ کر دے گی

تقریباً سب مہمان آچکے تھے سوائے اس کے جس کا حیا کو بے صبری سے انتظار تھا

حیا نے آج بلیک کلر کی سلیولیس میکسی پہن رکھی تھی اور وہ بہت احتمام سے تیار ہوئی تھی

وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی

حیا سب کے ساتھ کھڑی باتوں میں مصروف تھی کہ اس کی نظر شاہ میر اور اس کی فیملی پر پڑی تو وہ ان کی طرف گئی او بہت گرم جوشی سے ان کا استقبال کیا

سب نے حیا کو برتھ ڈے وش کیا جبکہ شاہ میر تو حیا کے بدلے انداز دیکھ کر بہت حیران ہوا اور پھر اس کے عریاں بازوؤں کو دیکھ کر نظریں جھکا لیں

شاہ زین کی نظر مسلسل نور کو تلاش کر رہی تھی

نور نے پنک کلر کے فراک پہنا ہوا تھا اور بال کھولے سائیڈ پر دوپٹا لیے بہت خوبصورت لگ رہی تھی

شاہ زین کی نظر جب نور پر پڑی تو وہ تھوڑی دیر کے لیے اپنی نظریں اس پر سے ہٹانا بھول گیا

لیکن پھر جلد ہی سنبھل کر اپنی نظروں کا زاویہ بدل لیا

حیا نے کیک کاٹا اور سب لوگوں نے اس کو تحائف پیش کیے

حیا کی نظریں مسلسل شاہ میر کو تلاش کر رہی تھیں

جب اس نے دیکھا تو وہ ایک کونے میں کھڑا فون پر کسی سے باتوں میں مصروف تھا

حیا اس کے پاس گئی شاہ میر اس کی طرف متوجہ ہوا

شاہ میر مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے حیا بولی

جی کہئیے میں سن رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حیا جھجکتے ہوئے بولی شاہ میر میں آپ سے محبت کرنے لگی ہوں مجھے نہیں پتہ کہ یہ سب کیسے ہوا اور کیوں ہوا آپ سے محبت کرنا میرے بس میں نہیں تھا

کیا آپ میری محبت کو قبول کریں گے اور اس محبت کے سفر میں میرا ساتھ دیں گے وہ شاہ میر کے چہرے کے تاثرات دیکھے بنا ہی بولی جا رہی تھی جبکہ شاہ میر کا چہرہ غصے اور ضبط کی وجہ سے سرخ ہو رہا تھا

یہیں شاہ میر کا صبر جواب دے گیا تھا اس نے بری طرح چلا کر حیا کو چپ کروا دیا تھا

تمہیں کیا لگا حیا کے میں تم جیسی بے حیا لڑکی سے کوئی تعلق رکھنا چاہوں گا تو یہ تمہاری بہت بڑی غلط فہمی ہے حیا بی بی جتنا جلد ہو سکے اپنی یہ غلط فہمی دور کر لو

میں نے تم سے ذرا سی بات کیا کر لی تم خود کو مس ورڈ سمجھنے لگی

حیا آنسوؤں بھری آنکھوں سے شاہ میر کو دیکھ رہی تھی

اور بہت شکستہ آواز میں بولی کے شاہ میر مجھ میں کیا کمی ہے

شاہ میر نے حقارت بھری نظروں سے اسے دیکھا اور کہا کبھی تم نے خود پر غور کیا ہے کہ تم کیا ہو تم میں ایسی کوئی خوبی نہیں کے تم سے محبت کی جائے

محبت بہت پاکیزہ رشتہ ہے تم جیسی لڑکیاں ہی ہوتی ہیں جن کو وجہ سے محبت بدنام ہے

اپنے رب کو ناراض کر کے تم محبت ڈھونڈتی ہو

کبھی غور کیا ہے اپنے لباس پر تم نے

جو اپنے رب کو بھول گئی ہے جس نے اسے بنایا جس کی بدولت وہ آج زندہ ہے وہ اس رب سے محبت نہیں کرتی اس کو یاد نہیں کرتی

میں تو پھر عام سا انسان ہوں اور تم کہتی ہو محبت

تم آئندہ ایسی بات اپنے منہ سے مت نکالنا اور نہ ہی میرے سامنے آنا یہ کہ کر وہ رکا نہیں اور باہر کی طرف چلا گیا جبکہ حیا آنسوؤں بھری آنکھوں سے اس جاتا ہوا دیکھنے لگی

آج وہ ٹھکرائی گئی تھی

اس کی بری طرح تذلیل کی گئی تھی

آج وہ اسے حقیقت کا آئینہ دکھا گیا تھا

وہ اپنے کمرے میں جا کر رونے لگی

وہ سوچ رہی تھی کے وہ واقعی اللہ کو بھول گئی تھی

وہ کہہ رہی تھی کے میں اچھی لڑکی نہیں ہوں میں نے اللہ کو ناراض کیا شاہ میر نے ٹھیک ہی تو کہا کے اچھی لڑکیاں ایسی تھوڑی ہوتی ہیں

وہ شیشہ کے سامنے کھڑی اپنے آپ کو دیکھ رہی تھی

اب اسے اپنے لباس سے نفرت سی ہو رہی تھی

شاہ میر کی باتیں بار بار اس کے ذہن میں آ رہی تھیں

حیا رونے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نور نے حیا کو ادھر ادھر دیکھا وہ اسے کہی نظر نہ آئی نور عائشہ بیگم سے حیا کے بارے میں اس کا پوچھنے جانے لگی کے راستہ میں اسے شاہ زین نے روک لیا

کچھ لوگ تو نظر ہی نہیں آتے

نور اسے گھورے جا رہی تھی

شاہ زین بولا میں آپ سے بات کر رہا ہوں مس نور۔۔۔۔۔۔جی بولو۔۔۔۔۔۔پیاری لگ رہی ہو شاہ زین ۔۔۔۔۔۔اور کچھ۔۔۔۔۔۔۔۔اتنی تعریف کی ہے بندہ ٹھینکس ہی بول دیتا ہے

نور نے کہا ٹھینکس اور شاہ زین کو اگنور کرتے ہوئے وہاں سے چلی گئی جبکہ شاہ زین اس کے رویہ پر حیران تھا اور اپنے دل میں کچھ سوچتے ہوئے آگے بڑھ گیا

حیا خود کو کمپوز کر کے نیچے آئی تھی

تقریباً سب مہمان جا چکے تھے بس نور اور اس کی فیملی ہی رکی ہوئی تھی ابھی تک

اور فرہاد مسلسل حیا کو اوٹ پٹانگ باتیں کر کے تنگ کر رہا تھا جس کی وجہ سے وہ تنگ ہو جاتی چڑ جاتی

حیا بھی آ کے انہی کے ساتھ ہی بیٹھی تھی تو نور اس کی سرخ آنکھیں اور بدلے ہوئے انداز کو دیکھ کر پریشان ہوئی اور بعد میں پوچھنے کا سوچ کر فلحال چپ ہو گئی

اور تھوڑی دیر بعد وہ لوگ بھی اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے

نور راستہ میں حیا کو ہی سوچتی ہوئی آئی تھی

ساری رات رونے کی وجہ سے صبح حیا کو بہت تیز بخار ہو گیا تھا

عائشہ اور ملک صاحب کافی پریشان تھے

حیا نے نور کو کال کر کے کہا کے وہ آج یونی ورسٹی نہیں جائے گی

اور اپنی طبیعت کے بارے میں بھی بتایا اور کہا کے نور یونی ورسٹی سے واپسی پر اس کے گھر آ جائے

نور یونی ورسٹی گئی آج شاہ زین یونیورسٹی نہیں آیا تھا

نور اس کے نا آنے پر پریشان سی بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی کہ اس کے موبائل پر شاہزین کا میسج آیا

مجھے مس کر رہی ہو

نور حیران ہوئی اور جواب دیا نو۔۔۔۔ ہاہاہاہاوہ ہنسنے لگا اور بولا جھوٹ۔۔۔۔۔۔

نور نے میسج پڑھا اتنی دیر میں اس کے نمبر پر کال آئی جو حیا کی تھی

ڈرائیور کو بھجوادیا ہے تم اسی کے ساتھ آجاؤ میرے گھر حیا بولی

نور حیا کے پاس بیٹھی تھی کے حیا کا فون بجنے لگا

شاہ زین کی کال تھی

اس نے حیا سے اس کی طبیعت کا پوچھا

اور اس سے تھوڑی دیر بات کرنے کے بعد فون بند کر دیا

شاہ زین جو کہ لاؤنج میں بیٹھا تھا جبکہ شاہ میر سکینہ بیگم کی گود میں سر رکھ لیٹا تھا وہ ابھی آفس سے گھر آیا تھا

شاہ زین نے سکینہ بیگم کو حیا کی طبیعت کا بتایا جبکہ شاہ میر کے اندر حیا کا نام سن کر نا گواری کی لہر دوڑ گئ

اور وہ اٹھ کر اپنے کمرے

میں چلا گیا

تین مہینے بعد

ان تین مہینوں میں بہت کچھ بدل گیا تھا نور شاہ زین سے محبت کرنے لگی تھی شاہ زین نے نور کے گھر رشتہ بھیجا تھا جو بخوشی قبول کر لیا گیا تھا

حیا نے خود کو مکمل طور پر تبدیل کر لیا تھا شاہ میر کی باتوں نے اس پر گہرا اثر چھوڑا تھا

حیا کے دل میں شاہ میر کی محبت آج بھی موجود تھی

اس نے کبھی نماز نہیں پڑھی تھی

اب وہ نماز کے ساتھ تہجد بھی پڑھنے لگی تھی

وہ ہر نماز میں شاہ میر کو اس کا محرم بن جانے کی دعا مانگتی تھی

اس کی ڈریسنگ بالکل بدل گئی تھی

شاہ میر کی باتوں نے اس کے دل میں اللہ کا خوف اور اس کی محبت ڈال دی تھی

نور نے بھی اسے بہت سمجھایا تھا

حیا بظاہر تو خوش رہتی تھی مگر وہ ٹوٹ چکی تھی

حیا کیوں اداس ہو نور نے کہا

اداس نہ ہوں تو خوش ہوں کیا

ہاں تمہیں خوش ہونا چاہیے حیا

حیا نے حیران ہوتے ہوئے اسے دیکھا اور پوچھا کیوں

کیوں کہ یہ فیصلہ اللہ کا تھا تمہارے لیے نور نے کہا

حیا تمہاری امی تمہیں کتنا پیار کرتی ہیں؟ کیا وہ کبھی تمہارے لیے کوئی غلط فیصلہ کریں گیں؟

بہت پیار کرتی ہیں اور وہ ایسا کبھی نہیں کریں گی

ویل! حیا اب سوچو اللہ تعالیٰ جو ہمیں ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتے ہیں یہ ان کا فیصلہ تھا تو یہ تمہارے لیے غلط ہو ہی نہیں سکتا اسی میں تمہاری بہتری ہے حیا وہ اپنے بندے کو کبھی ایسے اکیلا نہیں چھوڑتا

حیا تم دعا کی کرو اگر شاہ میر تمہارے نصیب میں ہے تو وہ تمہیں ضرور ملے گا اگر وہ تمہارے لیے بہتر ہے تو وہ تمہیں ضرور ملے گا

تم بس پریشان مت ہوا کرو دعا میں بہت طاقت ہوتی ہے حیا اور مجھے یقین ہے تمہاری دعائیں ایک دن ضرور پوری ہو گیں

صیح وقت کا انتظار کرو

حیا اب نور کی باتیں سن کر تھوڑا ریلیکس ہوئی تھی

نور اور شاہ زین کی منگنی کی تیاریاں ذور و شور سے ہو رہی تھی

حیا بھی سب کچھ بھول کر تیاریوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی تھی

نور بہت خوش تھی

آج نور اور شاہ زین کی منگنی تھی

حیا نور کے ساتھ اسے پارلر لے گئی تھی

وہ دونوں اب تیار ہو چکی تھی

آج صبح سے شاہ زین نے نور کو کال نہیں کی تھی

ایک میسج کیا تھا بس جس کا وہ جواب نہ دے سکی

حیا نے وائٹ کلر کے فراک کے ساتھ چوڑی دار پاجامہ پہنا ہوا تھا اور لال رنگ کا دوپٹہ کندھے پر پھیلایا ہوا تھا سرخ رنگ کا خوبصورت حجاب سر پر اوڑھے وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی

نور نے خوبصورت سا پیچ کلر کا گرارہ زیب تن کر رکھا تھا اور لائٹ سا میک اپ کیے جولری کے ساتھ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی

ساری تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں

حیا نور کو گھر لے آئی تھی

حیا کی فیملی بھی آ چکی تھی

مگر ابھی تک

شاہ زین اپنی ماما کے کمرے میں گیا جو منگنی کی تقریب میں جانے کے لیے کپڑوں کا انتخاب کر رہی تھیں شاہ زین ایک دھماکہ کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا تو سکینہ بیگم چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگیں

ماما مجھے آپ سے بات کرنی ہے

---جی بولو اب کیا ہو گیا ہے-----

ماما میں یہ منگنی نہیں کر سکتا

تم پاگل ہر گئے ہو شاہ زین یہ کیسا مذاق ہے تم یہ کیا بول رہے ہو جا کر جلدی سے تیار ہو جاؤ تم پہلے ہی لیٹ ہو چکے ہیں ہم

ماما یہ کوئی مذاق نہیں مجھے منگنی نہیں کرنی یہ بس یہ کہتا ہوا وہ کمرے سے چلا گیا

اور سکینہ بیگم پیچھے اسے پکارتی رہ گئیں

شاہ زین گاڑی میں بیٹھ کر زن سے گاڑی اڑا لے گیا

سکینہ بیگم پریشانی کی حالت میں ادھر اودھر ٹہل رہی تھی کے انہیں شاہ میر اپنی طرف آتا ہوا دکھائی دیا

ماما آپ لوگ کب تک تیار ہونگے پہلے ہی ہم بہت لیٹ ہو گئے ہیں

سکینہ بیگم شاہ میر کو پریشان نظر آئیں

اور یہ شاہ زین کہا ہے

سکینہ بیگم نے شاہ میر کو سب بتایا تو وہ حیران ہوا

آپ فکر مت کریں میں کرتا ہوں پتا ماما

اس نے شاہ زین کو کال کی جس کا نمبر بند جا رہا تھا

اس نے اس کے دوستوں سے بھی شاہ زین کا پتہ کروایا لیکن اس کی کوئی خبر نہ ملی

وہ سب بہت پریشان تھی خان صاحب کو جب یہ سب پتہ چلا تو وہ سکینہ بیگم پر خوب غصہ ہوئے

کہ یہ سب تمہاری دی ہوئی ڈھیل کا نتیجہ ہے

شاہ میر تم ان لوگوں کو فون کر دو اور سب بتا دو

ان سے معذرت بھی کو

یا میرے اللہ یہ کیا ہو رہا ہے خان صاحب نے کہا

شاہ میر پریشان سا ان کی طرف دیکھ رہا تھا

وہ ہمیشہ نور کو اپنی بہن کی نظر سے دیکھتا آیا تھا اور آج نور کے ساتھ یہ سب اس سے برداشت نا ہو رہا تھا

اور کرنے والا تھا بھی اس کا اپنا بھائی

لڑکے والوں کے نا آنے کی وجہ سے وہ سب لوگ بہت پریشان تھے

اور مہمان بھی کافی وقت ہو جانے کی وجہ سے طرح طرح کی باتیں کر رہے تھے

ملک صاحب، صدیقی صاحب اور ان کے عزیز دوست چوہدری رفاقت صاحب سب ایک ساتھ بیٹھے لڑکے والوں کا انتظار کر رہے تھے

صدیقی صاحب کافی پریشان نظر آ رہے تھے

اتنے میں صدیقی صاحب کو کال آئی اور پھر ایک دم پریشان ہو گئے

ملک صاحب نے ان سے پوچھا کہ کیا ہوا ہے کس کا فون تھا

تو انہوں نے شکستہ انداز میں کہا کہ سب کچھ برباد ہو گیا ہے اب میں کسی کو کیا منہ دکھاؤں گا لڑکے والوں نے آنے سے انکار کر دیا ہے

لڑکے نے منگنی کرنے سے انکار کر دیا ہے

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں صدیقی نور بیٹی کی منگنی آج ہی ہو گی انشاللہ چوہدری صاحب نے کہا

صدیقی میں تم سے اپنے بیٹے شہریار کے لیے نور کا ہاتھ مانگتا ہوں کیا تم مجھے اس قابل سمجھتے ہو کہ میں نور کو اپنے گھر کی بیٹی بناؤں

مجھے بھلا کیا اعتراض ہو گا شہریار دیکھا بھالا بچا ہے

آپ ایک دفع شہریار سے پوچھ لیں

مجھے اپنے بیٹے پر پورا بھروسہ ہے وہ کبھی انکار نہیں کرے گا چوہدری صاحب نے کہا کہ آپ نور بیٹی سے پوچھ لیں تب تک میں فاطمہ اور شہریار کو بتا دوں

شہریار ماں باپ کا اکلوتا بیٹا ہے

امی آپ کیسے کسی سے بھی میری منگنی کروا سکتی ہیں آخر میری مرضی بھی کوئی پوچھ لے میں کیا چاہتا ہوں

نور مجھے خود بہت پسند ہے اچھی لڑکی ہے وہ اب تم چپ رہو اور اپنی حالت درست کرو تمہارے بابا بھی یہی چاہتے ہیں

حیا جو نور کو کب سے تسلیاں دے رہی تھی لیکن نور کا دل کسی طور پر

مطمئن نہیں ہو رہا تھا

اتنے میں صدیقی صاحب کمرے میں داخل ہوئے

اور آ کر نور کے پاس بیٹھ گئے

نور کو سب بتایا اور اسے کہا کے اگر میں تمہارے بارے میں ایک فیصلہ کروں تو کیا تم اپنے باپ کا مان رکھو گی

نور جو نم آنکھوں سے انہیں دیکھ رہی تھی اثبات میں سر ہلایا

صدیقی صاحب کے جانے کے بعد نور حیا کے گلے لگ کے رونے لگی اسے شاہ زین کی باتیں یاد آ رہی تھی

ایسا کیوں کیا حیا اس نے میرے ساتھ

وہ روئے جا رہی تھی

میں نے تو اس کو دعاؤں میں مانگا تھا اللہ نے ایسا کیوں کیا حیا

اللہ سے ضد تو نہیں لگائی جاتی نور

اس کی تو بس مانی جاتی ہے میری جان

تو کیا ہوا جو تم نے مانگا اس نے نہ دیا کیا پتہ بہتر وقت میں وہ تمہیں مل جائے یا اس سے بہتر تمہارے نصیب میں ہو

اتنے میں حیات بیگم کمرے میں داخل ہوئی نور پریشان نہیں ہو میری جان شہریار بہت اچھا لڑکا ہے چلو اب حلیہ ٹھیک کرو اور باہر آؤ سب انتظار کر رہیے تمہارا

حیا نور کو لے کر باہر گئی

منگنی کی سب رسمیں خوشی خوشی ہوں چکی تھی فاطمہ بیگم کافی خوش تھیں اور باقی سب بھی خوش تھے سوائے نور اور شہریار کے

نور گھٹنوں میں سر دیئے نیچے قالین پر بیٹھی کب سے رونے میں مصروف تھی کہ اچانک اس کے فون کی گھنٹی بجی تو اس نے اگنور کیا لیکن جب مسلسل فون بجتا رہا اس نے اٹھا کر دیکھا تو شاہ زین کا نام سکرین پر جگمگاتا دیکھ کر اس نے کال ریسیو کی

ہیلو کیسی ہو نور بی بی کیسا لگا میرا سرپرائز شاہزین نے ہنستے ہوئے کہا تو نور جس کی آوز سے معلوم ہو رہا تھا کے وہ بہت رو چکی ہے

جو شاہ زین نے بھی محسوس کیا تھا

کیوں کیا ایسا میرے ساتھ تم نے شاہ زین کیا ملا یہ سب کر کے تمہیں

شاہ زین بولا

سکون ملا نور مجھے سکون

کسی کا سکون برباد کر کے تم کہے رہے ہو کہ تمہیں سکون ملا تو غلط سوچتے ہو تم آخر کیا غلطی تھی میری جو اتنا بڑا دھوکا دیا تم میرے جذبات سے کھیلے ہو

تمہاری وجہ آج میرے ماں باپ کا سر جھکا نور نے چلا کر غصہ سے کہا تو شاہ زین نے قہقہہ لگایا یہ سب تمہاری غلطی کی سزا ہے تم نے سب کے سامنے مجھے تھپڑ مار کے بے عزت کیا تھا اب یہ سب بھی تم خود برداشت کرو

خدا سے ڈرو اگر تمہاری کوئی بہن ہوتی تو اس کے ساتھ کوئی ایسا کرتا تو کیا برداشت کرتے تم دیکھ سکتے کے بھرے مجمعے میں تمہارے ماں باپ کی عزت تار تار کر دی جائے اور لوگ طرح طرح کی باتیں اور طنز کریں نہیں شاہ زین تمہیں اس سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ یہ سب میں نے برداشت کیا ہے

میں نہ اس تھپڑ کی معافی مانگ لی تھی تم سے اور ہاں وہاں میری جگہ اگر کوئی اور لڑکی بھی ہوتی تو ایسا ہی کرتی

تم نے رسوا کیا ہے مجھے میرے ماں باپ کی عزت تار تار کر دی

لیکن میں اللہ کے بعد شہریار کی شکر گذار ہوں جس نے مجھے اپنایا اپنا نام دیا تو میرے ماں باپ سر اٹھانے کے قابل ہوئے

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی یہ کہہ کر نور نے فون بند کر دیا اور پھوٹ کر رونے لگی

نور کی باتیں سن کر شہریار سن سا ہو گیا تھا اس کو تھوڑی دیر کے لیے شرمندگی محسوس ہوئی لیکن پھر اس نے سر جھٹک دیا اور گھر کی طرف روانہ ہوا

شاہ زین جب گھر پہنچا تو اسے سب لوگ لاؤنج میں بیٹھے نظر آئے وہ ان کو نظر انداز کر کے اپنے کمرے کی جانب جانے لگا خان صاحب نے اس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کے صاحب زادے ذرا ادھر تو آئیں یہ آپ نے کیا گل کھلائے ہیں اگر ایسا ہی کرنا تھا تو پہلے منگنی کے لیے ہاں کیوں کی ہمیں وہاں کیوں بھیجا کیا ملا تمہیں

ڈیڈ میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا بہتر ہے اس گھر کا کوئی فرد بھی مجھ سے اس بارے میں بات نہ کرے

اس بات پر خان صاحب کا ہاتھ اٹھا تھا اور شاہ زین کے گال پر نشان چھوڑ گیا تھا

شاہ زین نے بے یقینی سے ان کی طرف دیکھا اور اور غصہ میں اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

نشا جو اپنے فون پر واٹس ایپ اوون کیے سٹیٹس دیکھ رہی تھی تبھی اس کے سامنے شہریار کی کزن سانیہ کا سٹیٹس آیا جس میں شہریار اور نور کی تصویر ایک ساتھ تھی

جو فاطمہ بیگم نے اس کو بھیجی تھی اور وہ اس نے سٹیٹس پر لگادی تھی

سٹیٹس پر تصویر کے ساتھ اس نے کیپشن میں لکھا تھا کہ بہت بہت مبارک ہر شہریار بھائی منگنی کی

نشا نے جب یہ سب دیکھا تو وہ دنگ رہ گئی اور اس نے شدید غصہ میں شہریار کو کال کی

اور تیسری بیل پر کال ریسیو کرلی گئی تھی

شہریار یہ کیا ہے ایسا کیسے کرسکتے ہو تم میرے ساتھ

محبت کے دعوے مجھ سے اور منگنی کسی اور سے

ایسا کچھ بھی نہیں ہے نشا میں محبت بھی تم سے کرتا ہوں اور شادی بھی تم سے ہی کروں گا میں اس لڑکی کو جانتا تک نہیں ہوں وہ منگنی میں نے بس وقتی طور پر کی میں بے بس ہو گیا تھا

اور کیا کرتا میں جلد ہی وہ منگنی ختم کردوں گا شہریار نے نشا کو بہت مشکل سے مطمئن کیا تھا جو بلکل بھی مطمئن ہونے کو تیار نہ تھی

آئی لو یو میں بس تم سے پیار کرتا ہوں تمہارے علاوہ نہ میری زندگی میں کوئی ہے اور نہ کبھی آئے گا

کچھ دنوں بعد

حیا اور نور دونوں کلاس لے کر باہر آئیں اور کینٹین کی طرف چلی گئیں

ابھی وہ لوگ بیٹھی سموسوں اور بریانی کے ساتھ انصاف کر رہی تھی کہ شاہ زین کینٹین میں داخل ہوا تو اس کی نظر نور پر پڑی تو وہ واپس پلٹنا بھول گئی وہ بے اختیاری میں نور کو دیکھنے لگا

جو کے کالے رنگ کے کپڑوں میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی نور نے کسی کی نظروں کی تپش خود پر محسوس کی تو نظریں اٹھا کر دیکھا تو شاہ زین کو خود کو دیکھتے ہوئے پایا

شاہ زین ہڑبڑا کر سیدھا ہوا نور نے نفرت سے اس کی طرف سے نگاہیں پھیر لیں اور حیا کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے اٹھ کر شاہ زین پر ایک نفرت بھری نگاہ ڈالتی ہوئی چل دی جبکہ شاہ زین کو اس کی نفرت بھری نگاہوں سے بہت تکلیف ہوئی تھی اور وجہ جاننے سے وہ خود بھی قاصر تھا

میں اس لڑکی سے شادی نہیں کر سکتا بابا سائیں

شہریار نے چوہدری صاحب سے کہا تو وہ نے اسے غصہ سے دیکھا اور کہا کے شادی تو تمہاری وہی ہو گی

اس خیال کو اپنے ذہن اور دل سے نکال دو کے میں تمہاری شادی کہی اور کرواؤں گا

وقت اپنی رفتار سے گذر رہا تھا نور خود کو کافی حد تک سنبھال چکی تھی اس کی اب تک شہریار سے کوئی بات نہ ہوئی تھی

فاطمہ بیگم اکثر ان کے گھر آتی جاتی رہتی جبکہ وہ چاہتیں کے جلد از جلد نور کو بیاہ کے اپنے گھر لے جائیں

نور کے گھر والوں کو یہ اکثر کہتی رہتی تھیں کے اب وہ شادی کی تاریخ رکھ دیں جبکہ نور کے گھر والوں کا کہنا تھا کے نور کی پڑھائی مکمل ہونے پر ہی شادی کر دیں گے

نور فاطمہ بیگم کو بہت پسند آئی تھی

پچھلے کچھ دنوں سے ملک صاحب کو اپنی طبیعت کچھ بوجھل سی لگ رہی تھی اس بات کا انہوں نہ گھر والوں سے ذکر نہ کیا تھا جس کا نتیجہ یہ نکلا تھا کے آج صبح آفس جاتے ہوئے ان کو شدید قسم کا ہارٹ اٹیک ہوا تھا

اس وقت وہ ہاسپٹل میں تھے

نور کے ماما بابا بھی یہ خبر سنتے ہی ہاسپٹل پہنچ گئے تھے نور حیا کو مسلسل تسلی دے رہی تھی

وہ سب بہت پریشان تھے

آخر چوبیس گھنٹے کے طویل انتظار کے بعد ملک کے صاحب کے خطرے سے باہر ہونے کی خبر سنائی تھی تو سب کی جان میں جیسے جان آئی تھی

حیا جو ہاسپٹل کے پرئیر روم میں نماز پڑھ رہی تھی نور نے آکر اس کو ملک صاحب کی طبیعت کی اطلاع دی تو وہ نور کے گلے لگ کر رو دی

اس نے اللہ کا شکر ادا کیا نور نے اسے تسلی دی

جیا اور عائشہ بیگم بھی کافی پریشان تھے

جیا تم کب سے جاگ رہی ماما اور فرہاد کے ساتھ تھوڑا ریسٹ کر لو ہم لوگ ہیں یہاں پر

جیا جو پریشان سی بیٹھی تھی کچھ نہیں ہو گا جیا انکل اب بہتر ہیں اور انشاللہ جلد ہی بالکل ٹھیک ہو جائے گے

پوری رات سے جاگ رہی تم تو جیا نور کے کہنے پر ان کے ساتھ چلی گئی تھی

آج ان کو ہاسپٹل میں دوسرا دن تھا خان صاحب اور شاہ میر ایک ساتھ بیٹھے تھے کہ خان صاحب بولے شاہ میر پتا کرو ابھی تک آئے نہیں ملک صاحب اتنے لیٹ کیوں ہو گئے پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا

ملک صاحب اور خان صاحب کے بزنس پارٹنر تھے اور ان کے ایک دوسرے سے کافی اچھے تعلقات تھے

شاہ میر نے ملک صاحب کے نمبر پر کال کی

ملک صاحب کا فون حیا کے پاس تھا دوسری بیل پر کال ریسیو کر کی گئی تھی

اسلام و علیکم شاہ میر نے سلام کیا

حیا جو اس کی آواز پہچان چکی تھی سلام کا جواب دیا جبکہ لڑکی کی آواز سن کر شاہ میر چونک گیا کہ میں نے تو ملک صاحب کو فون کیا تھا اس نے موبائل کی طرف دیکھا سکرین پا انہیں کا نام تھا

مجھے ملک صاحب سے بات کرنی ہیں کیا آپ ان سے میری بات کروا دیں گی شاہ میر بولا

بابا کی طبیعت خراب ہے انہیں ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور وہ اس وقت ہاسپٹل میں داخل ہیں

اوہ

اب کیسے ہیں انکل؟

شاہ میر بولا

بہتر ہیں پہلے سے اب وہ خطرے سے باہر ہیں الحمدللہ

یہ کہہ کر اس نے فون رکھ دیا

شاہ میر حیا کی بات سن کر پریشان ہو گیا اور پھر خان صاحب کو بتائی یہ بات

ہمیں چلنا چاہیے ان کی عیادت کے لیے وہ میرے عزیز دوست بھائیوں کی طرح ہیں تم ہاسپٹل کا نام پوچھو اور شام کو مجھے لے کر چلو خان صاحب نے کہا

ٹھیک ہے بول کر شاہ میر اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا

حیات بیگم نے ملک صاحب کے لیے سوپ اور ان لوگوں کے لیے لنچ بنا کر بھیجا تھا

جو کہ فرہاد اور جیا لے کر آئے تھے

حیا ملک صاحب کے ساتھ بیٹھی ان کو سوپ پلا رہی تھی عائشہ بیگم بھی ساتھ ہی بیٹھی تھیں

جبکہ نور اور جیا باہر تھے

دروازہ ناک ہونے پر حیا نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو سامنے ملک صاحب اور شاہ میر کو کھڑا دیکھ کر سلام کیا اور انہیں اندر آنے کا بولا

شاہ میر تو حیا کی ڈریسنگ دیکھ کر بہت حیران ہوا تھا جس نے سر پر کالے رنگ کا حجاب اور سفید رنگ کی لمبی پیروں تک آتی فراک پہنی ہوئی تھی اور سفید رنگ کا دوپٹا کندھوں پر پھیلایا ہوا تھا

شاہ میر نے یہ سوچ کر سر جھٹک دیا کے شاید یہ اس کا کوئی نیا ڈرامہ ہو

حیا تھوڑی دیر ان لوگوں کے پاس بیٹھنے کے بعد وہاں سے اٹھ کر باہر چلی گئی

ملک صاحب جو کسی سوچ میں ڈوبے تھے خان صاحب نے ان سے پوچھا کے کیا ہوا کن سوچو میں ڈوبے ہو

تو ملک صاحب نے ان کی طرف دیکھا اور بولے تو ملک صاحب نے کہا کے کچھ نہیں یار بس حیا کی وجہ سے پریشان ہوں چاہتا ہوں کے جلد از جلد اس کے فرض سے سبکدوش ہو جاؤں جیا کی تو بات بچپن میں ہی فرہاد سے

طے ہو چکی تھی حیا کی طرف سے میرا دل مطمئن ہے صدیقی صاحب بھائیوں کی طرح ہیں مگر حیا کی مجھے فکر لگی رہتی ہے میری زندگی کا کیا بھروسہ کب دغا دے جائے

ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں ملک صاحب حیا بہت اچھی بچی ہے اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں حیا کو اپنے شاہ میر کی دلہن بنانا چاہتا ہوں میری تو کب سے یہ خواہش تھی شاہ زین نے جو کیا وہ بہت غلط تھا مگر شاہ میر اس سے بہت مختلف ہے

شاہ میر کو تو یہ بات سن کر ایک دھچکا لگا تھا وہ بے یقینی کے عالم میں اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا

ملک صاحب اتنا اچھا رشتہ مل جانے پر خوش تھے

شاہ میر بیٹا مجھے پتا ہے تم میرے فیصلے سے انکار نہیں کرو گے لیکن اگر پھر بھی تمہیں میرے فیصلے پر کوئی اعتراض ہے تو بتا دو شاہ میر کافی سمجھدار تھا اس نے اپنے باپ کا مان رکھنے کے لیے کہا کے مجھے آپ کا ہر فیصلہ قبول ہے آپ کا جو فیصلہ میرے لیے ہو گا میں جانتا ہو بہتر ہی ہو گا

یہ کہتے ہی وہ ضروری کال آنے کا کہہ کر باہر کی طرف چلا گیا

نور تم کیوں رو رہی ہو چپ کر جاؤں نور

دیکھوں میں ہوں نا تمہارا شاہ زین نور میں محبت کرتا ہوں تم سے مجھ سے دور مت جاؤں نور کہا جا رہی ہو نور مجھے معاف کر دو

وہ جا چکی تھی

شاہ زین ایک دم چونک کے اٹھ بیٹھا یہ اس کا خواب تھا

خان صاحب میری آپ سے ایک اور گذارش ہے کہ میں حیا کی شادی جلد سے جلد کرنا چاہتا ہوں

تو خان صاحب نے کہا کے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے آپ ٹھیک ہو جائیں پھر ہم شادی کی تاریخ طے کر لیں گے

کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد خان صاحب اور شاہ میر چلے گئے تھے جبکہ ملک صاحب نے حیا اور باقی سب کو اس بارے میں بتایا اور حیا سے اس کی مرضی بھی تو اس نے اپنے باپ کی طبیعت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہاں میں جواب دیا

حیا دل میں ایک طرف شاہ میر کے مل جانے پر خوش تھی اور دوسری طرف اس کی خود سے نفرت کرنے پر بہت دکھی اور حیران بھی تھی کے شاہ میر اس سے شادی کرنے کے لیے راضی کیسے ہوا

نور کو جب اس بات کا پتا چلا تو وہ اس بات کو کے کر کافی خوش اور حیا کی شادی کا سن کر کافی ایکسائیٹیڈ بھی تھی اس کی اکیلی ایک ہی تو دوست تھی اور وہ تھی حیا اور اس کے بہت سے ارمان تھے جو اسے حیا کی شادی پر پورے کرنے تھے

وہ شاہ میر کو شروع سے ہی بہت اچھا سمجھتی تھی اور وہ جانتی تھی کے شاہ میر شاہ زین سے بہت مختلف ہے

ملک صاحب ڈسچارج ہو کر گھر آ گئے تھے اور اب ان کی طبیعت بھی کافی سنبھل چکی تھی

انہوں نے اس ویکینڈ پر شاہ میر کی فیملی کو گھر بلایا تھا تاکہ جلد از جلد تاریخ طے کر سکیں

حیا نے نور کو کال کی اس کے گھر میں صبح سے تیاریاں ہو رہی تھیں

آج شاہ میر کی فیملی نہ آنا تھا حیا نور سے باتیں کر رہی تھی

نور میں کافی پریشان اور کنفیوزڈ ہوں اس نے ہاں کیسے کر دی مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ میں خوش ہوں یا اداس

حیا اللہ پر بھروسہ رکھو سب بہتر ہو گا تمہیں خوش ہونا چاہیے اللہ نے تمہاری دعائیں سن لیں ہیں شاہ میر مل رہا ہے تمہیں وہ بھی محرم بن کے یہی چاہتی تھیں نا تم

اب فضول کچھ مت سوچو شادی زندگی میں ایک بار ہوتی ہے انجوائے کرو

اچھا نور تم آج آ رہی ہو میرے گھر مجھے نہیں پتا اگر تم نا آئی تو میں تم سے بات نہیں کرو گی اور تمہیں اپنی شادی پر بھی نہیں بلاؤ گی😂😂😂😂

میں بن بلائے آ جاؤ گی حیا میڈم نور نے کہا تو وہ دونوں ہنس دیں

میں کوشش کروں گی آنے کی یہ کہہ کر نور فون بند کر چکی تھی

نور شکر ہے تم آ گئی وہ لوگ بھی بس آنے والے ہونگے

آپ بلائیں اور ہم نہ آئیں ایسا ہو سکتا ہے نور نے کہا تو حیا بولی بس بس زیادہ نہیں اتنا فورس کرنے پر آئی ہو تم اور وہ دونوں حیا کے کمرے کی جانب بڑھ گئیں

مہمان آچکے تھے جس میں شاہ زین خان صاحب اور سکینہ بیگم تھے جبکہ شاہ میر کو ان لوگوں نے گھر پر رہنے کا بولا تھا

سب بڑے ڈرائنگ روم میں بیٹھے شادی کی تاریخ طہ کر رہے تھے جبکہ شاہ زین بھی وہی ایک طرف صوفے پر بیٹھا تھا

اور ایک ہفتے بعد کی تاریخ اکھ دی گئی تھی

سب بڑے بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ شاہزین کو کال آئی اور وہ کال سننے باہر کی جانب چلا گیا

ابھی وہ کال سن کر واپس آرہا تھا کہ اسے حیا اور نور کی آوازیں سنائی دیں تو بے اختیاری میں اس کی قدم وہی رک گئے

وہ ان کی باتیں سننے لگا نور جو مسلسل حیا کو شاہ میر کا نام لے کر چڑا رہی تھی تو حیا بولی اب تم شرافت سے چپ ہو جاؤ ورنہ میں نے شہریار بھائی کو فون کر کے کہنا ہے کے وہ تمہیں آج ہی رخصت کروا کر لے جائیں کیونکہ کے تمہیں ان کی بہت یاد ستاتی ہے اور تم ہر وقت ان کے خیالوں میں کھوئی رہتی ہو اور ہمیں بہت تنگ کرتی ہو

حیا تو نور کو چپ کروانے کے لیے پتا نہیں کیا کیا بول گئی تھی

خبر دار حیا کی بچی جو تم نے ایسا کچھ بھی کیا تو میں تمہیں کچا چبا جاؤں گی

اس کی بات پر حیا اور جیا نے زوردار قہقہہ لگایا شاہ زین جو باہر کھڑا ان کی باتیں سن رہا تھا اس کو نور کا نام کسی اور کے ساتھ منصوب ہوتے دیکھ بہت غصہ آیا اور جلن کا احساس ہوا

جب کہ اس کا دل چیخ چیخ کر یہ بات اس سے کہتا تھا کہ وہ پہلے دن سے ہی نور سے محبت کرتا ہی مگر اس نے بدلہ کی آس میں اس سب کو ماننے سے انکار کر دیا تھا لیکن آج نور کا نام کسی اور کے ساتھ سن کر اسے جو تکلیف ہوئی تھی اس نے اسے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا تھا اور اسے احساس ہوا تھا کہ وہ نور سے محبت کرتا ہے اس نے جو کیا وہ بہت غلط تھا مگر اب بہت دیر ہو چکی تھی

شاہزین کے کیے کی معافی اس کے والدین سب سے مانگ چکے تھے تو اب سب اسے ایسے ٹریٹ کرتے تھے کے وہ سب بھول گئے ہیں ❤

شادی کی تیاریاں دونوں گھروں میں اپنے زوروشور سے جاری تھیں سب لوگ تیاریوں میں مصروف تھے

حیا بہت پریشان تھی کے شاہ میر کا رویہ شادی کے بعد اس کے ساتھ پتہ نہیں کیسا ہو

آج کا دن کافی افراتفری سے شروع ہوتا کیونکہ کل مہندی تھی اور سب ہی بہت مصروف تھے

جبکہ نور بھی صبح سے حیا کے گھر پر ہی تھی

شادی کا جوڑا لینے نور اور حیا کو شاہ میر کے ساتھ جانا تھا

سکینہ بیگم کام کافی ہونے کی وجہ سے ساتھ نہ گئی تھی

جوڑے ان کے ہی ڈیزائن کیے ہوئے تھے

وہ چاہتی تھیں حیا سب اپنی پسند کا لے شاہ میر نے پہلے تو جانے سے انکار کر دیا تھا لیکن سکینہ بیگم کے بہت اسرار کرنے پر وہ ساتھ جانے کو تیار ہو گیا تھا

وہ باہر گاڑی میں بیٹھا حیا اور نور کا ویٹ کر رہا تھا نور کو کال کر کے اس نے اپنے آنے کی اطلاع دی تھی ابھی اسے بیٹھے ہوئے پانچ منٹ ہی گزرے تھے کے حیا جس نے گاؤن پہنا ہوا تھا ساتھ نور بھی تھی حیا نے حجاب اوڑھ رکھا تھا

نور جلدی سے گاڑی کی پچھلی سیٹ کا دروازہ کھول کر اس میں بیٹھ گئی جبکہ حیا بھی نور کے ساتھ بیٹھنے لگی تو نور نے دروازہ بند کر دیا اور بولی کے حیا تم شاہ میر بھائی کے ساتھ ہی بیٹھو اچھا تھوڑی لگتا ہے ہم دونوں پیچھے بیٹھیں

شاہ میر بھائی ہمارے ڈرائیور تھوڑی ہیں حیا کو مجبوراً شاہ میر کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھنا پڑا

اس نے بیٹھتے ہی شاہ میر کو دھیمے لہجے میں سلام کیا تو شاہ میر جو پہلے اس کا حلیہ اور اب اس کے اتنے دھیمے لہجے کو دیکھ کر حیرت زدہ تھا اپنی حیرت کو چھپاتے ہوئے سرد مہری میں جواب دیا اور آ گاڑی آگے بڑھا دی

شاہ میر بھائی ہمیں تو کچھ پسند نہیں آ رہا آپ ہی کچھ دیکھیں نہ نور نے کہا تو شاہ میر نور کی بات پر چونکا اور کہا کہ میں تو نور نے کہا جی آپ اور ویسے بھی حیا نے آپ کے ساتھ رہنا ہے تو اب تو آپ کی پسند ہی چلے گی اور ہنسنے لگی

شاہ میر نے ایک لہنگا جو اس کی نظروں کے سامنے اچانک ہی آیا تھا اور خوبصورت بھی بہت وہ لے لیا تھا

تم لوگوں نے کچھ کھانا ہے شاہ میر نے نور سے پوچھا حیا بھی ساتھ ہی تھی تو حیا نے کہا کہ نہیں اب بس گھر چلیں بہت دیر ہو چکی ہے پہلے ہی اس کو شاہ میر کا وقت ضائع کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا

شاہ میر کے رویہ سے وہ جان گئی تھی کے اس کو زبردستی بھیجا گیا ہے

#مہندی

آج مہندی تھی سب لوگ صبح سے تیاریوں میں مصروف تھے مہندی کا فنکشن ملک ہاؤس میں رکھا گیا تھا ایک ساتھ

ابھی بیوٹیشن حیا کو تیار کر رہی تھی

حیا تیار ہو چکی تھی حیا نے خود کو آئینے میں دیکھا تو کچھ دیر کے لیے دیکھتی ہی رہ گئی اتنے میں نور بھی وہاں آ گئی حیا کو دیکھتے ہی نور نے کہا ماشاء اللہ ہماری دلہن تو بہت پیاری لگ رہی ہے

حیا نے پیلے رنگ کا کام وال فراک جو کے پیروں تک آتا تھا ساتھ میں سبز رنگ کا دوپٹہ اوڑھنے لائٹ میک اپ اور پھولوں کے زیور اور ہاتھوں میں گجرے پہن رکھے تھے بال کھولے وہ بہت ہے پیاری لگ رہی تھی

عائشہ بیگم کمرے میں داخل ہوئی لڑکیوں جلدی کرو حیا کو باہر لے آؤ اور حیا کو پیار کیا اور دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری

اور بہت سی دعائیں بھی دیں

حیا کو بہت سی لڑکیاں لال دوپٹے کی چھاؤں میں لا رہی تھی جبکہ نور اور جیا ایک طرف حرا اور آئزہ حیا کی دوسری طرف تھیں حیا پھولوں کی روش پر چلتی ہوئی لان میں داخل ہوئی تو سب کی نظریں بے ساختہ حیا پر اٹھیں اور سب دیکھتے ہی رہ گئے بلاشبہ وہ بہت پیاری لگ رہی تھی

شاہ میر جو سٹیج پر پیلے رنگ کا کرتا اور سفید پاجامہ پہنے بیٹھا بالوں کو جیل سے سیٹ کیے ہوئے وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا

شاہ میر کی نظر جب حیا پر پڑی تو وہ کچھ لمحے مبہوت سا ہو کر حیا کو دیکھتا رہ گیا لیکن کچھ دیر بعد اس نے سنبھل کر یہ باور کراتے ہوئے کے وہ حیا سے نفرت کرتا ہے اپنی نظروں کا زاویہ بدل لیا جب حیا سٹیج کے قریب پہنچی تو شاہ زین نے شاہ میر کو کہا کہ اٹھو بھائی بھابی کا ہاتھ پکڑ کے سٹیج پر لاؤ

تو شاہ میر نے شاہ زین کو گھور کے دیکھا اور اور سب کی نظریں خود پر محسوس کر کے حیا کا ہاتھ تھاما اور اسے سٹیج پر چڑھنے میں مدد دی اور وہ دونوں وہاں رکھے صوفہ پر براجمان ہو گئے

سب نے باری باری سٹیج پے آ کر حیا اور شاہ میر کو مہندی لگائی

شہریار کی فیملی بھی انوائیٹڈ تھی اور وہاں موجود تھی نور اپنی کچھ دوستوں کے ساتھ وہاں کھڑی لڑکوں کو دیکھ رہی تھی جو بے ڈھنگے طریقے سے بھنگڑا ڈال رہے تھے جن میں شاہ زین سب سے آگے تھا

شاہزین پر کافی لڑکیوں کی نظر تھی وہ بہت پیارا لگ رہا تھا جس میں اس کی کزن سارا بھی تھی جو اسے کافی پسند کرتی تھی

مگر شاہ زین کو اس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی

چلو چلو یار بس اب ہم لوگ مل کر انتاکشری کھیلتے ہیں فرہاد اور جیا کی ذد تھی

ان کی ذد پر سب لڑکے ایک طرف جبکہ لڑکیاں دوسری طرف بیٹھ گئیں تھی

شہریار جو سب سے آخر میں فرہاد کے بہت اصرار کرنے پہ آیا تھا لڑکوں کی طرف بیٹھنے کے بجائے جیا نے اسے نور کے پاس بیٹھا دیا تھا

نور تو حیرت سے شہریار کو دیکھ رہی تھی اور شرم سے اس نے نظریں جھکا لیں تھی جبکہ شہریار نے سب کے سامنے اپنے تاثرات نارمل ہی رکھے تھے

نور نشا سے کافی ذیادہ خوبصورت تھی مگر محبت شہریار کو نشا سے ہی تھی

شاہ زین جو کب سے بیٹھا یہ سب دیکھ رہا تھا نور کو شہریار کے ساتھ بیٹھا دیکھ اس سے برداشت نہ ہوا اور وہ وہاں سے اٹھ کر چلا گیا

نور آپی نور آپی آپ کو وہ آنٹی بلا رہی ہیں بچہ نور سے یہ کہہ رہا تھا کہ اس کے ہاتھ میں موجود جوس اچانک سے ہی نور کی کپڑوں پر گر گیا

اوہہہہ اوہہہ سوری آپی یہ کہتے ہی بچہ بھاگ گیا

نور جو پریشانی سے اپنے کپڑوں کو دیکھ رہی تھی اب وہاں سے اٹھی اور اوپر حیا کے کمرے کی جانب جانے لگی تا کہ کپڑے چینج کر سکے ان لوگوں کو کہہ کر کے تم لوگ اپنی گیم سٹارٹ رکھو میں ابھی آتی ہوں

شاہزین نے نور کو حیا کے کمرے کی جانب جاتا دیکھا تو وہ بھی اس کے پیچھے چل دیا

نور ابھی کمرے میں پہنچی ہی تھی کے اسے اپنے پیچھے سے دروازہ بند ہونے کی آواز آئی نور کا سانس وہی رک گیا وہ گھبرا گئی تھی اس نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو شاہ زین کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر حیران ہوئی اور غصہ سے بولی تم تم یہاں کیا کر رہے ہو تو شاہ زین پرسکون سا آگے بڑھا اور اس کے مقابل جا کھڑا ہوا

دور ہٹو جاؤں یہاں سے نور چلا کر بولی تمہیں یہاں کسی نے دیکھ لیا تو ایک اور عذاب بن جائے گا میرے لیے

کیوں کر رہے ہو یہ سب اپنا بدلہ لے چکے ہو نا تم مجھ سے تو پھر آخر کیا چاہتے ہو تم جاؤں یہاں سے تو شاہزین ڈھٹائی سے مسکرایا اور بولا کے نور بی بی تمہیں یہ غلط فہمی کیوں ہے کہ میں تمہارے کہنے پر یہاں سے چلا جاؤں گا میں یہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں گا جب تک میں جو بات یہاں کرنے آیا ہوں وہ مکمل نا کر لوں

وہ شہریار کیوں بیٹھا تھا تمہارے ساتھ وہ ہوتا کون ہے تمہارے ساتھ اس طرح بیٹھنے والا

تم پاگل ہو گئے ہو شاہ زین وہ اگر میرے ساتھ نہیں بیٹھے گا تو کیا تم بیٹھو گے تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میری اس سے منگنی ہو چکی ہے اور بہت جلد شادی بھی ہے تم شاید بھول س

رہے ہو اور وہ پورا حق رکھتا ہے میرے ساتھ بیٹھنے کا

شاہ زین نور کی بات پر بہت مشکل سے اپنا غصہ کنٹرول کیا

نور پلیز تم اس شادی سے انکار کر دو پلیز مجھے معاف کر دو میں اپنے بدلہ کی آگ میں اتنا اندھا ہو گیا تھا کے اپنے دل کو فراموش کر دیا جو صرف تمہارے لیے دھڑکتا ہے میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا نور پلیز میں تمہیں کسی اور کے ساتھ ہرگز برداشت نہیں کر سکتا اور نہ میں یہ ہونے دوں گا کے تم کسی اور کی ہو جاؤ

نور جو نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی بولی

میں تم سے نفرت کرتی ہوں میں تمہارے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی میں تم سے نفرت کرتی ہوں اتنی نفرت کے تمہاری شکل بھی دیکھنا پسند نہ کروں چلے جاؤں یہاں سے شاہ زین کچھ لمحے اسے دیکھتا رہا اور کچھ کہے بغیر وہاں سے چلا گیا

جبکہ نور اس کے جانے کے بعد پھوٹ پھوٹ کر رو دی

نور کی بچی کہاں رہ گئی حیا جو

ابھی وہ نور کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ نور اسے اندر سے باہر آتی دکھائی دی اور حیا نے اس کو اپنے پاس بلایا اور اسے کہا کہ اب تم یہیں بیٹھو کہاں گم ہو جاتی ہو نور پھر جب تک مہندی کا فنکشن ختم نہ ہوا وہی حیا کے پاس ہی رہی

مہندی پہ سب نے کافی ہلا گلا کیا تھا اور کافی دھوم دھام سے ساری رسموں کو سرانجام دیا تھا

😍😍😍😍😍😍😍

چلو چلو چلو لڑکیوں برات آگئی ہے برائیڈل روم میں موجود حیا کے پاس بیٹھی لڑکیوں کو کسی نے آکر بتایا تو وہ سب وہاں چلی گئی تبھی نور بھی وہاں آئی اور حیا کو حیا کو دیکھا اور بولا کے واہ بھئی واہ ہماری دلہن تو بڑی پیاری لگ رہی ہے آج تو خیر نہیں شاہ میر بھائی کی

شاہ میر حال کے اندر داخل ہوا لڑکیوں نے اس پر پھول برسا کر اس کا استقبال کیا شاہ میر جو کے کالے رنگ کی شیروانی میں ملبوس کسی ریاست کے شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا وہ بہت ہی پیارا لگ رہا تھا جبکہ دیکھنے والوں کی تو اس پر سے نظریں ہی نہیں ہٹ رہی تھیں

شاہ زین جس کی نظریں مسلسل نور تلاش کر رہی تھی نور جو کہ حیا کے پاس تھی وہ اسے کہی نظر نہ آئی

شاہ زین نیلے رنگ کی شلوار قمیض کے ساتھ پاؤں میں پشاوری چپل پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے اور کندھوں پر کریم کلر کی چادر پھیلائے بہت ہی وجیہ لگ رہا تھا اور بہت سی لڑکیوں کی نظریں اس پر تھیں

نکاح مبارک ہو حیا نور نے حیا سے بولا

نکاح ہو چکا تھا

حیا کو لے آؤ نور جیا تم لوگ اب

حیا کو کے کہ نور جیا اور کچھ لڑکیاں آچکی تھیں شاہ میر نے جب حیا کو دیکھا تو وہ کچھ دیر ارد گرد کا ہوش بھلائے مبہوت سا اسے دیکھتا ہی رہ گیا

حیا ن مہرون رنگ کے لہنگے کے ساتھ گولڈن رنگ کی چولی میں ملبوس تھی جس پر بہت ہیوی اور خوبصورت نگینوں کا کام کیا گیا تھا اور فل میک اپ کیے وہ قیامت ڈھا رہی تھی

اب وہ دونوں ایک ساتھ بیٹھے تھے کافی لوگوں کی رشک اور حسد بھری نظریں ان دونوں پر تھیں

جبکہ ملک صاحب بہت خوش تھے

جیا جو دودھ پلائی کے لیے نور اور باقی لڑکیوں کے ساتھ سٹیج پر موجود تھی وہی شاہ زین اور باقی لڑکے بھی کھڑے تھے

ایک لاکھ چاہیے ہمیں جیا بولی تو شاہزین ہنسا اور کہا کے ہاہاہا کبھی نہیں

شاہ میر جو چپ چاپ سب دیکھ رہا تھا نور اب شاہ میر سے مخاطب ہوئی شاہ میر بھائی اتنی اچھی لڑکی ہماری لے کر جا رہے آخر اتنا حق تو بنتا ہے ہمارا کیوں بھئی لڑکیوں نور نے کہا تو سب نے شور مچایا جبکہ شاہ زین اس کی بات سن کر جیب سے چیک بک نکال کر بولا

یہ لو جتنے دل آئے لکھ لو اس نے نور کی طرف چیک بڑھایا جبکہ نور نے اسے اگنور کرتے ہوئے اس کے ہاتھ سے چیک نا تھاما

جبکہ جیا نے وہ اس کے ہاتھ سے فورن لے لیا

اب پھر لڑکیوں نے شور مچایا تھا

بہت ساری رسموں کے بعد اب رخصتی کا وقت آ چکا تھا

نور اور جیا تو بہت روئی تھیں

جبکہ فرہاد بھی حیا کو مل کر رو دیا تھا

حیا بھی ملک صاحب کو ملتے وقت رو دی تھی

بھائی میری دوست کا بہت خیال رکھیے گا نور نے کہا تھا

حیا رخصت ہو کر خان ولاز آ چکی تھی

پھولوں سے سجے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی وہ شاہ میر کا انتظار کر رہی تھی

شاہ میر جو کے کافی دیر بعد کمرے میں آیا تھا جب اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی اس نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور شاہ میر کو سامنے دیکھ کر نظریں جھکا لیں

اس کا دل یہ سوچ کر بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا کہ شاہ میر کا رویہ اس کے ساتھ کیسا ہو گا

شاہ میر جو اس سب سے بہت اکتا گیا تھا غصہ سے آگے بڑھا اور شیروانی اتار کر صوفے پر پھینک دی اور وارڈڈراب سے دوسرے کپڑے نکال کر باتھ روم کی جانب بڑھ گیا۔ جب وہ فریش ہو کر باہر نکلا تو حیا کو ویسے ہی بیٹھا دیکھ کر اسے بہت غصہ آیا اس نے غصہ سے حیا کی طرف دیکھا اور بولا کے اپنا یہ ڈرامہ اب بند کرو اور اٹھ کر کپڑے تبدیل کرو اور ہاں مجھ سے کسی قسم کی کوئی امید نہ رکھنا میں نے صرف اور صرف اپنے بابا کی وجہ سے کی ہے یہ کہتے ہوئے وہ بیڈ کی ایک طرف لیٹ گیا

حیا جو اس کے رویہ سے سخت پریشان ہوئی تھی وہاں سے اٹھی اور ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا زیور اتارنے لگی اور بے آواز رو دی

کپڑے نکال کر وہ باتھ روم میں جا کر خوب روئی تھی

یا اللہ یہ کیسی آزمائش مل گئی ہے میری محبت مجھے مل تو گئی مگر یہ نفرت وہ رو رہی تھی

کپڑے تبدیل کر کے وہ باہر آئی اور اب وہاں کمرے میں رکھے صوفے پر لیٹ گئی

اس کی آنکھ کب لگ گئی اسے پتا نہ چلا

صبح جب شاہ میر کی آنکھ کھلی تو اس کی نظر حیا پر پڑی جو بیڈ کی سائیڈ پر نماز پڑھ رہی تھی اس نے حیرانگی سے حیا کو دیکھا

اور خود وہاں سے اٹھ کر وضو کر کے نماز پڑھنے کے لیے چلا گیا ❤

تم حیا جو پارلر چھوڑ دینا اور آپسی پر اسے لے کر حال میں آ جانا سکینہ بیگم جو شاہ میر سے مخاطب تھیں شاہ میر نے اثبات میں سر ہلایا

حیا کمرے میں بیٹھی تھی کے شاہ میر اندر آیا اور کہا اگر آپ نے سامان تیار کر لیا ہو تو چلیں

پتا نہیں ماما کو کیا مسئلہ ہے وہ خود کیوں نہیں جاتیں تمہارے ساتھ میں تو تنگ آ گیا ہوں اس سب سے اب

حیا کا دل کیا کے وہ رو دے اور بولے کے نا کرتے آپ شادی مگر وہ چپ رہی

وہ اسے پارلر چھوڑ کر اب واپس گھر آ گیا تھا

شاہ میر بھائی یار آپ نے تیار نہیں ہونا کیا کچھ تو خیال کریں آپ کا ولیمہ ہے یار چلیں اٹھیں اب پھر بھابی کو بھی تو لے کے آنا ہے ہم لوگ تیار ہے اور اب بس جانے لگے آپ لوگ بھی وہی آ جایئے گا

حیا سلور کلر کی فل کام والی میکسی پہنے ہوئے تھی

تم تیار ہو چکی ہو تو باہر آ جاؤ شاہ میر کی کال تھی

حیا باہر گئی تو شاہ میر کو گاڑی کے پاس کھڑا دیکھا جو حیا کو ہی دیکھ رہا تھا

حیا کا پاؤں مڑا تھا اور وہ گرنے ہی لگی تھی کے شاہ میر نے آکر اسے اپنی باہوں میں تھاما

دیکھ کر نہیں چل سکتی تھی تم کیا

حیا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے حال کی جانب روانہ تھے جبکہ حیا دل میں سوچ رہی تھی کہ یہ مجھ سے آخر اتنی نفرت کیوں کرتے ہیں

وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو داخل ہوتے ہی ان پر پھولوں کی برسات ہونے لگی اور ساتھ ہی گانا چلنے لگا

ملے ہو تم ہم کو

بڑے نصیبوں سے

چرایا ہے میں نے

قسمت کی لکیروں سے

شاہ میر جو کے بلیو کلر کا ڈنر سوٹ پہنے ہوئے تھا

سب لوگوں کی نظریں ان پر تھیں بلاشبہ ان کی جوڑی بہت کمال تھی

وہ دونوں اب سٹیج پر ایک ساتھ بیٹھے تھے

نور حیا کے پاس آئی جیا فرہاد سب ہی وہاں تھے اور حیا سے باتوں میں مصروف تھے

حیا کی بچی تم تو مجھے بھول ہی گئی وہاں جا کے ایک کال تک نہیں کی نور نے حیا سے کہا تو سب ہنس دیے

نور نے کالے رنگ کا لانگ فراک پہنا ہوا تھا بال کھلے تھے لائٹ میک اور ہاتھوں میں گجرے پہنے ہوئے تھے

وہ بہت پیاری لگ رہی تھی

نور بیٹا کہاں ہوں تم ذرا ادھر آؤں فاطمہ بیگم سے مل لو وہ تمہیں ڈھونڈ رہی ہیں حیات بیگم نے نور سے کہا

شاہ زین کی نظر جب نور پر پڑی تو وہ اسے دیکھتا ہی رہ گیا

اس نے نور کو فاطمہ بیگم کے پاس جاتا دیکھا نور وہاں گئی ان سے اور چوہدری صاحب سے ملی جب کے شہریار بھی وہی بیٹھا تھا جس نے کالے رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی

شاہ زین کی نظر جب اس پر پڑی تو وہ نور اور شہریار کی سیم ڈریسنگ دیکھ کر بہت حیران ہوا اور غصہ بھی اسے بہت جلن بھی ہو رہی تھی کہ ان دونوں نے سوچ کر ایک جیسی ڈریسنگ کی ہے

جبکہ یہ تو محض ایک اتفاق تھا جس کی نہ نور کو خبر تھی نا ہی شہریار کو

شہریار کو کسی کی کال آئی تھی اور وہ کال سننے کے لیے وہاں سے اٹھ کر سائیڈ پر گیا تھا

شاہ میر بھائی آج تو آپ ہمارے ساتھ چلیں گے ہمارے گھر جیا نے کہا تو شاہ میر نے جواب دیا کس خوشی میں

ہاں ہاں کے جاؤ ان کو ویسے بھی ہمیں بہت تنگ کرتے ہیں یہ شاہ زین بولا تھا

😂😂😂😂😂😂😂😂😂

شاہ میر نے حیا کو کہہ دیا تھا کے وہ اس کے ساتھ ملک ہاؤس نہیں جائے گا

حیا کو تو اس کی بات سن کو کر بہت دکھ ہوا وہ چپ رہی

شاہ میر میں بابا ماما کو تو انکار نہیں کر سکتی آپ خود ہی ان کو بتا دینا کہ آپ نہیں جائیں گے

حیا کی بات پر شاہ میر کو بہت غصہ آیا تھا مگر پھر مجبوراً اسے ملک ہاؤس جانا پڑا

سب لوگوں کے ساتھ کافی دیر وہ لاؤنج میں بیٹھے باتیں کرتے رہے شاہ میر کو حیا کے گھر والے بہت اچھے لگے تھے اس سب اپنے سے لگے تھے وہ وہاں آنا تو نہیں چاہتا تھا مگر پھر سب میں ایسے گھل مل گیا تھا اور کچھ دیر کے لیے تو وہ حیا سے اپنی نفرت سب بھول گیا تھا

حیا شاہ میر کو اب نیند آئی ہو گی تم اسے کمرے میں لے جاؤں عائشہ بیگم نے کہا

تو وہ دونوں اٹھ کر کمرے کی جانب چل دیے

شاہ میر کپڑے تبدیل کر کے بیڈ پر لیٹا اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا تھا

جبکہ حیا شیشہ کے سامنے کھڑی اپنے زیور اتار رہی تھی اس کا دوپٹہ سائیڈ پر پڑا تھا حیا نے زیور اتار کر اپنے بالوں میں سے ساری پنس نکالی اس کے لمبے گھنے بال کسی آبشار کی طرح کمر پر پھیل گئے

شاہ میر کی نظر جب حیا پر پڑی تو وہ نظر جھکائے بغیر اسے دیکھنے لگا حیا نے جب کسی نظروں کی تپش محسوس کی تو پیچھے دیکھا تو شاہ میر نے نظروں کا زاویہ بدل لیا

حیا اب کپڑے تبدیل کرنے چلی گئی

ان کی شادی کو تقریباً ایک مہینہ ہو چکا تھا شاہ میر کا رویا حیا کے ساتھ بہت برا رہا تھا پچھلے دنوں اور وہ اب بھی حیا سے ہر بات پہ غصے ہوتا تھا

جس کی وجہ سے وہ بہت دلبر داشتہ ہو جاتی تھی

نور کے گھر میں ان دنوں اس کی شادی کی تیاریاں چل رہی تھیں

جبکہ شاہزین تو آج کل کہی اپنی دنیا میں ہی گم رہتا تھا

شاہ میر جو لیپ ٹاپ کسی کام میں مصروف تھا

تبھی حیا چائے لے کر اس کے اس کے پاس آئی اور شاہ میر سے بولی آپ کی چائے تو اس نے کہا کتنی بار کہا ہے تم نے کیا کرو یہ دکھاوے کیوں کرتی ہو یہ سب تمہیں لگتا ہے ایسا کرنے سے مجھے تم سے محبت ہو جائے گی تو تم غلط ہو

شاہ میر یہ میرا فرض ہے

اوہ جسٹ شٹ

کہ یہ ہاتھ مارا کی جاؤ اسے

چائے حیا کے ہاتھ پر گر گئی تھی

حیا جلن کی وجہ سے کراہی

شاہ میر نے جلدی سے حیا کا ہاتھ دیکھا جو جلن کی وجہ سے لال ہو گیا تھا اور حیا کی آنکھوں میں ضبط کے باوجود آنسوں آ گئے تھے

سوری حیا میرا مقصد تمہیں تکلیف دینا نہیں تھا

اس نے حیا کے ہاتھ پر آئنٹمنٹ لگائی اور نونی سے کے آنسوں اپنی پوروں پر چن لیے اور خود وہاں سے اٹھ کر باہر کی طرف چلا گیا جبکہ حیا اس کے کبھی دھوپ کبھی چھاؤں جیسے روپ کو دیکھ کر حیران تھی

اب وہ سوچ رہی تھی کے کیسا انسان ہے درد بھی خود دیتا ہے اور مرہم بھی

شاہ میر تم پاگل ہو گئے ہو وہ خود سے مخاطب تھا

یہ ہو کیا گیا ہے تمہیں تم ایسے تو نہیں تھے وہ اپنے ایسے رویہ ہے شرمندہ تھا

ہیلو شاہ میر بھائی اسلام وعلیکم

نور نے شاہ میر کو کال کی تھی

وعلیکم السلام

کیسی ہو نور

میں ٹھیک ہوں آپ تو بھول ہی گئے ہیں آپ کی کوئی سالی بھی ہے آپ کیسے ہیں حیا کیسی ہے

میں ٹھیک ہوں حیا بھی ٹھیک ہے شاہ میر نے کہا

وہ تو اب یاد ہی نہیں کرتی مجھے سب بھول گئے ہیں

نہیں نہیں نور ایسی کوج بات نہیں

اچھا شاہ میر بھائی سنیں آج رات کو آپ لوگوں نے ہمارے گھر آنا ہے ڈنر پر بس کوئی بہانا نہیں چلے گا

حیا کو کے کر ضرور آیئے گا ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی آپ سے

اچھا ٹھیک ہے تم حیا کو بھی کہہ دو کال کر کے کے وہ تیار ہو جائے میں اسے آفس سے واپسی پر لے لوں گا

تو حیا کو آپ بولیں نہ بی وی آپ کی ہے میری تھوڑا شاہ میر بھائی آپ بھی نا چلیں اب اللہ حافظ میں انتظار کروں گی آپ دونوں کا

شاہ میر جلدی ہی گھر آگیا تھا

اب وہ حیا کو ہی ڈھونڈتے ہوئے کمرے میں آیا تو وہ سو رہی تھی

اففففففففف یہ میڈم تو سو رہی ہے اب یہ کون سا ٹائم ہے سونے کا

اب اسے کیسے اٹھاؤں

شاہ میر بیڈ کی طرف طرف بڑھا اس کی نظر حیا کے ہاتھ پر پڑی جو چائے گرنے کی وجہ سے اب نشان پڑ چکا تھا

حیا سوتے ہوئے بہت پیاری لگ رہی تھی شاہ میر اسے دیکھ رہا تھا اور کچھ سوچ رہا تھا اور پھر وہاں سے اٹھ گیا

حیا حیا میڈم اٹھ جاؤ اب شاہ میر نے زور سے بولا تھا

کیا ہے شاہ میر سونے دیں نا ویسے بھی آپ نے کون سا مجھے اٹھا کے مجھ سے پیار کی باتیں کرنی ہیں ہر وقت سڑے ہی رہتے ہیں میرے ساتھ پتا نہیں ایسی کون سی دشمنی ہے مجھ سے ایسی بھی کیا نفرت ویسے اتنی بری بھی نہیں ہوں میں جتنا آپ نے سمجھا ہوا ہر وقت ہرٹ کرتے ہیں مجھے حیا جو نیند میں یہ سب بولے جا رہی تھی شاہ میر سن کر حیران تھا

پھر زور سے بولا حیا اٹھو اس بار اس کی آواز کچھ زیادہ ہی تیز تھی حیا ڈر کر اٹھ بیٹھی

کیا ہوا شاہ میر آپ کب آئے کچھ چاہیے آپ کو

شاہ میر جواب اسے دیکھ رہا تھا وہ بہت حیران سا اسے دیکھ رہا تھا

کیا ہوا کچھ بولیں حیا بولی

ہاں تم تیار ہو جاؤ

میں تیار ہو جاؤں لیکن کیوں

اتنے سوال کیوں کرتی ہو ہو تم

حیا پھر سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگی تیار ہو جاؤں نور کے گھر جانا ہے ڈنر پہ

اچھا ٹھیک ہے لیکن میں کس کے ساتھ جاؤں گی

کیا مطلب کس کے ساتھ جاؤ گی میرے ساتھ

حیا جلدی سے اٹھی اور اپنے لمبے گھنے بال سمیٹنے لگی جبکہ شاہ میر مدہوش سا ہو کر اس کے بال دیکھ رہا تھا شاہ میر کو حیا اچھی لگنے لگی تھی جبکہ وہ اس بات کو ماننے سے انکار کرتا تھا دل ہی دل میں مسلسل اپنے دل کی نفی کر رہا تھا

حیا نے شاہ میر کے لیے بلیک شلوار سوٹ نکال کر بیڈ پر رکھا اور اپنا سوٹ نکال کر واش روم کی جانب چلی گئیجبکہ شاہ میر وہی صوفے پر بیٹھا تھا

وہ جب واپس آئی تو شاہ میر اسے دیکھنے لگا جو سفید دودھیا رنگت پر خوبصورت پیروں تک آتی کام والی فراک پہنے تھی

اور اس کے سیاہ کھلے بال اس کے چہرے کے گرد جھول رہے تھے

شاہ میر با مشکل نظریں ہٹاتا باتھ روم کی جانب بڑھ گیا

جب وہ فریش ہو کر باہر آیا تو حیا مکمل تیار ہو چکی تھی اور صوفے پر بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی شاہ میر نے اسے دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا جو گہری کالی آنکھوں میں کاجل ڈالے مسکارا اور ہونٹوں پر لال رنگ کی لپسٹک لگائے چہرے کے گرد سیاہ حجاب کیے قیامت ڈھا رہی تھی شاہ میر جس نے خود سے یہ وعدہ کیا تھا کے کہ وہ حیا کو کبھی اپنی بی وی تسلیم نہیں کرے گا اس کو اپنے وہ سارے وعدے ٹوٹتے ہوئے محسوس ہوئے جو وہ خود سے کر چکا تھا

اس نے خود کو کمپوز کیا اور آئینہ کے سامنے کھڑے ہو کر بال بنانے لگا

بہت سا پرفیوم لگانے کے بعد اب وہ اپنی گھڑی ڈھونڈ رہا تھا گھڑی نا ملنے پر اس نے حیا سے پوچھا تو حیا نے ڈریسنگ کے ڈرا سے اٹھا کر اسے دی او شاہ میر کو دیکھ کر دل ہی دل میں اس کی نظر اتاری کیوں کے وہ لگ ہی اتنا پیارا رہا تھا

وہ دونوں ایک ساتھ سیڑھیوں سے نیچے اتر رہے تھے سکینہ بیگم جو لاؤنج میں بیٹھیں تھی ان کی نظر دونوں پر پڑی تو دیکھ کر فوراً ماشاءاللہ بولا اور ان دونوں کی جوڑی کو سراہا بلاشبہ وہ دونوں ایک ساتھ بہت خوبصورت لگ رہے تھے

وہ سب لوگ لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے

تبھی حیات بیگم حیا کو بتایا کہ ان لوگوں نے نور کی شادی کی تاریخ طے کر دی ہے جو کہ آج سے ٹھیک پندرہ دن کے بعد کی تھی حیا کو یہ سن کر بہت خوشی ہوئی تھی جب کہ نور کی آنکھیں شادی کے نام پر ویران سی ہو گئی تھیں

جو شاہ میر نے غور سے دیکھی تھیں اور شاہ زین کو دل ہی دل میں مخاطب کر کے کہا تم بہت بدنصیب ہو جس نے اتنی خوبصورت اور اچھی لڑکی کو ٹھکرایا اور دل دکھایا اس کا

حیا آپی بہت مزے کریں گے نور کی شادی پر تبھی فرہاد بولا ہاں ہاں کیوں نہیں ضرور آخر میری اکلوتی دوست کی شادی ہے

اتنی ہی دیر میں ملازمہ نے کھانا لگنے کی اطلاع دی تو وہ سب اٹھ کر ڈائننگ ٹیبل کی طرف چلے گئے

شاہ میر کے بالکل سامنے ہی حیا بیٹھی تھی اور شاہ میر کی نظریں بار بار حیا کے چہرے کا طواف کر رہی تھی جب کہ اس کو اپنا دل حیا کی گہری کالی کاجل سے لبریز آنکھوں میں ڈوبتا ہوا محسوس ہوا

جبکہ حیا اس کے مسلسل دیکھنے سے کنفیوز ہو رہی تھی کھانا کھانے کے بعد چائے کا دور چلا

نور اور حیا وہاں سے اٹھ کر اب حیا کے کمرے میں چلی گئی تھیں

نور تم خوش ہونا اس سے شادی سے

حیا میرے ماں باپ خوش ہیں مجھے اپنی خوشی کا نہیں بس میں بھی خوش ہوں اگر وہ خوش ہیں تو

شہریار بھائی سے بات ہوتی ہے تمہاری

نہیں میری کبھی ان سے بات نہیں ہوئی بس فاطمہ آنٹی آتی ہیں تو ان کا ذکر کرتی رہتیں ہیں

چلو میں کر دو دیتی ہو بات

نہیں حیا رہنے دو جب شادی ہو گی تو بات بھی ہو جائے گی

تم بتاؤ شاہ میر بھائی کیسے ہیں ان کا رویہ کیسا ہے تمہارے ساتھ

حیا نے کچھ سوچتے ہوئے جواب دیا اچھے ہیں ٹھیک ہے رویہ بھی ان لوگوں نے بہت سی باتیں کی ایک دوسرے سے

اب وہ لوگ نیچے آئیں تو شاہ میر نے حیا سے کہا کے حیا گھر چلیں تو حیا نے اثبات میں سر ہلایا

اور وہ لوگ سب سے مل کر گاڑی میں بیٹھ گئے گاڑی میں مسلسل خاموشی تھی جبکہ باہر کا موسم بہت خوبصورت تھا آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی

حیا کا دل آئسکریم کھانے کا کیا کو ہوا تو اس نے شاہ میر سے کہا کے مجھے آئسکریم کھانی ہے تو شاہ میر نے کہا کہ اتنے خراب موسم میں تم آئسکریم کھا کر بیمار ہو جاؤ گی تو حیا ذد کرنے لگی کے مجھے آئسکریم کھانی ہے میں کوئی انکار نہیں سنو گی ہاں اگر آپ نہیں کھلانا چاہتے تو کوئی بات نہیں اور منہ بنا کر بیٹھ گئی

شاہ میر نے گاڑی آئسکریم پارلر کے پاس روک اور حیا سے اس کا فیوریٹ فلیور پوچھا تو اس نے کہا چوکلیٹ شاہ میر حیران ہوا کیونکہ اس کا فیوریٹ فلیور بھی چوکلیٹ ہی تھا

گاڑی میں آکر بیٹھا تو اس کے ہاتھ میں آئسکریم کے ساتھ گجرے بھی تھے

اس نے آئسکریم حیا کو دی اور گجرے ڈیش بورڈ پر رکھ دیے باقی سارا راستہ خاموشی سے گذرا تھا جبکہ حیا تو آئسکریم کھانے میں مصروف ہو گئی تھی

اور شاہ میر بھی

نور تمہیں روزانہ دیکھتا ہوں یار اتنی باتیں کرتا ہوں تم سے تم جواب ہی نہیں دیتی میری کسی بات کا اتنی ناراض ہو گئی ہو مجھ سے نور اپنے شاہ زین سے شاہ زین جو نور کی تصویر سے مخاطب تھا جو اس کے فون میں اس کے وال پیپر پر لگی ہوئی تھی

نور تم صرف میری ہو صرف میری میں تمہیں کبھی کسی اور کا ہوتے نہیں دیکھ سکتا تم محبت ہو میری صرف میری اس کی آنکھیں نم تھیں

حیا جو صوفے پر بیٹھی مسلسل سوچوں میں گم تھی شاہ میر کمرے میں داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں وہی کرے تھے جو اس نے حیا کے لیے خریدے تھے لیکن دینے سے قترا رہا تھا اب وہ اپنے دل کے آگے بے بس ہو چکا تھا جو حیا سے محبت کرنے لگا تھا اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ حیا سے اپنی محبت کا اظہار کر دے گا وہ حیا کے سامنے کارپٹ پر بیٹھ گیا حیا جو کے اپنی سوچوں میں گم تھی چونک کر اسے دیکھا جو کے بولنے کے لیے الفاظ تلاش کر رہا تھا

حیا مجھے نہیں معلوم کہ یہ کب ہوا لیکن میں خود کو بہت بے اختیار سمجھنے لگا ہوں مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے حیا میرا دل تمہارے نام پر دھڑکتا ہے حیا پلیز مجھے معاف کر دو میں نے آج تک تمہارے ساتھ جو بھی کیا میں شرمندہ ہوں مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا حیا تم بیوی ہو میری اور اس کا یوتھ تھام کر گجرے اس کے ہاتھ میں پہنائے حیا جو بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی اس کی باتوں پر اس کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے تھے حیا شاہ میر کے گلے لگ گئی شاہ میر حیا کو اپنی محبت کی بارش میں بھگونے لگا

حیا کو آج اس کی محبت مل گئی تھی وہ بہت خوش تھی شاہ میر نے حیا کو بدل دیا تھا اس کی محبت نے اس کو شاہ میر کا کر دیا تھا اور آج حیا کی محبت جیت گئی تھی

وہ سب ایک ساتھ بیٹھے ڈائننگ ٹیبل پر ناشتہ کر رہے تھے دن کیسے گزرے پتا ہی نہ چلا

ماما میں نے کال کر دی تھی حیا کو آ جائے گی وہ شاہ میر بھائی کے ساتھ نور نے کہا

شاہ میر مجھے بھی ساتھ لے جائیں اور نور کے گھر تک تو چھوڑ دیں حیا نے شاہ میر سے کہا

نور کے گھر کیوں خیریت تو ہے بیٹا سکینہ بیگم بولی جی جی آنٹی وہ نور کی شادی ہے نا تو اسی سلسلے میں شاپنگ کے لیے جانا ہے

نور کی شادی شاہ زین بولا تو سب اسے دیکھنے لگے کب ہے شادی؟

آپ نے بتایا ہی نہیں بھابھی

ایک ہفتہ ہی رہ گیا ہے بس حیا نے حیرانی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا پھر ایک خاموشی چھا گئی

چلو حیا میں چھوڑ دوں گا تمہیں تم سامان لے آؤ اپنا

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے

حیا نور خوش ہے اس شادی سے شاہ میر اب حیا سے مخاطب تھا

جی خوش ہے
ہممممم اچھا کب تک آؤں تمہیں لینے شاہ میر بولا

میں آپ کو کال کر دوں گی فری ہو کے

ابھی تو گئی بھی نہیں ہوں اور واپسی کی بھی فکر ہو رہی جناب کو

ہاں نا میری جان اب تمہارے بغیر دل نہیں لگتا شاہ میر بولا تو حیا مسکرا دی

نور کا گھر آ چکا تھا

شاہ میر بھائی چائے تو پیتے جائیں

نہیں نور مجھے دیر ہو رہی پے آفس سے چائے واپسی ہے پکا وہ یہ کہتا ہوا اب گاڑی کی طرف بڑھ گیا

لڑکیوں اور کتنی دیر کرو گی چلو بھئی جلدی جاؤں گی تب ہی جلدی آؤں گی نا

امی بس نکل رہے ہیں

چلیں اب فرہاد نے بولا تو حیا اور نور نے کہا جی چلو

وہ تینوں گاڑی میں بیٹھ کر مال کی طرف روانہ تھے

آپی میں آپ لوگوں کو چھوڑ کے چلا جاؤں گا پھر شاپنگ کر کے مجھے واپسی پر کال کر کے بلا لیجیئے گا فرہاد نے نور سے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا

بہت ساری شاپنگ کرنے کے بعد حیا بولی نور مجھے تو بہت بھوک لگ رہی ہے چلو یہاں قریب میں ہی ایک اچھا ریسٹورنٹ ہے کچھ کھا لیتے ہیں

اتنے سارے سامان کر میں تو اٹھا کے ہی تھک گئی ہوں نور بولی تو حیا ہسنے لگی یاد ہے نور ایک بار تم نے ایسے ہی سامان اٹھایا تھا اور تم شاہ زین سے ٹکرا گئیں تھیں اور پھر تم نے اس بیچارے کر کتنی سنائی تھی

شاہ زین کے نام پر نور خاموش ہو گئی تھی جبکہ حیا کو پتا ہی نہ چلا کے وہ کیا بول گئی بعد میں اسے احساس ہوا کے اسے شاہ زین کا ذکر نہیں کرنا چاہیے تھا

مجھے لگتا ہے آج نور نے مجھے سارا دن ایسے ہی بھوکا رکھنا ہے حیا کی بات سن کر نور بولی چلو بھئی چلو کھاتے ہیں کچھ

وہ دونوں کھانے میں مصروف تھیں نور کو کب سے کوئی لڑکا گھورے جا رہا تھا جبکہ نور تو کافی پریشان سی بیٹھی تھی اور غصہ بھی

شاہ زین جو وہاں اپنے کسی دوست کے ساتھ آیا تھا نور اور حیا کو وہاں دیکھ کر حیران ہوا مگر جب اس کی نظر اس لڑکے پہ گئی جو نور کو کب سے عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا اس سے یہ برداشت نا ہوا اور اس کے پاس جا کر اس سے لڑنے لگا اور اسے مارنے لگا

ہمت کیسے ہوئی تیری بتا شاہ زین کیا ہوا کیوں مار رہا ہے اسے اس کا دوست اسے چھڑوانے کے لیے آگے بڑھا

حیا تو حیران تھی اور شاہ زین پاگل ہو گئے ہو جان لو گے اب اس کی کیا حیا آگے بڑھ کر بولی

ہاں جان سے مار دوں گا ہمت کیسے ہوئی اس کی نور جو کب سے یہ سب دیکھ رہی تھی بولی شٹ اپ شاہ زین بس کرو چھوڑو اسے تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا شاہ زین اس کی آواز پر رکا تھا

شاہ زین کے دوست نے اس لڑکے کو وہاں سے بھیج دیا

نور وہ تمہیں

وہ مجھے کیا شاہ زین کیوں کرتے ہو یہ سب تم

حیا جو ان دونوں کو دیکھ رہی تھی شاہ زین سے بولی کے کیا ہوا شاہ زین کیوں لڑ رہے تھے اس سے تم

بھابھی وہ نور کو کب سے گھور رہا تھا اس کی ہمت کیسے ہوئی

نور اب رو دینے کو تھی حیا چلو بہت دیر ہو چکی ہے

نور ہمیں تو فرہاد نے لینے آنا ہے نا

بھابھی میں چھوڑ دوں آپ لوگوں کو شاہ زین نے ان کی باتیں سن کر حیا سے کہا

نہیں کوئی ضرورت نہیں ہم خود چلے جائیں گے نور بولی تو شاہ زین نے کہا کے حیا میں میری بھابھی ہے اور میں نہیں چاہتا میرے ہوتے ہوئے وہ ٹیکسی یا آٹو میں جائے اب شاہ زین نے یہ جان بوجھ کے بولا تھا

حیا تم جاؤ اس کے ساتھ بھابھی کی بہت فکر ہو رہی

نور کی بات پر وہ مسکرایا تھا

شاہ زین فرہاد بس آنے ہی والا ہو گا ہم تب تک انتظار کر لیں گے تم اپنے دوست کے ساتھ آئے ہو جاؤ اس کے پاس اب

نور جو اپنے موبائل میں مصروف بیٹھی تھی اس پر ایک نظر ڈالتا ہوا وہ دوسری ٹیبل پر جا بیٹھا

اس کا دوست جو سارا معاملہ سنبھال کر مینجر سے معذرت کر کے اب اس کے پاس آ کے بیٹھا تھا شاہ زین کی نظریں ابھی بھی نور پر ہی تھیں

فرہاد اور کتنا ویٹ کریں ہم کب آؤ گے تم آپی بس دو منٹ اور یہ کہہ کر اس نے کال کاٹ دی

شاہ زین اگر محبت ہی کرتے تھے تو پھر یہ سب کیوں کیا تم نے حیا جو دل ہی دل میں شاہ زین سے مخاطب تھی

وہ لوگ گھر آ چکے تھے اب حیا نے شاہ میر کو کال کر دی تھی کے وہ اسے لینے آ جائے

اب وہ دونوں باتوں میں مصروف تھیں نور کافی پریشان تھی حیا جانتی تھی کے وہ کیوں پریشان ہے مگر اس وقت اس نے چپ رہنا ہی مناسب سمجھا تھا

شاہ میر بھی آ گیا تھا ان سب لوگوں نے مل کر کھانا کھایا تھا اور اب وہ سب سے مل کر گھر کی طرف روانہ تھے

شاہ میر آج پتہ ہے کیا ہوا حیا شاہ میر سے بولی تو

کیا ہو؟ شاہ میر نے پوچھا تو حیا نے سارا واقع اسے سنا دیا

پتا نہیں اب کیا چاہتا ہے یہ لڑکا مجھے تو اس کی سمجھ نہیں آتی

تو آپ لوگ شادی کیوں نہیں کر دیتے اب شاہ زین کی حیا شاہ میر سے بولی ہاں میں کروں گا ماما سے بات لیکن وہ ہماری کہاں سنتا ہے اپنی ہی کرتا ہے

۔۔۔۔۔۔ ہمم۔۔۔۔۔۔۔ حیا بولی تبھی حیا کی نظر راستے میں ایک گول گپے والے کی ریڑھی پر پڑی تو اس نے کہا رکیں رکیں شاہ میر گول گپے وہ دیکھیں کھانے ہیں مجھے

چلیں نا اٹھیں جائیں گول گپے لے کر آئیں

شاہ میر حیا کو حیرانی سے دیکھنے لگا وہ کیسے اس پر بچوں کی طرح حکم چلا رہی تھی

اٹھیں بھی شاہ میر مجھے کیا دیکھ رہے ہیں

دیکھ رہا ہوں کوئی اتنا پیارا اور معصوم کیسے ہو سکتا ہے

تعریفیں بعد میں کیجیئے گا پہلے گول گپے حیا کی بات پر شاہ میر نے قہقہہ لگایا اچھا بھئی جا رہا ہوں

گول گپوں کی پلیٹ لا کر اس نے حیا کو دی آپ بھی کھائیں نا

نہیں حیا مجھے نہیں پسند

ارے ایسے نہیں پسند ادھر آئیں میں کھلاتی ہوں

گول گپا اٹھا کے اس نے اب شاہ میر کے منہ میں ڈالا تھا

افففففففف اللہ۔۔۔۔۔۔ اتنی مرچیں توبہ حیا کیسے کھالیتی ہو یہ سب پانی افففففففف۔۔۔۔۔ حیا شاہ میر کو اس طرح دیکھ کر ہنسنے لگی تھی

نور آپی چلیں آئیں آپ کو آئس کریم کھلانے کے چلو آپ بھی کیا یاد کریں گی شادی کے بعد کے اتنا اچھا بھائی تھا میرا فرہاد نور اس کی بات پر ہنس دی اور بولی ہاں ہاں اچھے سے جانتی ہوں اتنے اچھے کے بچے

چلیں نا اب اپنے پیسوں سے کھلاؤں گا ٹینشن نا لیں چلیں بھی

اچھا بھئی چلو تم جاؤ گاڑی میں، میں اپنا بیگ لے کے آتی ہوں

وہ دونوں آئس کریم پارلر میں بیٹھے تھے باتیں کر رہے تھے تبھی نور کی نظر شہریار پر پڑی جو کسی لڑکی کے ساتھ وہاں موجود تھا

وہ لڑکی نشا تھی اور وہ دونوں ہنس ہنس کے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے

رات کو بیڈ پر لیٹی وہ انہی سوچوں میں گم تھی کہ کون ہو گی وہ لڑکی اور شہریار کے ساتھ کیا کر رہی تھی وہ بھی اتنی رات کو رات کہ کس پہر اس کی آنکھ لگ گئی تھی اسے معلوم نہ تھا

فاطمہ بیگم آج نور کے گھر آئی تھیں اور شادی اور مہندی کا جوڑا دے گئیں تھیں اسے فاطمہ بیگم نے نور سے کہا تھا کے وہ اپنی پسند کا جوڑا لے آئے جا کر لیکن اس نے یہ کہہ کر منع کر دیا تھا کے آنٹی آپ جو پسند کریں گی وہی ٹھیک ہے

آج نور کے گھر ڈھولکی تھی

حیا کو شاہ میر نے نور کے گھر پر چھوڑ دیا تھا جبکہ جیا اور نور کی باقی دوستیں سب وہی موجود تھے

جیا تم تو بڑی کوجی لگ رہی ہو فرہاد نے جیا سے کہا تو وہ اسے غصہ سے دیکھنے لگی

تو تم کون سا کسی فلم کے ہیرو لگ رہے ہو آئے بڑے جیا بولی تو فرہاد اس کی بات پر ہنسنے لگا ہیرو سے کم بھی نہیں لگ رہا یہاں جتنی بھی لڑکیاں ہیں سب مرتی ہیں مجھ پر

اوہ بس بس مسٹر یہ سب آپ کی خوش فہمیاں ہیں یہ کہتے ہوئے وہ وہاں سے اٹھ کر چلی گئی جبکہ فرہاد ہنسنے لگا

سب خوش تھے سب نے کافی ہلا گلا کیا تھا

جبکہ نور کافی پریشان تھی شہریار کی وجہ سے

صبح سے گھر میں تیاریاں چل رہی تھیں آج مہندی تھی تقریباً سب ہی بہت مصروف تھے

شہریار نے بہت کوششیں کی کے کسی طرح شادی رک جائے مگر اس کی کسی نے سنی اور چوہدری صاحب نے تو یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اگر تم نے یہ شادی نہ کی تو میں تمہیں جائیداد سے عاق کر دوں گا تمہیں تمہاری پسند سے شادی ہرگز نہیں کرنے دوں گا

آخر شہریار کو مجبوراً ان کی بات ماننا پڑی اور اب وہ بیزار سا سٹیج پر بیٹھا نور کا انتظار کر رہا تھا کہ جلدی سے اس جھنجھٹ سے جان چھوٹے

ابھی شہریار اپنی سوچوں میں گم تھا کے اسے نور سامنے سے آتی دکھائی دی جو پیلے رنگ کی قمیض کے ساتھ سبز رنگ کا گرارہ اور گلابی رنگ کا دوپٹہ سر پر نفاست سے سیٹ کیے اور پھولوں کا زیور پہنے بہت ہی خوبصورت اور معصوم لگ رہی تھی ایک لمحہ کو تو شہریار بھی اس کو مدحوش ہو کر دیکھنے پر مجبور ہو گیا جب وہ سٹیج کے نزدیک پہنچی تو شہریار نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کر سٹیج پر چڑھنے میں مدد دی اور اب وہ دونوں ایک ساتھ وہاں رکھے صوفے پر بیٹھ گئے

شاہ زین جو بڑی خوشی خوشی نور کی مہندی میں آیا تھا اب شہریار کو نور کے اتنا قریب بیٹھا دیکھ کر شاہ زین کو اپنی آنکھیں جلتی ہوئی محسوس ہوئی اور وہ ایک لمحہ نور کو جی بھر کے ترسی ہوئی نظروں سے دیکھنے کے بعد باہر کی طرف نکلتا چلا گیا کیوں کے وہ اپنی محبت کو کسی اور کے ساتھ برداشت نہ کر سکتا تھا

💔💔💔💔💔💔💔💔💔

ادھر میرے ارمان کفن پہن لیں گے

ادھر ان کے ہاتھوں پہ مہندی لگے گی

💔💔💔💔💔💔💔💔💔

شاہ میر جو کب سے حیا کو ڈھونڈ رہا تھا حیا اسے ایک ٹیبل کے پاس کچھ عورتوں سے باتیں کرتی ہوئی نظر آئی تو اس نے فرہاد سے بول کر حیا کو ایک سائیڈ پر آنے کا کہا

تھوڑی دیر بعد اسے حیا اپنی طرف آتی دکھائی دی جو لال رنگ کے فراک کے ساتھ سبز رنگ کا گرارہ پہنے سر پر حجاب کے ساتھ خوبصورت سا بندیا سیٹ کیے جو کے آدھے ماتھے کو چھپا گیا تھا کوئی اپسرا لگ رہی تھی جب کے شاہ میر کو اسے دیکھ کر لگا آج اسے پھر سے حیا سے عشق ہو گیا ہے

□❤□❤□❤□❤□❤□❤□❤

لوگ دنیا گھومتے ہیں خود کو بہلانے کے لیے

ایک شخص میں سمٹ آیا ہے جہاں میرا

□❤□❤□❤□❤□❤□❤□❤

شاہ میر آپ ٹھیک تو ہیں آپ نے مجھے اتنی جلدی میں کیوں بلوایا سب خیریت ہے

ہاں میری جان سب ٹھیک ہے مجھے تمہیں کچھ دینا تھا شاہ میر نے اپنے ہاتھ میں پکڑے گجرے حیا کے ہاتھوں میں پہنا دیے

اور پھر اس کے ہاتھ چوم لیے حیا تو جیسے خود میں سمٹ سی گئی تھی

پہلے سب بڑوں نے مہندی لگائی تھی اسے بعد کپلز نے مہندی لگائی جبکہ حیا اور شاہ میر نے بھی مہندی لگائی

سب لڑکیاں مہندی لگوا رہی تھی شاہ میر اور حیا ایک ساتھ کھڑے تھے تو شاہ میر نے کہا حیا تم بھی مہندی لگواؤ اور میرا نام بھی لکھواؤں حیا تو فوراً جا کے مہندی لگوانے لگی

پر کسی انجان نمبر سے بلینک میسج موصول ہوا جو اس نے اگنور کر دیا تھا

ساری رات پریشانی میں اسے نیند نا آئی تھی ایک عجیب سی بے چینی تھی

فجر کی آذان ہو رہی تھی اسے ایک دم سے نور کی بات یاد آئی تھی

میں نماز پڑھ رہی ہوں اب تم بھی نماز پڑھ کو

شاہ زین مسکرایا اٹھا اور وضو کر کے مسجد میں چلا گیا

آج وہ رو دیا تھا کبھی نا رونے والا آج رو دیا تھا

آج اس کی بارات تھی نور اور شہریار کی شادی

حیا کو صبح ہی شاہ میر نے آفس جاتے وقت نور کے گھر چھوڑ دیا تھا

سب بہت خوش تھے ہر طرف ہل چل مچی ہوئی تھی

نور کافی پریشان سی تھی سے لگتا تھا کے شہریار کی زندگی میں کوئی اور ہے اور اس دن اس نے کوئی لڑکی بھی اس کے ساتھ دیکھی تھی حیا نے نور کو یہ کہہ کر تسلی دی تھی کہ اسے اگر کوئی اور پسند ہوتی تو وہ تم سے شادی کے لیے ہاں نا کرتا

ان دونوں کو پارلر فرہاد نے چھوڑ دیا تھا

جبکہ پارلر سے واپسی حال میں پہنچانے کی زمہ داری شاہ میر کی تھی

حیا تیار ہو چکی تھی نور نور نور کو بیوٹیشن ابھی جیولری پہنا رہی تھی حیا نے نور کو دیکھ کر بے ساختہ ماشاءاللہ کہا جو کہ فل کام والے لہنگے میں تیار ہوئے سر پر بھاری کام والا دوپٹا سیٹ کیے کہنیوں تک مہندی لگائے اور ہاتوں میں کانچ کی چوڑیاں پہنے بہت ہی زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی

حیا اپنی جیولری گھر بھول آئی تھی

نور نور تم یہاں رکو میں جیولری لے کر آتی ہوں

حیا جو اب جیولری لینے جا چکی تھی کیونکہ گھر نزدیک تھا تو وہ اکیلے ہی چلے گئ تھی

حیا جب واپس آئی تو نور کو وہاں نا پا کر اس نے پارلر والی سے پوچھا کے نور کہاں ہے

ان کو تو کوئی لینے آ گیا تھا ان کو کال آئی تھی اور وہ چلیں گئیں

ایسے کیسے چلی گئ مجھے بتا تو دیتی کال کر کے نور بھی نا عجیب پاگل کے حیا اب شاہ میر کو کال کرنے لگی تھی تھوڑی دیر میں شاہ میر آیا تو وہ دونوں حال کی جانب روانہ ہو گئے

وہ اندھیرے کمرے میں بیٹھی ادھر ادھر باہر جانے کا راستہ دیکھ رہی تھی جب اسے کوئی طریقہ کوئی راستہ نا ملا تو وہ چلانے لگی ہیلپ ہیلپ کوئی ہے پلیز مجھے نکالیں یہاں سے پلیز ہیلپ وہ رو رہی تھی

امی بابا افففففففف سب کیا سوچیں گے مجھے نکالو پلیز میری شادی ہے آج سب میرا انتظار کر رہے ہیں پلیز ہیلپ پلیز تبھی تھوڑی دیر میں دروازا کھلا تھا کوئی عورت اندر داخل ہوئی

سنو لڑکی اٹھو تیار ہو جاؤ صاحب نے کہا ہے تمہیں پندرہ منٹ میں تیار کر کے باہر لے آؤ مولوی صاحب آ رہے ہیں نکاح ہے تمہارا

نور تو رونے لگی مجھے نہیں کرنا کوئی نکاح تم کون ہو مجھے میرے گھر چھوڑ کر آؤ

زیادہ ہوشیاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے صاحب نے کہا ہے کے ہوشیاری کی تو وہ تمہارے بھائی کو جان سے مار دیں گے

فرہاد نور کے منہ سے نکلا

فرہاد کہاں ہے فرہاد بولو بتاؤ فرہاد کہاں ہے

تبھی عورت نے اسے ایک وڈیو دکھائی جس میں فرہاد کرسی پر رسی سے بندھا ہوا بیٹھا تھا اور اس کے پاس ایک آدمی پسٹل لیے اسے کے سر کی طرف کیے ہوئے کھڑا تھا اگر تم نے کوئی ہوشیاری کی یا انکار کیا تو یہ گولی تمہارے بھائی پر چل جائے گی اٹھو اب تیار ہو جاؤ

نن نہیں میرے بھائی کو کچھ مت کرنا پلیز میں کر لوں گی نکاح میرے بھائی کو کچھ مت کرنا پلیز وہ رونے لگی تھی اب

نور کو وہ اب تیار کر رہی تھی تیار تو وہ تھی پہلے ہی بس اس کا حلیہ جو بگڑ چکا تھا وہ اب وہ ٹھیک کیا جا رہا تھا

افففففففف میرے اللہ یہ کیا ہو رہا ہے کون ہے وہ جو یہ سب کر رہا فرہاد اللہ جی فرہاد کو کچھ نا ہو وہ رو رہی تھی اب

حیا جو کہ ابھی شاہ میر کے ساتھ گھر پر پہنچی تھی

شاہ میر وہاں ہی مہمانوں کے پاس رک گیا تھا حیا اب سٹیج کی طرف جانے لگی

بارات آچکی تھی

حیا حیا بیٹا آ گئی تم نور کہاں ہے تم اتنا لیٹ کیوں ہو گئے ہو دیکھو سب مہمان آ گئے ہیں بھائی لے آؤ اب نور کو حیات بیگم جو حیا سے مخاطب تھیں

حیا تو حیرانگی سے اب حیات بیگم کو دیکھ رہی تھی

آنٹی وہ نور

وہ نور کیا حیا بولو

نور تو آ گئی تھی پہلے ہی

ایسے کیسے آ گئی تھی وہ تمہارے ساتھ گئی تھی تو اکیلی کیسے آ گئی وہ

آنٹی مجھے تو پارلر والی نے کہا تھا کے اسے کال آئی ہے اور وہ جا چکی ہے شاید فرہاد کے ساتھ

بیٹا وہ تو نہیں آئی حیات بیگم تو بہت پریشان ہو گئیں تھیں

اب وہ رو دینے کو تھیں

آنٹی آپ پریشان نا ہوں

میں شاہ میر سے کرواتی ہوں پتا

فرہاد بھی کہی نظر نہیں آ رہا سب سن کر پریشان ہو گئے تھے

بھابھی کہاں رہ گئی نور جلدی کریں نا دیر ہو رہی ہے فاطمہ بیگم اب حیات بیگم سے مخاطب تھیں

بس وہ پارلر میں تیار ہونے پر ذر دیر ہو گئی آپ کو پتا ہے پھر بچیاں ہے آج کل پتا نہیں کون کون سے فیشن ان کے حیات بیگم نے اب جھوٹ بولا تھا

شاہ میر نے سب جگہ پتا کروالیا تھا مگر ابھی تک کوئی پتہ نا چلا تھا

نور نہیں مل رہی فرہاد بھی نہیں مل رہا شاہ میر نے آکے سب کو بتایا تھا شہریار جو اب سب کچھ کب سے دیکھ رہا تھا تو اسے کچھ گڑبڑ لگی تو اٹھ کر شاہ میر کے پاس گیا اور کہا کہ کہاں ہے نور بھاگ گئی ہے کیا وہ شٹ اپ شہریار یہ کیسی باتیں کر رہے ہو تم پاگل ہو گئے ہوں نور ایسی لڑکی نہیں ہے شاہ میر نے اب غصہ سے بولا تھا

نکاح کے لیے وہ گھنگھٹ نکال کے بیٹھی تھی

لڑکے کا نام سن کر وہ حیران رہ گئی تھی

آپ کو یہ نکاح قبول ہے

وہ خاموش تھی

تبھی کسی نے اسے جھنجھوڑا تھا

آپ کو نکاح قبول ہے ایک بار پھر سے بولا گیا تھا

وہ چپ رہی

تمہیں میری بات یاد ہے اسی عورت نے اب اس کے کان میں کہا تھا

فرہاد وہ سوچ رہی تھی فرہاد 💔💔💔💔💔

قبول ہے

نکاح ہو چکا تھا

بابا چلیں بس بہت ہو گیا ان لوگوں کا ڈرامہ مجھے نہیں کرنی یہ شادی وہ بھاگ گئی ہے شہریار چوہدری صاحب سے مخاطب تھا

نہیں بیٹا نور ایسی نہیں ہے صدیقی صاحب بولے تھے

معاف کیجیئے گا بھائی صاحب مجھے نہیں لگتا ہمیں اب اور یہاں رکنا چاہیے چوہدری صاحب نے صدیقی صاحب سے کہا تھا

اب وہ لوگ بھی جا چکے تھے

سب پریشان سے بیٹھے تھے

مہمان تو طرح طرح کی باتیں کر رہے تھے اب سب پریشان تھے

تبھی فرہاد وہاں آیا تھا

نور کہاں ہے فرہاد وہ آپی آپی وہ آ رہی ہیں کہاں ہے کیا مطلب کہاں سے آ رہی ہے کہاں تھے تم شاہ میر نے فرہاد سے پوچھا

شاہ زین بھائی شاہ زین بھائی اور آپی کا نکاح ہو گیا

واااااااااٹ شاہ میر نے کہا

کیا کہہ رہے ہو تم ہوش میں تو ہو

جی بھائی میں ٹھیک کہہ رہا ہوں

شہریار جو اسکی بات سن کر واپس آیا تھا

میں نہ کہا تھا نا بھاگ گئی ہے وہ ہاہاہاہاہاہاہاہاہا اب شہریار ہنسنے لگا تھا

اس سے آگے ایک لفظ اور نا بولنا تم اپنے اس گندی زبان سے ورنا میں تمہارا وہ حال کروں گا کے تم یاد رکھو گے

شاہ زین بولا تھا شاہ میر نے شاہ زین کو دیکھتے ہوئے غصہ سے بولا تو شاہ زین بولا آپ چپ رہیں اور تم تم تو کچھ نا بولو شہریار ورنہ میں

ورنا تم کیا شاہ زین صدیقی صاحب جو کب سے چپ کھڑے تھے اب بولے تھے

ورنہ تم کیا ارے وہ نور بھی تمہارے ساتھ مل گئی کہی کا نہیں چھوڑا اس نے مجھے

انکل پلیز نور کو کچھ مت کہیں نور کا کوئی قصور نہیں جو بھی کیا ہے میں نے کیا ہے میں نے اسے بلیک میل کر کے نکاح کیا کہ اگر اس نے انکار کیا تو میں فرہاد کو جان سے مار دوں گا

بابا ہاں ایسا ہی ہے نور آپی کی کوئی غلطی نہیں

بند کرو اپنا یہ ڈرامہ جھوٹ بول رہے ہو تم شہریار بولا تھا وہ نور بھی ایسی ہی ہے وہ بھی تمہارے ساتھ ملی ہوئی بد کردار ہے

انکل میں آپ کو کچھ سنانا چاہتا ہوں شہریار تم تو ضرور سن کے جانا

تبھی اس نے کوئی وائس جو ریکارڈ کی ہوئی تھی چلائی تھی

)نشا میں نے بہت منایا ہے بابا نہیں مان رہے پر میرا تم سے وعدہ ہے میں شادی کے بعد ہی اس نور کو ڈائیوورس دے دوں گا تم فکر مت کرو (

شہریا کے تو سن کر ہوش کی آڑ گئے تھے بلاشبہ یہ شہریار کی آواز تھی اور سب لوگ پہچان بھی گئے تھے

اب تم جا سکتے ہو شہریار، شاہ زین نے بولا تھا

سب حیران تھے

چوہدری صاحب جواب صدیقی صاحب سے معذرت کر کے جا چکے تھے

نور کہاں ہے حیات بیگم اب شاہ زین سے مخاطب تھیں

گاڑی میں ہے حیا بھابھی کو بھیجیں اسے لے آئے یہ لیں گاڑی کی چابیاں

یہ تم نے اچھا نہیں کیا شاہ زین تم نے کیا کیا یہ شاہ میر جو شاہ زین سے مخاطب تھا بھائی آپ ایسے کیوں کہہ رہیے ہیں

انکل پلیز مجھے معاف کر دیں شاہ زین جواب صدیقی صاحب سے بات کر رہا تھا انکل میں نے نور کی مہندی پر شہریار کو بات کرتے ہوئے سن لیا تھا اگر میں آپ لوگوں کو بتاتا تو آپ میرا یقین نا کرتے پہلے جو میں نہ کیا وہ بہت غلط تھا میں آج بھی شرمندہ ہوں اس پر انکل میں یہ سب نا کرتا لیکن حالات نے مجھے مجبور کر دیا تھا وہ لڑکا نور کو ڈائیوورس دے دیتا اس کی زندگی خراب ہو جاتی

اور ویسے بھی میں نور کو بہت چاہتا ہوں میں اسے عزت سے اپنانا چاہتا تھا

انکل پلیز مجھے معاف کر دیں آپ

بھائی صاحب ہم شاہ زین کی اس حرکت پر بہت شرمندہ ہیں

خان صاحب نے صدیقی صاحب سے بولا

اس کو اپنی غلطی کا احساس ہے وہی کافی ہے حیات بیگم رخصتی کی تیاری کریں اب آپ

میں ذرا مہمانوں کو دیکھ لوں یہ کہتے ہوئے وہ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے

حیا فرہاد فرہاد کیسا ہے حیا مجھے اس کی بہت فکر ہو رہی ہے

نور تم اندر تو چلو فرہاد ٹھیک ہے

مجھے نہیں جانا مجھے نہیں دیکھنی اس کی شکل

کس کی شکل نور

اس شاہزین کی وہ بہت برا ہے حیا نور اب رونے لگی تھی

وہ کمرے میں بیٹھی اس شخص کا انتظار کر رہی تھی اسے لگتا تھا اس شخص نے اس کی زندگی خراب کر دی ہے

اور پتا نہیں اس کے ماں باپ نے کیسے اس کو بھیج دیا اس کے پاس

میں اندر آسکتی ہوں حیا کمرے میں داخل ہوئی تھی

ہمممممممممممممم نور نے جواب دیا

نور پریشان ہو

نور اب شاہ زین ویسا نہیں رہا وہ بہت بدل گیا ہے نور اس کو اپنی غلطی کا احساس ہے اور شاید جتنی محبت وہ تم سے کرتا ہے شاید ہی کوئی اور کرتا وہ شہریار وہ شہریار تو بلکل بھی نہیں وہ تمہارے قابل ہی نہیں تھا نور شاہ زین نے تمہاری زندگی بچائی ہے نور سب پچھلی باتیں بھلا دو ایک نئ زندگی شروع کرو

وہ بس حیا کی باتیں سن رہی تھی

چلو سہی اب میں چلتی ہوں کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتانا مجھے اور ہاں میری باتوں پر غور ضرور کرنا

نور ابھی بیٹھی کچھ سوچ رہی تھی کے اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی اس نے ایک نظر دروازے کی طرف دیکھا شاہ زین کو وہاں دیکھ کر اس نے منہ پھیر لیا

شاہ زین جو کے ڈر ڈر کے اپنا حال برا کیا ہوا تھا کے نور کا رویہ

وہ آ کے نور کے ساتھ بیٹھنے ہی لگا تھا کے

شاہ زین میرے ساتھ بیٹھنے کی ضرورت نہیں مجھ سے دور رہیں پلیز

نور پلیز مجھے معاف کر دو پلیز

میں معاف نہیں کر سکتی آپ کو اور پلیز یہاں سے دور چلے جائیں ورنہ میں اٹھ کے حیا کے پاس چلی جاؤں گی

نور تم پاگل ہو حیا کے پاس بچی ہو کیا وہ کیا سوچے گی

تو جائیں یہاں سے وہاں صوفے پر بیٹھیں جا کے

نشاہ زین اب وہاں سے اٹھا اور اپنی الماری میں سے کچھ نکالنے لگا تھا

ایک بہت ہی پیارا نیکلس جو کے ڈائمنڈ کا سپیشل اس نے نور کے لیے لیا تھا

یہ لو نور تمہاری منہ دکھائی

آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو زبردستی شادی کروالی تو میں آپ کی بیوی بن گئی ہوں اور پلیز مجھے آپ کی دی ہوئی کسی بھی چیز کی ضرورت نہیں پلیز یہ آپ اپنے پاس رکھیں

شاہ زین جو اب نور کے غصہ کو دیکھ کے ڈر گیا تھا اس نے وہ نیکلس واپس دوبارہ الماڑی میں رکھ دیا تھا اور خود جا کر صوفہ پر بیٹھ گیا تھا

نور نے تو ابھی تک چینج بھی نہیں کیا تھا

شاہ زین جو اب اپنی آنکھیں بند کیے لیٹا تھا نور کو لگا کے وہ سو گیا ہے

نور سب کچھ سوچ کے رونے لگی تھی اب کے ایسا کیوں ہوا روتے روتے اسے کب نیند آئی اسے پتا ہی نا چلا تھا

نور کی آنکھ اچانک ہی کھلی تو اس نے دیکھا کے شاہ زین نماز پڑھ رہا ہے شاہ زین کا رخ دوسری طرف تھا جس سے وہ نور کو نا دیکھ سکا نور نے ٹائم دیکھا تو ابھی تین بجے تھی یہ نماز کا وقت تو نا تھا

یہ تو نماز بھی نہیں پڑھتا تھا اور پھر تہجد وہ کچھ سوچنے لگی اور اپنی آنکھیں بند کر لیں

اب فجر کی آذان یں ہونے لگیں تھی رو رو کے نور کے سر میں درد ہو گیا تھا

وہ اٹھی تو دیکھا شاہ زین کمرے میں نہیں تھا اس نے دل ہی دل میں شکر ہے بولا اور الماڑی سے کچھ کپڑے نکال کر واش روم کی طرف چلی گئ

چینج کر کے وضو کرنے کی بعد وہ فجر کی نماز پڑھنے لگی

شاہ زین جب کمرے میں داخل ہوا تو نور کر نماز پڑھتا دیکھ وہ مسکرا دیا

جو ایسے دوپٹا لپیٹے بیٹھی بہت ہی پیاری اور معصوم لگ رہی تھی

اب شاہ زین دل ہی دل میں بولا ہائے یہ کمبخت محبت کسی دن جان لے گی میری

نماز پڑھ کے وہ اٹھی تھی کے شاہ زین کو اس طرح دیکھ کر ڈر گئ اور ایک دم پیچھے ہٹ کے دوبارہ بیڈ پر بیٹھ گئ

ڈر تو ایسے رہی ہو جیسے کوئی انسان نا ہوں میں حیوان ہوں اس نے نور سے کہا تو نور بولی حیوان سے کم بھی نہیں

نور کے اس جملے نے شاہ زین کو کافی ہرٹ کیا تھا اب وہ چپ چاپ جا کہ صوفہ پر بیٹھ گیا

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

شاہ میرا اٹھیں جلدی کریں نماز کا وقت ختم ہو رہا آج کیا ہو گیا ہے آپ کو روزانہ پہلے مجھے اٹھاتے ہیں آپ اب آٹھ بھی جائیں

وہ اٹھ کر حیا کو دیکھنے لگا جو اب نماز پڑھ کے قرآن ہاتھ میں اٹھائے پڑھنے لگی تھی

جلدی کریں جائیں وضو کریں اٹھیں شاباش پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے

نور بیٹا اچھے سے تیار ہو کے آ جاؤ نیچے تمہارے پیرینٹس نے آنا ہے سکینہ بیگم جو نور کے پاس بیٹھیں ان سے باتیں کر رہی تھیں

شاہ زین صوفہ پہ بیٹھا ان کو دیکھ رہا تھا اب

نور بیٹا ہو سکے تو شاہ زین کو معاف کر دینا نادانی میں جو اس سے غلطی ہوئی بیٹا اس پہ شرمندہ ہے بہت وہ اور وہ اب ویسا بلکل نہیں رہا

نور نے ان کی طرف دیکھ کر اثبات میں سر ہلایا

چلو اٹھو اچھے سے تیار ہو اب یہ کہتے ہوئے وہ باہر کی طرف چلی گئی

میں کیوں تیار ہوں بھلا جب میری مرضی سے شادی ہی نہیں ہوئی وہ اب منہ میں بڑبڑانے لگی تھی جبکہ شاہ زین اس کو یو بڑبڑاتا دیکھ ذور سے ہنسا تھا

جبکہ شاہ زین کو یوں ہنستا دیکھ نور نے غصہ سے اس کی طرف دیکھا تھا

اج صبح سے حیا کی طبیعت خراب تھی لیکن اس نے شاہ میر کو نہیں بتایا تا کہ وہ پریشان نا ہو ابھی وہ واش روم سے باہر ہی آئی تھی کہ اس کو بہت ذور سے چکر آیا ابھی وہ گرنے ہی لگی تھی کے شاہ میر جو آئینہ کے سامنے کھڑا ہو کر اپنے بال بنا رہا تھا جلدی سے حیا کو تھام لیا

اور اس کو صوفے پر بٹھایا اور حیا سے پریشانی سے پوچھا کہ حیا کیا ہوا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے تو حیا نے کہا کے شاہ میر آپ پریشان نا ہو میں ٹھیک ہوں بس تھوڑی طبیعت بوجھل ہے

نہیں حیا چلو مجھے طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی چلو ہم ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں

نور کے گھر سے فرہاد ناشتہ لے کر آیا ہوا تھا

اور وہ سب لوگ بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جب شاہ میر نے سکینہ بیگم کو مخاطب کیا اور کہا کے ماما آپ کے لیے خوشی کی خبر ہے آپ دادی بننے والی ہیں تو حیا نے شرم سے سر جھکا لیا

یہ خبر سن کر گھر میں خوشی کا سماں بندھ گیا جبکہ سکینہ بیگم نے اٹھ کر حیا کا ماتھا چوم لیا

جبکہ نور خوشی سے حیا کے گلے لگ گئی جبکہ شاہ میر حیا کو محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا جو کہ سب کی باتیں سن کر شرم سے لال ہو رہی تھی

شام میں نور اور شاہ زین کے ولیمے کا فنکشن بہت شاندار طریقے سے ہوا تھا

اور سب لوگ بہت خوش تھے جب کے نور نے شاہ زین کو بہت بری طرح نظر انداز کیا جس کی وجہ سے شاہ زین کو بہت دکھ ہوا لیکن یہ سوچ کر خود کو تسلی دی کے ابھی نور غصہ میں ہے کچھ وقت تک وہ سہی ہو جائے گی اور میری محبت کا یقین ضرور کرے

اس نے اللہ سے سچے دل سے سچے دل سے دعا کی تھی کے سب ٹھیک ہو جائے

اس میں کوئی شک نہیں تھا کے وہ اس سے بہت محبت کرتا تھا

وقت اپنی رفتار کے ساتھ گزر رہا تھا جب کہ نور کا رویہ شاہ زین کے ساتھ ویسا ہی تھا اور وہ کسی طرح بھی شاہ زین کو معاف کرنے کے لیے تیار نہیں تھی

جبکہ آج نور کا برتھ ڈے تھا اور شاہ زین نور کے لیے سپیشل سرپرائز پلین کرنے میں مصروف تھا

حیا یہ پورا دودھ ختم کرو

پلیز شاہ میر میں نے اور نہیں پینا آپ مجھے آئس کریم لا دیں مجھے آئس کریم کھانی

جب کے شاہ میر اس تاسف سے دیکھتا ہوا کچن میں آئس کریم لینے کے لیے چلا گیا

جب وہ فریج سے آئس کریم لینے کچن میں گیا تو شاہ زین کو وہاں دیکھ کر بہت حیران ہوا

اور حیرانگی سے شاہ زین سے پوچھا یہ تم کر کیا رہے ہو شاہ زین

بھائی آج نور کا برتھ ڈے ہے میں اس کے لیے اپنے ہاتھوں سے کیک بنا رہا ہوں بس یہ تقریباً بننے ہی والا ہے

میں یہ بنا کر باہر سے کچھ اور سامان لے کے آیا ٹائم ہونے ہی والا ہے بس

آپ کسی کو کچھ مت بتانا سپیشلی نور کو ورنہ میرا سارا سرپرائز خراب ہو جائے گا

ہاہاہاہاہاہاہاہاہا یہ کیک نور کھالے گی شاہ میر ہنسا تھا

اتنا اچھا تو ہے بھائی اس کو کیا ہے

شاہ میر اس کی بات ہے پے ہنسا تھا اور اس کا دل رکھنے کے لیے اپنی ہنسی کو کنٹرول کرتا ہوا بولا کے ہاں ہاں بہت اچھا ہے

میں تو بس تم سے مزاک کر رہا تھا

اچھا بھائی اب میں جاتا ہوں بہت دیر ہو رہی ہے آپ پلیز اس کو فریج میں رکھ دیں یہ کہتا ہوا وہ باہر کی طرف چلا گیا شاہ میر نے اس کے لیے دل سے دعا کی تھی کے اس کا بھائی ہمیشہ اسی طرح خوش رہے

نور کمرے میں بیٹھی غیر ارادی طور پر شاہ زین کے بارے میں سوچ رہی کہ پتا نہیں کہا غائب ہے یہ کب سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس سوچ کو جھٹک کر وہ سونے کے لیے لیٹنے ہی لگی تھی کے اس کو سائیڈ ٹیبل پر پڑا لپٹا ہوا کوئی کاغذ نظر آیا پہلے تو اس نے اس کو حیرت سے دیکھا اور پھر اس کو اٹھا لیا اور پڑھنے لگی

اتنے میں اسے نیچے سے آتی ہوئی مختلف آوازیں سنائی دی اور وہ یہ جاننے کے لیے کے یہ کیسا شور ہے نیچے کی جانب چلی گئی

اور شاہ میر کے الفاظ سن کر ساکت سی رہ گئی تھی جو کہ حیا سے کہہ رہا تھا کہ شاہ زین کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے حیا ہمیں جلد جلد سے وہاں جانا ہو گا

اس کی آنکھوں میں آنسوں تھے

نور کو تو اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا اسے اپنے پاؤں کے نیچے سے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی

چاہے جو بھی تھا تو شاہزین اس کا شوہر اس کا محافظ اس کا محرم جو اسے بے پناہ چاہتا تھا

وہ سب لوگ اسے وقت آئی سی یو کے باہر ڈاکٹر کے باہر آنے کا انتظار کر رہے تھے جہاں شاہ زین زندگی اور موت کے بیچ جھول رہا تھا

وہ سب بہت پریشان تھے

اور شاہ زین کی زندگی کے لیے دعائیں کر رہے تھے جبکہ نور تو شاہ زین اس آخری خط کے بارے میں سوچ رہی تھی جو اس نے صرف اس کے لیے لکھا تھا اور اس میں اس نے اپنے دل کی باتیں کہیں تھی

ڈیئر نور !

مجھے نہیں پتا کے آج میں اتنا مجبور کیوں ہو گیا ہوں کے آج اپنے دل کی بات کہنے کے لیے کاغذ اور قلم کا سہارا لے رہا ہوں میں یہ باتیں تم سے روبرو کرنا چاہتا تھا لیکن شاید اور انتظار نہ کر سکوں اور شاید وقت اور زندگی مجھے اپنے جذبات کی عکاسی کرنے کا موکا نا دیں

نور میں نے تمہارے ساتھ جو بھی کیا میں اس کے لیے بہت زیادہ شرمندہ ہوں اور میں تم سے اس چیز کی معافی بھی مانگ چکا ہوں

میں جانتا ہوں میں نے جو کیا وہ بہت غلط تھا نور میں بدلے کی آگ میں اندھا ہو چکا تھا صحیح اور غلط کا فرق بھول گیا تھا لیکن مجھے بہت اس بات کا احساس ہو گیا کہ میں غلط تھا

جب میں نے تمہاری منگنی کی بات سنی تو مجھ سے برداشت نا ہوا اور مجھے اس بات کا احساس ہو گیا کے میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں

یہ خبر سن کے مجھے ایسا لگا کے جیسے مجھے کسی نے جلتی ہوئی بٹھی میں ڈال دیا

تمہارے بغیر میرے دن اور رات جو گذرے بہت اذیت میں گزرے تمہارے ساتھ یہ سب کر کے میں بلکل بھی خوش نا رہا بلکہ میں ہر پل تڑپا ہوں نور اور ایک بہت بڑی اذیت سہی ہے لیکن نور میں تمہارے لیے ساری زندگی اس اذیت میں رہنے کے لیے تیار تھا کیونکہ محبت حاصل کرنے کا نام نہیں بلکہ اپنے محبوب کی خوشی میں خوش ہونے کا نام ہے

میں نے سوچ لیا تھا کے اگر تمہاری خوشی شہریار کے ساتھ ہے تو میں تم سے دور چلا جاؤں گا اور اور اپنی ساری زندگی تمہاری محبت میں گزار دوں گا نور میں صرف ہر حال میں تمہیں خوس دیکھنا چاہتا تھا

لیکن جب میں نے شہریار کو اس کی گرل فرینڈ کے ساتھ بات کرتے ہوئے سنا تو مجھے اپنا فیصلہ بدلنا پڑا کیونکہ شہریار کے ارادے ٹھیک نہیں تھے اور مجھے زبردستی تمہیں اغوا کر کے تم سے نکاح کرنا پڑا

میں تمہاری خوشی چاہتا تھا

مجھے میری غلطی کا احساس ہے

پلیز نور اب ہو سکے تو مجھے معاف کر دو

مجھے نہیں پتا کے میں یہ سب آج کیوں کہہ رہا ہوں لیکن میں اب جو میرے دل میں ہے وہ سب تمہیں بتا دینا چاہتا تھا کیونکہ آج صبح سے میرا دل بہت پریشان تھا

اور ایسا لگ رہا تھا کے اگر آج تم سے اپنے دل کی باتیں نہیں کہیں تو پھر کبھی نہیں کہہ سکوں گا

مجھے نہیں پتا کے زندگی مجھے اس بات کا موقع دے کے میں تمہارے ساتھ ایک اچھی زندگی گزار سکوں گا یا نہیں ہو سکے تو مجھے معاف کر دو

فقط تمہارا شاہ زین

یہ سب باتیں پڑھ کر نور پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی

میں کتنی بری ہوں کے وہ شخص جو مجھ سے اتنی محبت کرتا تھا میں اس کی محبت کو ہی نا سمجھ سکی اور الٹا اس سے نفرت کرنے لگی جبکہ معاف تو اللہ بھی اپنے بندوں کو کر دیتا ہے

تو میں کیا چیز ہوں جس نے اپنے شوہر کو معاف نا کیا

میں بہت بری ہوں اللہ جی آپ پلیز مجھے معاف کر دیں

اور میرے شاہ زین کو ٹھیک کر دیں

اس کی سوچوں کا تسلسل ڈاکٹر کی آواز پر ٹوٹا اور جو خبر ڈاکٹر نے ان کو سنائی تھی اس کو سن کر سب کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی

اور نور کو اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہوا اور وہ ہوش و ہواس سے بیگانا ہو گئی

جبکہ سکینہ بیگم شاہ میر کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی

جبکہ حیا کی حالت بھی باقی سب جیسی تھی

جبکہ خان صاحب شکستہ حال میں کرسی پر ڈھے سے گئے

چھ مہینے

بعد---

کاش شاہ زین تم اس وقت میرے ساتھ ہوتے تو بہت خوش ہوتے کیونکہ آج حیا اور شاہ میر بھائی کے ہاں دو جڑوا بیٹے پیدا ہوئے کاش تم اس وقت ساتھ ہوتے تو ہماری خوشی مکمل ہوتی جو کہ تمہارے بغیر ادوھوری ہے

نور کی آنکھیں شہ زین کو سوچ کر نم ہو گئیں تھیں

آج حیا اور نور کے گھر پر سب موجود تھے

سب لوگ بہت خوش تھے

حیا کے بیٹوں کے نام رکھے جا رہے تھے جو کہ حیا اور شاہ میر نے مل کر رکھے تھے وصی شاہ اور ولی شاہ

سب بہت خوش تھے نور بھی ان لوگوں کو دیکھ کر ان کی خوشی میں خوش تھی

آپی دیکھیں آپ کے بچے تو آپ پر گئے ہیں جیا بولی تو فرہاد نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا کے نہیں یار پاگل جیا ایک تو شاہ میر بھائی کی طرح ہے

اور ایک حیا باجی کی طرح فرہاد کی بات پر سب ہنس دیے

چلو نور آؤ بھائی کے روم میں لیں چلیں بچو کو آخر میرا بھائی بھی تو دیکھے اپنے بھائی کے بچے شاہ میر نے نور کو کہا تو نور نے اداس سی مسکراہٹ سے اثبات میں سر ہلایا

جی جی چلیں آپ لوگ ہم بھی آتے ہیں وہیں پر جیا اور فرہاد نور کو اداس دیکھ کر جلدی سے بولے

وہ سب شاہ زین کے کمرے میں موجود تھے شاہ زین جو کومہ میں کا گیا تھا

اس کا علاج اب اس کے گھر میں کیا جا رہا تھا

نور شاہ زین کو سنبھالتی تھی اس کی حالت کافی بہتر ہو گئی تھی نور پہلے دن سے ہی اس کا بہت خیال رکھتی تھی

شاہ زین چاچو ہیں یہ آپ کے سب سے اچھے پیارے چاچو جلدی سے ٹھیک ہو جائیں چاچو پھر ہمیں گھمانے لے کے جائیں گے پینا چاچو

شاہ میر جو کے کچھ ایسی باتیں اپنے بچوں کو دیکھ کر کر رہا تھا

شاہ زین اب تو ٹھیک ہو جاؤ نا پلیز دیکھو میں کتنا اکیلا ہو گیا ہوں تمہارے بغیر تم اس طرح سے خاموش مجھے اچھے نہیں لگتے

نور کو بھی اکیلا کر دیا ہے تم نے وہ نم آنکھوں سے اس سے باتوں میں مصروف تھا شاہ زین کی آنکھوں سے آنسوں نکل رہے تھے

ارے میرے بھائی رو کیوں رہے ہو تم ٹھیکہ ہو جاؤ کے جلد خوشی کا موقع ہے دیکھو بچوں کو دیکھوں کتنے پیارے ہیں ناں

تمہارے بھی ہونگے ایسے ہی پھر میں بھی چاچو بن جاؤں گا

شاہ میر شاہ زین سے بالکل بچوں کی طرح باتیں کر رہا تھا

چلیں بھئی سوپ آگیا ہے شاہ زین سوپ پی لیں شاباش نور جو کے اوہ کے کے کمرے میں داخل ہوئی تھی

شاہ میر اٹھ کر صوفے پر جا بیٹھا تھا جبکہ جیا اور فرہاد تو لڑ رہے تھے کے بے بی میں اٹھاؤ گا اس بات پر

نور شاہ زین کر سوپ پلانے لگی

آپی دیکھیں یہ تو رو رہا ہے شاہ میر بھائی اسے کیا ہو گیا فرہاد بولا تو شاہ میر اس کا خراب سامنہ بنا ہوا دیکھ کر ہنسنے لگا

ہاہاہاہاہاہاہاہا پریشان نا ہو بچے انہیں بھوک لگی ہے چلو حیا کے پاس لے چلیں انہیں

جیا بھی فرہاد کو دیکھ کر ہنسنے لگی

نور ان لوگوں کی اوٹ پٹانگ باتیں سن کر مسکرائے بغیر نہ رہ سکی

رات میں سب نے ساتھ مل کر کھانا کھایا

نور جب سے شاہ زین بیمار ہوا تھا کھانا اپنے کمرے میں اس کے ساتھ ہی کھاتی تھی

دن گزر رہے تھے نور ہر وقت مصروف رہتی تھی شاہ زین کی دیکھ بھال میں

حیا اور شاہ میر بھی ہر وقت بچوں میں مصروف رہتے تھے

حیا حیا کہاں ہو یار تم کب سے ڈھونڈ رہی تھی

حیا جو کے نور کے کمرے میں سکینہ بیگم اور باقی سب کے ساتھ بیٹھی تھی

کیا ہوا شاہ میر بیٹا چلا کیوں رہے ہو سکینہ بیگم بولیں ماما آج کچھ گیسٹ انوائٹڈ ہیں گھر پر بزنز پارٹنر ہیں وہ اور ان کی وائف تو پلیز کچھ اچھا سا بنوا لیں

نور اور حیا تو شاہ میر کے منہ کی طرف دیکھ رہی تھی

اچھا تو اس میں اتنا شور مچانے کی کیا ضرورت شاہ میر بھائی وہ ہنسنے لگی

وہ ارتضی شاہ زین اور میر اسکول فرینڈ اور کافی اچھا دوست رہ چکا ہے

وہ اور اس کی وائف بس کچھ ہی دیر میں آتے ہو گے ٹائم کم ہے تبھی شور مچا رہا ہوں بھئی

چلیں پھر آپ بچے سنبھالیں میں جاتی ہوں کھانا بنوانے حیا شرارت سے بولی تو نور اور سکینہ بیگم نے اس کی بات پر قہقہہ لگایا

حیا کیوں تنگ کر رہی ہو میرے معصوم سے بھائی کو تم اللہ نہ کرو بچارے پہلے ہی بڑے پریشان لگ رہے

شاہ زین تو سو رہے ہیں آپ لوگ بیٹھیں میں دیکھتی ہوں کھانا وغیرہ یہ کہتے ہوئے وہ باہر کی جانب بڑھ گئی

ڈنر پر وہ سب موجود تھے

شاہ میر کے کافی اصرار پر نور بھی ان کے ساتھ آ بیٹھی تھی شاہ زین کو کھانا کھلا کر اب وہ سب بیٹھے کھانے میں مصروف تھے

بچوں کو حیا نے بڑی مشکل سے سلایا تھا تاکہ سکون سے مہمانوں کے پاس بیٹھ سکے

ارتضی تو کافی خوش اخلاق تھا اور کافی اچھا انسان لگ رہا تھا

مگر اس کی بیوی فروا کافی عجیب ہی تھی

نور بھابی شاہ زین کی طبیعت کیسی ہے اب ارتضیٰ کی بات پر نور نے جواب دیا

بس بھائی آپ دعا کریں اللہ انہیں جلد صحت یاب کرے

اوہ ہو کیسے رہ لیتی ہو نور تم ایسے شخص کے ساتھ کوفت نہیں ہوتی تمہیں چھوڑ دو تم شاہ زین کو کیا پتا وہ ٹھیک ہو بھی یا نا کیسے گزارو گی ساری زندگی کا سوال ہے اچھی بھلی لڑکی ہو تمہیں تو کوئی بھی مل جائے گا

فروا کا بولا ہوا یہ جملا نور کے دل پہ جا لگا تھا

بلکہ وہاں بیٹھے سبھی لوگوں کو ناگوار گزرا تھا

شاہ زین میرے شوہر ہیں میری محبت ہیں میں انہیں نہیں چھوڑ سکتی اور ہاں میں ہر مشکل وقت میں ان کے ساتھ ہوں میں رہ سکتی ہوں تو صرف ان کے ساتھ ان کے بغیر تو شاید میں رہ بھی نا سکوں

اور رہی بات ٹھیک ہونے نا ہونے کی تو آپ کیسے کہہ سکتی ہیں وہ ٹھیک نہیں ہو سکتے یہ فیصلہ تو اللہ کے ہاتھ میں ہے اور مجھے یقین ہے کے وہ ضرور ٹھیک ہو جائے گے

چلیں اب میں چلتی ہوں شاہ زین اٹھ گئے ہونگے وہ وہاں سے اٹھ کر جا چکی تھی

باقی کا ڈنر خاموشی سے کیا گیا تھا

نماز پڑھنے کے بعد وہ اب شاہ زین کے پاس آ بیٹھی تھی روز وہ یونہی گھنٹوں بیٹھی اس کے پاس باتیں کرتی تھی

شاہ زین آپ کہتے تھے نا کے آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں میں کبھی آپ کو جواب نہیں دیتی تھی میں نے ہمیشہ آپ کو اگنور کیا

دیکھیں اب تو مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے بے پناہ محبت اب آپ میری سنتے ہی نہیں میں گھنٹوں باتیں کرتی ہوں آپ سے آپ جواب ہی نہیں دیتے

آپ بھی ایسا کریں گے میرے ساتھ مجھ سے بدلہ لے رہے ہیں آپ شاہ زین وہ رو رہی تھی

دیکھیں میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی

اب تو سب لوگوں کی امید ہی ختم ہوتی جا رہی ہے

مگر شاہ زین مجھے یقین ہے آپ ٹھیک ہو جائے گے ایک دن بالکل ٹھیک ہو جائے گے

بالکل پہلے جیسے

اپنی نور کے لیے ہی ٹھیک ہو جائے

دیکھیں میں اب آپ کو اور اس طرح نہیں دیکھ سکتی

میں چاہتی ہم بھی خوش رہیں میں آپ کو ہر وہ خوشی دوں جس سے میں نے آپ کو محروم رکھا

شاہ زین میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں

کوئی آپ کو کچھ بھی کہے مجھ سے برداشت نہیں ہوتا

ایک آپ ہی تو ہیں میرے پاس

آپ ہی تو ہیں میرا سب کچھ

آپ کے بغیر میں کچھ بھی نہیں ہوں

وہ اب رونے لگی تھی

اللہ جی پلیز شاہ زین کو ٹھیک کر دیں

میرے شاہ زین کو ٹھیک کر دیں

اسے اپنے ہاتھ پہ کسی کا ہاتھ رکھا ہوا محسوس ہوا وہ شاہ زین کا تھا اس نے دیکھا شاہ زین آپ شاہ زین وہ زور سے ہنسی تھی اللہ جی وہ خوشی سے چلائی تھی

شاہ زین کے چہرے پر مسکراہٹ تھی

ڈاکٹرز نے بھی اب تو کہہ دیا تھا کے اگر اس کا خیال رکھا جائے تو وہ جلد سے جلد ٹھیک ہو جائے گا

ان دنوں میں نور نے اس کا بہت خیال رکھا تھا

تین سالوں بعد

افففففففف اللہ شاہ زین کب آئیں گیں پہلے ہی اتنا لیٹ ہو گیا ہے اور ذیشان بھی اتنا رو رہا ہے

شاہ زین بھی ناحیا اور شاہ میر بھائی تو جا بھی چکے ہیں کب کے

ارے ارے میرا بچہ کیوں رو رہا ہے وہ کمرے میں داخل ہوا تھا

آپ ہی کی وجہ سے رو رہا ہے آپ کا بچہ پکڑیں اسے اب چلیں بھی شاہ زین پہلے ہی ہم بہت لیٹ ہو گئے ہیں

نور نے ذیشان کو شاہ زین کو پکڑایا ارے ارے مجھے تیار تو ہونے دو تم

لڑکیاں کیا سوچیں گی کیسا لڑکا ہے ایسے ہی اٹھ کے آ گیا

دیکھیں گی بھی نہیں لڑکیاں بابا کو پیٹا ذیشو شاہ زین شرارت سے بولا

نور نے غصہ سے اس کی طرف دیکھا جائیں آپ میں نہیں جا رہی تو کر لیتے ان ساری لڑکیوں سے شادی مجھ سے ہی کیوں کی جائیں جا کے کریں کوئی پسند

ہاں ہاں جا رہا ہوں

شاہ زین کے بچے ادھر آئیں نا ذرا ہمت کیسے ہوئی آپ کی ایسی بات کرنے کی

ہائے ے ے ے ے ے ے ے ے ے

ہاہاہاہاہاہاہا

وہ اب ہنسا اور ہنستا چلا گیا

بہت مزا آتا ہے نور تمہیں تنگ کرنے میں

جائیں میں نہیں بولتی آپ سے بس

اچھا سوری اب ناراض نا ہو

مذاق کر رہا تھا

آپ کے علاوہ ہم کسی کو دیکھیں اتنی ہماری ہمت کہاں ہینا ذیشان بیٹا سچ کہا نا بابا نے

چلو اب چلیں لیٹ ہو گیا ہے بہت ہاں ہاں چلو میں تو کب سے کہہ رہا ہوں بس یہ میری بیوی ہی ہمیشہ لیٹ کرواتی ہے

ہاہاہاہاہاہاہا

وہ اب گاڑی میں بیٹھے نور کے گھر کی طرف روانہ تھے جیا اور فرہاد کی ڈھولکی تھی آج

گاڑی میں بیٹھے اس کی نظر سامنے پڑے گھروں پر پڑی

اگر یہ شاہ زین نے میرے لیے لے ہی لیے ہیں تو مجھے دیے کیوں نہیں ابھی تک وہ سوچ رہی تھی اس یوں سوچتا دیکھ شاہ زین مسکرایا تھا اسے پتا لگ گیا تھا کے وہ کیا سوچ رہی ہے

ذیشان بیٹا آپ کی ماما کیا سوچ رہی ہیں

انہیں بتادیں کے یہ گجرے بابا نے اپنی جی ایف کے لیے لیے ہیں ان کے لیے نہیں

نور اس کی بات ہے خاموش رہی اس کی خاموشی پر وہ ہنسا اور بولا ارے میری جان اس نے گاڑی روکی

گجرے اٹھا کے نور کو پہنائے جوئی جی ایف نہیں ہے تنگ کر رہا تھا آپ کو آپ کو سوری

وہ ایسے ہی نور کو تنگ کرتا تھا

جبکہ نور جانتی تھی کے اس سے زیادہ محبت وہ کسی سے کر ہی نہیں سکتا

ماما ذیشان نہیں آیا ابھی تک وصی نے آ کے حیا سے بولا مجھے ذیشان سے کھیلنا ہے کب آئے گا وہ ماما

بیٹا آپ بہنا سے کھیلو ابھی آجائیں گے وہ بھی میں آپ کے بابا کو بولتی ہوں کے چاچو کو کال کریں

حیا اور شاہ میر کے ہاں دو جڑوا بیٹیاں کوئی تھیں حریم اور ہانم

لو آ گئے چاچو چلو جاؤ اب مجھے تنگ نہ کرو

ڈھولکی پر سب نے بہت انجوائے کیا تھا

نور تو وہی رک گئی تھی

جبکہ حیا کے بچے بہت شرارتی تھے جس کی وجہ سے وہ لوگ گھر آ گئے تھے

آج فرہاد اور جیا کی بارات تھی

نور تو وہی رکی ہوئی تھی

فرہاد کو تنگ کرتی رہتی تھی

فرہاد جیا دونوں ہی بہت خوش تھے

شاہ میر اب آپ سنبھالیں بچوں کو مجھے تیار تو ہو لینے دیں

دیکھیں کتنا تنگ کر رہے ہیں یہ مجھے

ماماماما ہمیں بھی لپ اسٹک لگائیں

شاہ میر وصی کی بات سن کر زور زور سے ہنسا تھا😂😂😂😂😂😂😂

ماما لگائیں بچوں کو لپ اسٹک اب وہ حیا سے کہہ رہا تھا

🙂🙂

بیٹا لڑکے لپ سٹک نہیں لگاتے

ابھی ہانم اور حریم سو رہی تھیں ورنہ وہ پتا نہیں رو رو کے پورا گھر سر پہ اٹھا لیتیں

شاہ میر لیں جائیں نا انہیں

چلو آؤ بچوں بابا آج آپ کو آئس کریم کھلائے گیں آپ لوگوں کی فیورٹ چلو چلو چلیں

نور جی اگر آپ تیار ہو گئی ہوں تو ذیشان کو ٹھالیں اب میں نماز پڑھ آؤں پھر میں نے بھی تیار ہونا ہے شاہ زین جو کب سے ذیشان کو اٹھا کے بیٹھا تھا بولا

بس تھوڑی سی دیر پلیز

تھوڑی دیر بعد وہ سب حال میں موجود تھے

جیا مہرون رنگ کی میکسی میں بڑی پیاری لگ رہی تھی

نکاح ہو چکا تھا

سب بہت خوش تھے

اب ان کا سب کا ایکا فیملی فوٹو لیا گیا جس میں سب موجود تھے

محبت اگر پاکیزہ ہو تو ضرور ملتی ہے

محبت کرنا گناہ نہیں

محبت میں نیت نکاح کی رکھو

اپنے محبت کو اپنے عزت بناؤ

عزت کا نام ہی محبت ہے

اسلام علیکم

Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri